

بکیتی کی شام

کرشن چندر

نسیم بکڈپو پکھری روڈ - لاہور

نامشر _____ عقیدہ اے شیخ
 ادارہ _____ نسیم بک ٹراپہد
 بار اول _____ ۱۹۷۶ء
 تعداد _____ گیارہ سو
 مطبع _____ پرنٹنگس ور ہار مارکیٹ لاہور
 قیمت _____ پچھ روپے

بہشتی میں نیا سال منایا جا رہا تھا !

علاوہ ازیں نیا سال شروع ہونے میں کافی دیر تھی۔ مگر سر شام ہی لوگوں نے سڑکوں، تفریح گاہوں اور ریستوران میں آنا جانا شروع کر دیا تھا۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا لوگ اپنی اپنی گھڑیوں کو دیکھتے جتے تھے۔ اور پھر شور و غل اور تفریح بازی میں مصروف ہو جاتے تھے۔ بارہ بجنے میں یعنی کر نیا سال شروع ہونے میں ابھی پورا ایک گھنٹہ تھا۔ اس وقت ٹھیک گیارہ بجے تھے !

بہشتی میں نیا سال بس پڑمی شان سے آتا ہے۔ بہشتی واسے نئے سال کا استقبال ہمیشہ اس زور شور کے ساتھ کرتے ہیں کہ نیا سال بھی، ہمیشہ بڑی جلدی چلا آتا ہے۔ آٹھ دس روز پہلے سے بڑے بڑے جوٹکوں اور ریستوران اور کلبوں میں سیٹیں بک ہونے لگتی ہیں۔ بلکہ بلکہ ناچنے اور گانے کے انتظام کئے جاتے ہیں اور پورا شہر نئے سال کی آمد سے کچھ پہلے ہی سرور و شادماں

نظر آتا ہے ! ہر سڑک پر اور ہر ہوٹل یا کلب میں یہ دھوم دھام دکھائی دیتی ہے مگر کچھ جگہوں پر خاص طرح سے لوگوں کا ازدحام رہتا ہے۔ ان جگہوں میں سے پہلی جگہ ہے گیٹ وے آف انٹریا یعنی ہندوستان کا دروازہ۔ نئے سال کی رات کو یہاں تل و حر نے کی جگہ نہیں ہوتی ہے۔ گاسٹوں کی ایک طویل طویل لائن بلکہ بہت ساری لائیں دور تک چلی جاتی ہیں لگاڑی پارک کرنے

کے لئے بھی لوگ بہت دور دور اپنی گاڑیوں کو چھوڑ آتے ہیں !
 گیٹ دسے آف انڈیا کے سامنے خشکی پر تو مشہور تاج محل ہونٹل ہے مگر
 سامنے سمندر پر بہت سارے پانی کے جہاز کھڑے رہتے ہیں۔ ٹھیک بارہ بجے
 ان جہازوں پر سے طرح طرح کی رنگین سرخ لائٹیں دور دور تک پھیل جاتی
 ہیں۔ لوگوں کے شور و غل پٹاخوں اور سیٹھوں کی آوازوں کے بیچ جب بارہ
 بجے دور کھڑے جہازوں پر سے لائٹیں آسمان کی طرف پھیل جاتی ہیں تو یہ منظر
 ایک عجیب تاثر پیش کرتا ہے۔ غالباً ہندوستان میں یہ منظر اپنی طرف کا ایک
 انوکھا منظر ہوتا ہے۔

دوسری جگہ ہوتی ہے جو ہو بیچ، یہاں بھی لوگوں کا وہی ازدحام ہوتا ہے۔
 اور نو دس بجے رات سے لے کر صبح چار بجے تک ہزاروں لوگ جو ہو کے ساحل
 پار گھومنے پھرنے کے لئے آتے ہیں۔ جو ہو کے چاٹ اور بھیل پوری والے اور
 ٹکنی والے اپنی دوکانیں ساری رات کھل رکھتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ
 ڈیڑھ دو بجے رات تک ہی ان کی چاٹ چینی ہو جاتی ہے اور میوہا بیجاروں
 کو اپنی دوکانیں بند کرنی پڑتی ہیں ! مگر پھر بھی لوگ دلوں گھومتے رہتے ہیں۔
 لوگ جو اپنے خاندان والوں کے ساتھ جوتے ہیں۔ لوگ جو اپنی اپنی بھرباؤں
 کے ساتھ جوتے ہیں۔ وہ لوگ بھی جن کی گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں اور پھر وہ
 ان میں واپس بیٹھ کر کسی دوسری جگہ یا سال منسنے چلے جاتے ہیں جہاں ان کا
 پیروریشن ہوتا ہے اور شپینین کی برٹل ہوتی ہے۔ اور آخر میں یہاں وہ لوگ
 ہی ہوتے ہیں جو دو دو گھنٹے پیدل چل کر نیا سال منسنے آئے ہیں اور دوسرے
 نوں کی خوشی دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور چار آنے کی بھیل پوری کھا کر اپنے
 نئے فٹ پاتھوں پر واپس لوٹ جاتے ہیں اور پھر بھی خوشی سے پھولے نہیں

ساتھ ایسا لگتا ہے جیسے نیا سال مرث ان کے ہی لئے آتا ہے۔ بڑے لوگوں کا تو ہر دن ایک نیا سال ہوتا ہے !

جو بڑے کے بعد جو دوسرے مقام قابل ذکر ہیں وہ ہے چوپانی، میری ڈائری، پیکنگ گارڈن، اور دوسرے کئی تفریحی مقامات اور تمام ہوٹل اور ریسٹورن ! آج پھر نیا سال آ پہنچا تھا۔ بارہ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے۔ سڑکوں پر گاڑیاں ادھر سے ادھر جا رہی تھیں۔ ہوٹلوں میں لوگ آکر کسٹر کی دھن پر ناچ رہے تھے۔ کلبوں میں عورتیں اور مرد ایک دوسرے کی بائیںوں میں تھے۔ آکر کسٹر کی دھن تیز سے تیز تر ہو رہی تھی۔ گیٹ وے آف انڈیا سے لے کر جو جو بیج تک ہر طرف پناخوں اور سیٹھوں کی آوازیں تھیں۔ لڑکوں نے اپنی اپنی لڑکیوں کو کس کر تھا ماہرا تھا۔ ماڈل نے اپنے اپنے بچوں کو خوشی سے اور اس ڈیسے کر کہیں بھوکو نہ جائے، زور سے پٹایا تھا۔

جن جن ہر محفل یا کلبوں میں غم اسٹار موجود نہ تھے وہاں۔۔۔ فوٹو گرافوں نے اپنے اپنے فلیش تیار کئے ہوئے تھے تاکہ ٹھیک بارہ بجے شہر غم سے سارا دن کی تصویر کھینچ لیں اور پھر غم سے اخباروں سے پیسے کھڑے کریں۔

گھڑی کی سوئی آگے بڑھتی گئی۔۔۔ آگے بڑھتی گئی۔ اب صرف دو منٹ باقی تھے بارہ بجنے میں۔ ریسٹورن اور کلبوں کی لائٹیں بند کی جا رہی تھیں۔ رلائٹیں عموماً بارہ بجے پانچ منٹ کے نئے بند کر دی جاتیں ہیں تاکہ ناچنے والے جوڑے اور زیادہ بے ٹکری سے ناچ سکیں بلکہ یوں کہئے۔۔۔ دست دغاڑی کر لیں ! بارہ بجنے میں ایک منٹ باقی تھا۔۔۔ لوگوں کی سستی اپنے شباب پر تھی۔ درحسب ان کی جیبانی کیفیت اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔۔۔ تو بارہ بج گئے۔۔۔۔۔

نیا سال آ گیا۔۔۔ ہر طرف لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے اور

ہیپی نیو یئر Happy New Year کی آوازوں سے منہا گونج گئی۔
اور اس شور و غل کے بیچ بہت سی آوازیں دب گئیں بہت کچھ چھپ گیا اور
کسی کو کچھ پتہ بھی نہ چل سکا کہ کہاں کیا ہو گیا۔۔۔۔۔ شاید کہیں بہت کچھ ہو گیا
تھا، تین مختلف جگہوں پر، تین مختلف آدمیوں کے ساتھ مگر ایک وقت یعنی
کہ ٹھیک بارہ بجے!

بہنی میں تین لاشیں تین مختلف جگہوں پر پڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ اور
سارا شہر خوشی میں مجھوم رہا تھا اور چلا رہا تھا - Happy New Year -
نیا سال مبارک ہو!

پہلی لاش گیٹ وے آف انڈیا کے پاس ایک Fiat کار کی اگلی سیٹ پر
پڑی تھی۔ مردہ آدمی کے جسم پر ایک انتہائی عمدہ کالا سوٹ تھا اور وہ ادھیڑ عمر
کا آدمی تھا۔۔۔۔۔ اس وقت اس کے سینے میں ایک چاقو دبیرست تھا اور
خون بہہ بہہ کر سیٹ پر جمع ہو رہا تھا!

دوسرا آدمی ہوٹل میں این سی کمرہ نمبر ایک سو بارہ میں مراپا تھا۔ کوئی
بوڑھا پارسی تھا جس کو مار کر ڈبلی بیڈ کے سینے ڈال دیا گیا تھا اور اس وقت
کمرے میں اس لاش کے سوا کوئی اور نہ تھا۔

تیسری لاش ایک لڑکی کی تھی! کسی ایٹھ گھرانہ میں لڑکی کی۔ اور اس وقت
وہ کپالاسٹورنٹ کے ایک کونے کی سیٹ پر مردہ پڑی تھی۔ اتنے شور و غل
اور آرمسٹرانگ آواز کے بیچ شاید کسی نے محسوس نہ کیا تھا کہ وہ لڑکی مر چکی تھی۔
غالباً دوسرے دیکھنے والوں کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ آنکھیں بند کئے پڑی
ہو اور شاید نقشے کی زیادتی کی وجہ سے اپنے آپ کو سنبھال نہ پا رہی ہو!
مگر وہ مر چکی تھی!

یہ تین لکاشیں مختلف جگہوں پر پڑی ہوئی تھیں۔ اور تین مختلف
قاتل شہر شرابے اور غل چٹاڑے میں کہیں کھر چکے تھے۔ اور وہ اپنے
مشن میں کامیاب ہو چکے تھے اور تین سال اچھا تھا۔
گھر دیاں بارہ بج کر پانچ منٹ بجا رہی تھیں۔ اور کہہ رہی تھیں !

"HAPPY NEW YEAR TO YOU!"

سہی آئی ڈی کے اسپیشل آفس نمبر گیارہ میں کیلی پی ہوئی تھی ! بات ہی کچھ
ایسی تھی جس کی وجہ سے تمام ۲۰۱۰ کے آفیسروں کو فوراً بلوانا پڑا تھا حالانکہ
آج کی رات نئے سال کی وجہ سے کچھ انسپکٹر چھٹی پر تھے مگر ان کے جلسے سے
پہلے پوچھ لیا گیا تھا کہ رات کو ان کی ضرورت پڑی تو ان کو کس جگہ ملا جائے اور
کسی طرح سے بلوایا جائے ! تقریباً تمام انسپکٹر اور آفیسر اچکے تھے اور سب لوگ
"سینٹر" کے دفتر میں جمع ہو چکے تھے۔

جب سب لوگ آپکے تھے تو سینٹر نے کہا شروع کیا۔ آپ لوگوں کو ابھی ابھی
مسلم ہوا جو گا کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی سب سے ہونہار اور ذہین اینجینئر
میں ازبک کو قتل کر دیا گیا ہے۔ ان کی لاش کپالاریسٹوڈنٹ میں پائی گئی
سے اور کچھ دیر میں یہاں پہنچ جائے گی۔۔۔۔۔ اسی نے میں نے آپ لوگوں
کو فوراً بلوایا ہے تاکہ جلد از جلد اس ہمہ جہت پر یہ کام کر رہی تھیں کام جاری
رکھا جائے جس مشن پر ازبک کو قتل کر رہی تھی وہ اپنی نوعیت کا ایک عجیب مشن
ہے کیونکہ جن جاسوسوں کو ہمیں پکڑنا ہے وہ آج ٹھیک پانچ بجے بمبئی سے
نکل جانے والے ہیں حالانکہ ایئر پورٹ پر اور تمام دوسری چیک پوسٹ پر اطلاع

نیچ دی گئی ہے پھر بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ لوگ اس قدر ہوشیار ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ہمیشہ بچ نکلتے ہیں۔ سب سے زیادہ مصیبت کی بات یہ ہے کہ اس گروہ کے ایک انتہائی اہم آدمی کو الزبتھ نے پھانسی لیا تھا۔ اور وہ اسی کے ساتھ ڈانس بھی کر رہی تھی مگر پھر نہ جانے کیا ہوا کہ وہ آدمی وہاں سے کھٹک گیا اور الزبتھ کے کھانے میں زہر ملا دیا گیا جس سے وہ تھوڑی ہی دیر میں مر گئی اور پھر کچھ دیر بعد وہی آدمی گیٹ دے آت انڈیا کے پاس ایک Fair کار میں مردہ پایا گیا۔ لیکن اس کی جیب میں نہ تو کوئی بیڑہ نکلا اور نہ ہی کوئی بھی ایسا کاغذ جس سے اس کے گروہ یعنی کہ مامبا - مامبا کے بارے میں کوئی اور بات کا پتہ چل سکتی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس کسی نے بھی اس آدمی کو مارا ہو گا اس نے اسی جیبوں کی تلاشی وغیرہ لے کر تمام کاغذات وغیرہ غائب کر دیئے ہوں گے۔ الزبتھ کے پرس میں بھی کوئی ایسی چیز نہیں نکلی جس سے پتہ چل سکے کہ مامبا - مامبا کے دوسرے آدمیوں کو کہاں ڈھونڈا جائے!

ہمارے ایجنٹوں نے اس آدمی کا پتہ پا کرنے کی کوشش کی تھی مگر گیٹ دے آت انڈیا کے پاس پہنچ کر پھٹا تھی بڑھ گئی تھی کہ اس آدمی کی گاڑی نظروں سے بہک گئی۔ اور جیب کچھ دیر ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہمارے ایجنٹ وہاں پہنچے جہاں اس کی کار کھڑی تھی۔ تو وہ لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔ کیونکہ گاڑی کا ایک پت کھلا تھا۔ وہ چمکا تھا۔ سینئر نے ساری بات شاید ایک سانس میں کہنے کی کوشش کی تھی ایسا ممکن ہو رہا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کھڑا ہوا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔!

مگر سر! ان پکڑ چیمز بارے نے کچھ کہا چالو۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ اس مشن پر ان پکڑ اندر جیت بھی کام کر رہے ہیں۔

! Non sense - سینئر تقریباً چلا اٹھا! اندرجیت! اندرجیت!

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اندرجیت کا کیا کروں۔ وہ ہر کام کو مذاق سمجھتا ہے۔ آج سام کو سات بجے میری اس سے بات ہوئی تھی۔ رات کو گیارہ بجے اس کو ہم سے contact کرنا تھا اور تمام باتیں بتانی تھیں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ آٹھ بجے کے قریب کسی لڑکی کے ساتھ جو ہویج پر عشق فرما رہے تھے۔ ساڑھے نو بجے Gaylor ds میں کسی دوسری لڑکی کے ساتھ ڈانس کر رہے تھے۔ گیارہ بجے جس وقت انہیں ہم سے contact کرنا تھا، وہ کسی تیسری صاحبزادی کے ساتھ دریا کیٹے کی ٹیرس پر بیٹھے ہوئے اس کو چند رومانی اشارے کا مطلب سمجھا رہے تھے۔ ابھی ابھی ان کی ایک اور محبوبہ آشاسمنانی کا فون میرے گھر پر آیا تھا کہ اندرجیت اس وقت کہاں ہیں۔ کیونکہ ٹیک ساڑھے گیارہ بجے سڑ اندرجیت کا آشاسمنانی کے ساتھ کسی ہوٹل میں Appointment تھا!

جس آدمی کو اتنا بھی خیال ہو کہ ڈپلن کیا ہے وہ CID آفس میں رہنے کے قابل ہی نہیں ہے۔ انہوں نے پچھلے جینے کشمیر میں ایک مشن میں کامیابی کیا حاصل کر لی کہ اپنے آپ کو دوسرا جیمز بانڈ سمجھنے لگے ہیں!۔

مگر سر! انپکمز چیز بادے عرف جی کے چہرے پر جکی سی سکر اسٹ تھمبے پلورالیتی ہے کہ اندرجیت اس وقت کسی نہ کسی ہوٹل میں موجود ہو گا۔ مگر آپ احازت دیجئے تو میں ان کو کالٹ کرنے کی کوشش کروں!

دیکھو جی!۔ سینئر نے اپنا ہاتھ جی کے شانے پر رکھتے ہوئے کہا۔

Ind erjet or no Ind erjet! اس وقت ہمارے پاس

وقت بہت بھر ڈا ہے شکل سے جو میں ٹھنڈے باقی ہیں اور اس بیج میں ہمیں MAMBA کے گروہ کو پکڑ لینا ہے کیونکہ اگر وہ پکڑ لئے تو بہت ٹھن ہے کہ

دشمن ملک کو ہمارے بہت سی باتوں کا پتہ چل جائے جو بعد میں مہلک ثابت ہو سکتی ہیں۔۔۔ دیئے بھی MAMBA کے آدمی جاسوسی کے فن میں بہت پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ سینئر لے بھر کو خاموش ہو گیا۔ پھر کہنے لگا: ”بھی میں تم کو اس مشن پر بھیجتا ہوں۔ اگر اندر جیت تم کو مل جائے تو تم لوگ مل کر کام کرو۔ ورنہ اکیلے اوقات بہت تھوڑا ہے۔ اگلے چار چھ گھنٹے بڑے اہم ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم کو اس مشن میں کامیابی حاصل ہوگی۔ حالانکہ شاید اس سے زیادہ مشکل جہم پھیلے کئی سالوں میں ہمارے محکمے نے سرنگ کی ہوگی۔ تم شناختی کمرے میں (Recognition Room) ہمارے جلد از جلد تمام معلومات حاصل کر لو اور پھر اپنے کام میں لگ جاؤ۔۔۔۔۔! گڈ لک!!“

اپنی جیب میں بیٹھتے وقت جی نے جیب سے DDD کا پیکٹ نکالا اور سگریٹ سلگاتے ہوئے جیب اسٹارٹ کر دی۔ جیب ۱۵ آفس کے کپاؤنڈ سے نکل کر بین روڈ پر آگئی اور جی کے ہوں پر ایک سگراہٹ کھیل گئی۔ اس نے جیب کی رفتار تیز کر دی اور کوئی فلمی گانا گنگناتے لگا۔

اس قدر اہم کام پر جاتے ہوئے بھی جی بالکل پریشان نہ تھا اور اس کی ایک وجہ تھی۔۔۔۔۔ اور وہ وجہ یہ تھی کہ انسپکٹر جیمز بارے انسپکٹر اندر جیت کا بہتر دوست تھا۔ اور اس کو معلوم تھا کہ اس وقت اندر جیت کہاں ہے۔ اور کیا کر رہا ہے۔ سرشام ہی اندر جیت نے جی کو اپنا سارا پروگرام سمجھا دیا تھا۔ یہ سب صرف جی کو

معلوم تھا۔ اندرجیت جی سے کوئی بات بھی نہ چھپاتا تھا۔
 لیکن ابھی تک جی سے ایک بڑی اہم بات چھپی ہوئی تھی اور
 اگر اس کو یہ بات پتہ چل جاتی تو شاید وہ اپنا سر ہیٹ لیتا۔ اور وہ
 بات یہ تھی کہ اس وقت اندرجیت نٹ راج ہوٹل کے کمر
 نمبر چالیس میں بیٹا ہوا تھا۔ کسی لڑکی کے ساتھ۔

جی کی جیب نٹ راج کے سامنے جا کر رک گئی۔ جیب سے اترتے
 وقت جی نے گھڑی دیکھی۔ ٹھیک ایک بج رہا تھا۔ میرمن ڈرائیور سے
 روک اب بھی گزر رہے تھے۔ گاڑیوں میں اور ٹیکسیوں میں ۱۰ اب بھی
 لوگوں کا شور شرابہ دیا ہی تھا جیسا کہ ایک گھنٹہ پہلے تھا۔ بلکہ کچھ زیادہ بھی۔
 ریپشن (Reception) پر پہنچ کر جی نے پوچھا، کیا میں جان
 سکتا ہوں مسٹر اندرجیت نے باہر جانے سے پہلے کوئی میسج چھوڑا ہے؟
 Receptionist نے پیچھے بہت سی چابیوں کی طرف دیکھا جو
 نمبر وار منگی ہوئی تھیں۔ پھر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
 لیکن مسٹر اندرجیت تو اپنے کمرے میں ہی ہیں۔ مگر نمبر چالیس میں؟
 تھینک یو؟ جی نے اس کی مسکراہٹ کا مسکراہٹ سے ہی جواب دیتے
 ہوئے کہا۔ لیکن تھوڑی دیر کے لئے وہ حیرت میں رہ گیا کیونکہ اس کے
 خیال کے مطابق اس وقت اندرجیت کو باہر ہونا چاہیئے تھا۔ باہر سے طلب
 کمرے کے باہر بار روم (Bar Room) میں۔ کیونکہ سارے چان کے

مطابقتی ساڑھے بارہ بجے باروم میں اندجیت کو پہنچنا تھا اور وہاں مہیا
۸۸۸۸ کے ایک اہم ایجنٹ کو پکڑنا تھا۔ وہ ایجنٹ نٹ ڈیج ہرٹل میں
ہی ٹھہرا ہوا تھا اور بارہ بجے کے بعد باروم میں اس کا ریزرویشن تھا۔ اس
بیچ میں اس کو پکڑ لینا تھا ورنہ اگر یہاں سے وہ بچ نکلا تو پھر اس کو پکڑنا
بڑا مشکل تھا۔

کروئیر چالیس کے پاس پہنچ کر جی رک گیا۔ اس نے دھیرے سے اپنا دایاں ہاتھ
اپنے کوٹ کے اندر فی جیب میں ڈالا۔ ریولور کا دستہ اپنی گرفت میں لیا اور بائیں
ہاتھ سے دروازہ پر دھک دی۔
ٹھک۔ ٹھک۔ ٹھک۔ ٹھک۔ ٹھک۔

دھک دیتے وقت اس نے ریولور نکال لیا تھا اور اب وہ دروازہ کھولنے
والے کابے چینی سے منتظر تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ دوسری بار دروازہ کھٹکتا ہے
اس نے اپنی گردن پر کسی انتہائی ٹھنڈی چیز کو محسوس کیا۔ ابھی وہ پلٹ بھی نہ پایا
تھا کہ کسی نے انتہائی آہستہ سے کہا۔

۔ خاموشی سے میرے ساتھ چلے آؤ اور اپنا ریولور آہستہ سے زمین
پر چھوڑ دو۔

جی نے خاموشی سے ریولور چھوڑ دیا۔ ابھی تک وہ جان نہ پایا تھا کہ اس
خوبصورتی سے کس نے اس کو پھانسی لیا ہے۔ پستول کی نال اب بھی اس کی
گردن کے پچھلے حصے پر موجود تھی۔ ان حالات میں جبکہ پستول کی نال گردن پر مہوار
اپنی حفاظت کے لئے کوئی آسان ترکیب دماغ میں نہ آئے بہتری اس کی
ہوتی ہے کہ دشمن کے نام حکم مان لے جائیں۔ ویسے بھی جی کا اس قسم کے حالات
سے دوچار ہونے کا اکثر موقع ملا تھا اور وہ پوری طرح سے جانتا تھا کہ ایسے

مرفق پر زیادہ عقلمندی یا بہادری دکھانا انتہائی مہک ثابت ہوتا ہے ! اسی نے اس نے دیوالیہ بھی بیٹھے گرا دیا تھا جو لال رنگ کے دیویز قالین پر گر کر کوئی آواز پیدا نہ کر سکا تھا۔ ۱۰ اور اب اس نے عاموشی سے گریا اپنی ہار تسلیم کر لی تھی !

”پلو آگے بڑھو !“ اس نے ہسٹول کی نال گدی میں گہکتے ہوئے کہا ۔

”سانے جو دروازہ کھلے ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔“ اس نے پھر حکم دیا ۔

ہسٹول اب اس نے گردن سے ہٹائی تھی مگر اب بھی وہ جی کو اپنے رینج میں لئے ہوئے تھی۔ جی دروازہ میں داخل ہوا۔ دروازہ پر روم نمبر لکھا ہوا تھا۔ روم نمبر ۱۰ اس نے نمبر پڑھا وہ کمرے کے اندر داخل ہوا اور جیسے ہی وہ کھلے ہوئے دروازہ کے ہٹکے قریب پہنچا اس نے اپنے دلہنے پیر کو دروازہ میں لٹاکر زور سے پیچھے کی طرف دھکا دیا۔ دروازہ انتہائی زور سے بند ہوا۔ اور وہی ہوا جس کی امید کے ساتھ جھپٹے دروازہ کو دھکا دیا تھا۔ اس آدمی کا ہاتھ دروازہ میں آگیا تھا اور اس کا سر زمینی طرح سے ٹکراتا تھا جس کی وجہ سے وہ ایک چیخ کے ساتھ زمین پر بیٹھ گیا۔ ہسٹول اس کے ہاتھ سے گرچکا تھا اور اس کے ہاتھ سے بڑی طرح خون بہہ رہا تھا۔ جی نے تیزی کے ساتھ دروازہ دوبار کھولا یعنی کمرے کی طرف کھینچا اور ایک زبردست ات اس آدمی کے منہ پر ماری اور وہ بڑی طرح سے زمین پر گر پڑا۔ اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا۔ جی نے فوراً اس کی ہسٹول اٹھائی اور اس کی طرف تڑپتے ہوئے کہا۔ فوراً اٹھ جاؤ ! اور کمرے کے اندر آؤ۔ اب جی نے اس کی شکل و صورت کا جائزہ لیا ۔

اس کا رنگ انتہائی کالا تھا اور سر کافی بڑا اور مضبوط، ہونٹ موٹے موٹے بال ٹھنڈے اور چھوٹے چھوٹے۔ وہ شکلا کوئی بیشی تھا تھا۔ مگر جس لہجہ میں اب تک اس نے بات کی تھی یعنی کہ جی کو حکم دیا تھا وہ بالکل بندہ مستانی تھا !

وہ خاموشی سے اٹھا۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لئے تھے۔ شاید وہ اپنا چہرہ چھپانا چاہتا تھا۔

کرہ کے اندر پہنچ کر وہ سامنے رکھی ہوئی آباہم کرسی پر گر پڑا۔ جتنے دروازہ اندر سے بند کیا اور اس آدمی کے سامنے دیر اور سے ٹیک لگا کر اعلیٰان سے کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں اب بھی رولر موجود تھا۔ بایں ہاتھ اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا اور کالے آدمی کو بخیر دیکھا۔ وہ بڑی طرح کانپ رہا تھا۔

کیا نام ہے تمہارا؟ اس نے قدرے تیز لہجے میں پوچھا۔ وہ آدمی خاموش رہا۔

کن لوگوں کے لئے کام کر رہے ہو۔ میرا مطلب ہے کس پارٹی کے لئے؟ جتنے دوسرا سوال کر دیا۔ وہ آدمی اب بھی خاموش رہا۔

اگر اس بار میرے سوال کا جواب نہیں دیا تو مجبوراً پستول کی ایک گولی صاف کرنے پڑے گی۔ جتنی کا لہجہ فیصلہ کن تھا۔

تم کس پارٹی کے آدمی ہو؟ جتنے نے دک رک کر پوچھا اور دیوالور کا ہاک کھول دیا۔ کالے جھٹی نما آدمی نے اپنی زبان کھول دی اور دیر سے سے بولا۔

مبا! mamba۔

آگے بڑھو۔ یہاں mamba کے اہل کتے ایجنٹ موجود ہیں۔

ایک بھی نہیں۔ اس نے جواب دیا۔

آدمی کو اگلے وقت میں جھوٹ نہیں ہون چاہئے جب اس کی جان خطرے

میں ہو ہرک پنج بتا دو روز ۔۔۔ جی نے قطیعت سے کہا ۔

۔ میں نے بتا دیا کہ یہاں اور کوئی نہیں ہے ۔ ۵۶ء ہلا ۔

۔ یہاں سے مطلب ؟ ۔

۔ یعنی ۔۔۔۔ یعنی یہی میں ! اس نے اپنے سزے غون بڑھتے

ہوئے کہا ۔

۔ ٹھیک ہے ! تم ایسے نہیں مانو گے ! جی اب اس کے قریب اچکا تھا ۔

اس نے کوٹ کے بائیں جیب سے ایک سوئی نکالی ۔ یہ ایک غاصی مضبوط اور

ٹک بٹک چھ اپنج لمبی سوئی تھی جس میں کئی لمبے کا دستہ تھا ۔ نوکیں نکل ہوئی

تھیں اور بیچ کی طرف تین چھوٹے چھوٹے ۔۔۔۔۔ تھے لیکن ان کے اوپر ایک قریب

سے دیکھنے پر یہ بالکل ترشول نما چھوٹا سا ہتھیار لگتی تھی اور موقع پڑنے پر اس

کا استعمال کس طرح سے کیا جا سکتا تھا ۔ اس وقت بھی یہ خاصہ کام کر سکتی تھی ۔

جی نے وہ سرائی نما ترشول اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیا ۔

۔ جانتے ہو یہ کیا ہے ؟ ۔ جی نے پوچھا ۔

کالے آدمی کے چہرے پر لچر عجیب سی وحشت طاری ہو رہی تھی ۔ وہ کچھ

دبا دیا تھا کہ یہ کیا چیز ہے ۔ اس نے نفی میں سر ہلایا ۔ جی نے ہنسکچھ

بٹھے ہوئے کہا ۔

اس وقت اس ترشول کے بارے میں میں اتنا بتا دینا کافی سمجھتا ہوں کہ

اگر میں نے اسے تمہارے جسم کے جھٹھے پر رکھ دیا تو تم میں دو بڑی تبدیلیاں

آجائیں ! ۔

۔ کیسی تبدیلیاں ؟ ! اس نے بدحواس ہوتے ہوئے پوچھا ۔

۔ پہلی تبدیلی یہ کہ تم ہرک پنج لکھے تمام سوالوں کا جواب دے دو گے اور ۔۔۔۔ !

اور دوسری تبدیلی یہ کہ !
 کیا ؟

• دوسری تبدیلی یہ کہ تھوڑی دیر میں تم صرف . . . صرف مر جاؤ گے ! ہسپتال میں اور اس ترشول میں صرف اتنا فرق ہے کہ اگر میں نے تم پر ہسپتال کا استعمال کیا تو مجھے میرے سوالوں کا جواب نہ مل پائے گا مگر ترشول کا استعمال پہلے میرے مسئلے حل کرے گا پھر تمہیں مار دے گا ۔ جتنے ہسپتال بائیں ہاتھ میں ملے گی ۔ اور ترشول داہنے ہاتھ میں ۔

• اور اگر میں زندہ رہتا ہوں اور سوالوں کے جواب بھی دے دوں تو ؟
 اس کے ہلچے میں خوف تھا اور ایک مصروفیت تھی جو شاید موت کے خوف سے ہر انسان کے منہ پر آ جاتی ہے ۔

• ٹھیک ہے ! اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو جلدی سے میرے سوالوں کا جواب دے دو ۔ میں تم کو ماروں گا نہیں صرف ایک چھوٹی سی سزا دوں گا ۔ مگر وہ سزا بھی بعد میں بتاؤں گا ۔ ٹھیک ہے !
 ٹھیک ہے !

• اب جلدی جلدی بتاؤ ۔ اپنے گروہ M A M B A کے بارے میں گروہ اور اپنے تمام دھندوں کے بارے میں ! سب کچھ !!

اس آدمی کی آنکھیں ہر ہی طرح سے کل پکی تھیں اور اب وہ کافی بے صبری کے ساتھ بیٹھا ہوا جواب دیتے کے لئے منتظر تھا ، اس نے کہا شروع کیا ۔

• جنوبی افریقہ کے جنگلات میں ایک انتہائی زہریلا سانپ پایا جاتا ہے اس

کا نام ہے : M A M B A ہم لوگ اس سانپ کو پکڑا کر اس کا زہر لکھوا لیتے ہیں اور پھر وہ زہر مختلف لوگوں کو ایک پیپرٹ کرستے ہیں ۔ ان محاکم میں ہندوستان

کھی میٹھی میٹھی ہے یہاں ہماری تین شاخیں ہیں ایک کیرالہ کے جنگلات میں۔ دوسری
تیننی مال میں اور تیسری بمبئی میں۔ دراصل سارے ملک کا بزنس بمبئی سے کنٹرول کیا
جاتا ہے۔ ہمارے گروہ کا جو سب سے اہم آدمی ہے اس کو بھی M.A.M.A کے ہی
نام سے پکارا جاتا ہے اور اب تو ہم لوگ ایسے کو ایکٹیف بھی M.A.M.A ہی
کہلاتے ہیں۔

لیکن اس زہر کے بزنس سے اتنا زیادہ فائدہ تو ہو نہیں سکتا کہ تم لوگوں کی
اتنی بڑی آرگنائزیشن چل سکے؟۔ جی نے سوال کیا۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم لوگوں کی ایک پراچھ ٹکنالوجی اور ہندوستان کے پچ
ضروری ڈاکو میٹنس بھی ادھر ادھر کرتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ایشیا اور افریقہ کے
ملک میں بلیو فلیس بھی بھیجی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ جزائی افریقہ میں جو ہیرے کی
کانیں ہیں وہاں سے ہم لوگ ہیرے نکال کر مختلف ملکوں میں اسمگل کرتے ہیں۔
اور اور وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ ان تمام دھندوں کے
ذریعہ ہماری آرگنائزیشن دنیا کی کئی کئی پارتیوں میں سے ہے جو اس قسم کے
دھندے کرتی ہیں۔ وہ گویا دھیرے دھیرے سب کچھ بتانے پر آمادہ
ہو رہا تھا۔

جی نے پھر پوچھا۔

میں نے سنا ہے کہ آج صبح تم لوگ یہاں سے بھاگ جانے والے ہو۔

کہاں ٹھک پڑے ہے؟

تم نے صبح سنا ہے۔ کچھ ہی گھنٹوں میں ہم لوگوں کو بمبئی چھوڑ دیتا ہے۔ آج
صبح اچانک ہم لوگوں کو آرڈر دیا گیا ہے کہ یہاں سے ڈانگ کانگ کے لئے
روانہ ہو جائیں۔ اس نے بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

”تمہارے دوسرے ساتھی اس وقت کہاں ہیں؟“

”میں تمام ساتھیوں کے بارے میں تو نہیں جانتا لیکن بیٹی کے ایکشنز کا سردار

اس وقت سن اینڈ سی ہوٹل کے کمر نمبر ۱۱ میں موجود ہے اور وہ ایک بوڑھا

پارسی ہے۔ اسی کے پاس ہم لوگوں کو پہنچنا ہے۔“

”لیکن تم لوگ اچانک کیوں بھاگ رہے ہو۔؟“

وہ بولا: ”پروگرام کے مطابق ہم لوگ آج صبح پانچ بجے AIR INDIA

کی فلائٹ سے ٹانگ کا ٹنگ جاتے والے ہیں۔ ہمارے گروہ کے دوسرے ممبر بھی کیرالہ

اور تینی ٹائل سے بیٹی آپکے ہیں۔ دراصل آج سے ہم لوگ اپنا دھندا ہندوستان

میں بند کرنے والے ہیں۔ کیونکہ یہاں پر ہمارے کچھ ساتھی پولیس سے مل گئے

تھے۔ ان کو غداری کے جرم میں مار دیا گیا ہے مگر دوسرے لوگ نکل جائیں گے۔“

”دوسرے لوگوں سے تمہارا مطلب؟“ جی نے پوچھا۔

”یعنی ہم لوگ؟“ وہ بولا۔

”تم کو اس بات کا یقین کیسے ہے کہ تم بھی آج نکل جاؤ گے؟“

”اس لئے کہ میں نے تمام راز بتا دیئے ہیں اور اب تم میری جان بچاؤ

دو گے۔“

لیکن غداری کی سزا عانتے ہو؟“

موت! وہ بولا۔ ”لیکن میں نے کون سی غداری کی ہے۔ اس کے

لہجہ میں ڈھٹکتا۔

”تم نے تو اپنی پارٹی سے سب سے بڑی غداری کی ہے اور وہ یہ کہ تم نے

پہلے تمام راز ایک پولیس انسپکٹر کو ابھی بتائے ہیں!۔“

لیکن اگر میں تمہیں بتاتا تو۔۔۔ تو تم مجھے جان سے مار دیتے۔

وہ کہہ رہا تھا۔

”بیہودہ اور ننگ سلال لوگ موت سے نہیں گجراتے ہیں سڑ۔ جی نے

جواب دیا۔

”لیکن اگر آج تم مجھے چھوڑ دے گے تو میں تمہارا احسان زندگی بھر نہیں بھولوں

گا۔“ وہ گجرا رہا تھا۔

”میرے ٹکڑے میں رہ کر آدمی جذباتی باتیں بالکل بھول جاتا ہے۔ محبت بھول جاتا

ہے۔ صرف اپنا کام یاد رہتا ہے اسے۔“

جی نے پستول بائیں ہاتھ میں لے لی تھی۔ داہنے ہاتھ سے اس نے اس آدمی

کی جیب کی تلاشی لی۔ ایک چاقو اور ایک پستول اس نے اس کی جیبوں میں سے

نکال کر فرسش پر ڈال دیا۔ اس کی ٹائی کھولی اور دونوں ہاتھ کرسی کے پیچھے باندھ

دیئے۔ اس کی بیٹھ کھول کر گردن باندھ دی اور اپنی بیٹھ نکال کر اس کے پاؤں

باندھ دیئے اور پھر اس نے پستول جیب میں رکھ لی۔ پھر کوٹ کی جیب سے ترشول

نکالا۔ اس کی پیچ والی سوئی کو دھیرے سے پکڑ کر اندھ کی طرف دبا یا۔ اس طرح

دبانے سے اس میں سے تھوڑا سا پانی سا باہر نکلا جس طرح سے انجکشن تیار کرتے

وقت ڈاکٹر میرنج syringe ٹھیک کرتا ہے۔ پھر اس نے وہ سوئی آگے کی

طرف کھینچی جس سے وہ پہلے سے کہیں زیادہ لمبی ہو گئی۔ اب وہ اس کالے

کی طرف جھکا اور اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو مہانبرا کیس دیکھو اپنے وعدے کے مطابق میں تمہیں جان سے نہیں

مردم صرف ایک گہری نیند سلا رہوں۔ ہمارا پانچ ٹھٹے کی ساؤنڈ سیپ۔ میں

جتیں جانا بھول گیا تھا کہ اس ”ترشول“ کا ایک کام یہ بھی ہوتا ہے۔ کالے آدمی

کا رنگ فن ہو گیا۔ جی نے آگے بڑھ کر اس کی گردن میں سوئی پھیر دی۔ دھیرے دھیرے

باشٹل میں سیکنڈ میں اس آدمی کا سر ایک طرف لٹک گیا۔ وہ سوچکا تھا۔ جی ہارنفل آیا۔

”سٹراچ“ ہوٹل میں ڈمر یعنی ڈم کی تحاپ پر ڈانس ہو رہا تھا اور کروئیر جیس^{۹۲} میں ٹریشول اپنا کام دکھا چکا تھا۔

جی نے ٹھٹھی پر نظر ڈالی ٹیک ایک بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔!

جی دوبارہ روم نمبر چالیس کے سامنے تھا۔ کھٹ۔ کھٹ۔ کھٹ۔ کھٹ۔
دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اس نے زور سے کہا۔

”آپ کی ٹیم کال سر۔۔۔۔۔ کھٹکتے سے!“
اندر سے آواز آئی۔

”ٹھٹھو!۔۔۔۔۔ میں ابھی آتا ہوں۔“

یہ اندرجیت کی آواز تھی۔ وہ دیر سے بستر سے اٹھا۔ لڑکی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

”کہاں جا رہے ہو ڈارلنگ؟“ اس نے انگریزی میں پوچھا۔

”ڈارلنگ میں ابھی آتا ہوں۔ میری ایک بہت ارجنٹ ٹیم کال آئی ہے۔

کھٹکتے سے تھوڑی دیر پہلے میں جس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔ تم لیٹی رہو میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔۔ بس پانچ منٹ میں! وہ بستر سے اٹھتے ہوئے بولا۔

”ڈارلنگ تم یہیں Extension پر کیوں نہیں بات کر لیتے؟“ وہ

آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹی رہی۔

”تم سمجھتی نہیں ہو جو ڈی ڈارلنگ ٹیم کال کی آواز Extension پر

صاف سنائی نہیں دیتی ہے۔ میں ابھی گیا اور ابھی آیا : اندرجیت نے اتنی دیر میں کرٹ اور پتکوں پہن لیا تھا۔ ٹائی ٹیک کرتے ہوئے اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے پیشے میں دیکھا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور اسے چہرے پر اور کہیں کہیں قمیض پر پاپ اسٹک کے نشان تھے۔ ہاتھ روم میں جا کر اس نے جلدی سے پانی کا ایک چھپکا مارا اور اندرونی جیب میں چاقو اور دیو الور چیک کرنا ہوا اور واڑہ کھول کر باہر نکل گیا۔

باہر نکلے نکلے وہ اتنا ضرور کہہ گیا تھا کہ "درد واڑہ ہڈمت کرنا۔ میں ابھی آتا ہوں۔" کمرے کی لائٹ اس نے بجھا دی تھی — اور اب وہ کمرے کے باہر تھا۔

کیا ہوا؟ : اندرجیت نے باہر نکلے ہی جی سے پوچھا۔

ہوا کیا؟ : جی جھنجھلا سا گیا : "تم یہاں تفریح بازی میں پڑے ہوئے ہو اور ادھر سینئر نے مجھے بھی اس کام میں دھکیل دیا ہے۔ وہ تو شکر کر دو کہ تم نے مجھے ذاتی طور پر اس چکر کے مارے میں بہت سی باتیں بتا رکھی تھیں ورنہ تو مصیبت ہو جاتی۔" جی نے تیز تیز کہنا شروع کیا۔ وہ دونوں اب میز صوفیوں کے پاس تھے اور کمرہ نمبر ۱۰، اور ۲۴ کی لائٹن سے ہٹ کر کھڑے ہو چکے تھے۔ یہاں لائٹ بھی قدرے کم تھی اسی نے وہ یہاں رک گئے تھے۔ !

آپ کو معلوم ہے مسٹر اندرجیت۔" جی نے کہا۔ "آج رات ابھی ابھی

دو خون ہوئے ہیں جن کا تعلق آپریشن ممبر operation member سے ہے۔

دو نہیں تین خون !۔ اندرجیت نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب؟ : جی نے قہقہے سے پوچھا۔

مطلب یہ کہ آج مات کچھ دیر پہلے یعنی لگ بھگ بارہ بجے کے قریب تین خون
 ہوئے ہیں۔ ایک سن رین سہی ہیں۔ مہاکے ایک پارس ایمرٹ کا جس کے قاتل کے
 بارے میں ابھی کچھ پتہ نہیں چلا ہے!۔۔۔۔۔ لیکن اس سے پہلے یہ سن و — پہلا
 خون — بکریوں کہ پاس بیٹے کو دوسرا گیٹ دے آف انڈیا کے پاس ہوا ہے۔ ایک
 ایسے آدمی کا جو کسی فیٹ کار میں مرا ہوا پایا گیا۔ اندرجیت نے اطمینان سے بات
 مکمل کرتے ہوئے کہا۔

مگر تم کو کیسے معلوم ہوا اس خون کے بارے میں ۔۔۔۔۔ تم تو ایمر جنسی میٹنگ
 میں بھی شریک نہیں ہونے تھے؟ —

نیلے اس نے معلوم ہے کہ اس آدمی کے قتل سے میرا بھی تھوڑا سا تعلق
 ہے!۔ اندرجیت نے کہا۔
 کیا مطلب؟

مطلب یہ کہ اس آدمی کا قتل میں نے ہی کیا ہے۔۔۔۔۔! لے پور! اس
 کو مارتا پڑا۔ اندرجیت نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا۔

میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آیا دار۔ جن کی سمجھ میں واقعی کچھ نہیں آ رہا تھا۔
 ہم نے اتنے دنوں بھاڑ نہیں جھونکی ہے۔ جی میاں! پہلے کام کرتے ہیں
 پھر تفریح!۔ اندرجیت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دیکھو یہ خود دارا نسیکٹر اندرجیت سلا! اگر تم مجھ پر ہی رعب ڈالنے کی
 کوشش کرو گے تو معاملہ گڑبڑ ہو جائے گا۔۔۔۔۔ اس نے ہم کو پہلے تمام بات
 بتاؤ بعد میں ڈائیلگ مارنا۔ جی بھی سکرار ملے گا۔

تو سنو! اندرجیت نے جلدی جلدی کہنا شروع کیا۔ بات یہ ہوئی کہ میں

بارہ بجنے میں کوئی دس منٹ پہلے کپالا پہنچا دوں یہ آدمی یعنی مہاکا m a mba کا

ایکسٹ ہمارے ریجنٹ الازبتھ کے ساتھ ڈانس کر رہے تھے۔ میں خاموشی سے ایک کونے میں سیٹھ پر بیٹھا رہا اور آنکھوں پر ماسک چڑھا لی تھی۔ تقریبی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ ریسنورنٹ سے باہر نکل رہے ہیں۔ ۱۰ الازبتھ نے مجھے اشارہ کیا کہ میں اس کا پیچھا کروں۔ ریسنورنٹ سے نکل کر مجھے خیال آیا کہ الازبتھ کو بھی ساتھ لے لوں۔ جیسے ہی وہیں اندر آیا میں نے الازبتھ کو نیم بے ہوشی کی حالت میں دیکھا۔۔۔۔۔ لیکن اس نے اتنی دیر میں اس آدمی کی کار کا نمبر ایک کاغذ پر لکھ دیا تھا۔ میں تیزی سے اس کا پیچھا کرتا رہا۔ تاج محل ہوٹل کے پاس پہنچ کر اس نے گاڑی کھڑی کی۔ میں بھی اپنی کار سے اتر چکا تھا۔ اس نے مجھے دیکھ لیا اور پستول نکالنے پر آمادہ تھا۔ میں نے بڑھ کر جاپا اس کے سینے میں اتار دیا۔ اگر میں نہ مارتا تو میری خود گھنٹی ہو جاتی!۔۔۔۔۔ وہ اس کی جیب سے ایک کوڈیٹر نکلا جس کے ذریعہ اسے اپنی ایک اور ایکسٹ کو contact کرنا تھا۔

اندر جیت نے جیب سے ایک لیٹر نکال کر جی کو دکھاتے ہوئے کہا۔

۔ وہ ایکسٹ کون ہے ؟

۔ ایک لڑکی ! اندر جیت نے جواب دیا۔

۔ کیا نام ہے اس کا ؟ ۔ جی نے پھر سوال کیا۔

۔ جوڈی ! Judy Palmer ۔ جوڈی پالمرا ۔

۔ اس وقت وہ کہاں ہے ۔

۔ میرے ساتھ۔۔۔۔۔ کافی دیر سے میرے ساتھ بستر میں ہے۔ اندر جیت

کے چہرے پر مشریر سی مسکراہٹ تھی۔

۔ تو گویا۔۔۔۔۔ فرض نبھایا جا رہا ہے۔ جی نے کہا۔

۔ کیا کریں یعنی۔۔۔۔۔ اوپر والے کی مہربانی ہے۔ ہر جگہ ایک ڈیک لڑکی مل ہی

جاتی ہے۔ اندرجیت کو باتوں میں مزہ آرہا تھا۔
 کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ ام کے ام اور منشیوں کے دام !، جی نے سگریٹ کا
 کش پیتے ہوئے کہا۔ لیکن قبلہ آپ کو یہ معلوم ہے کہ اس وقت آپ کی ایک اور
 مجرب کے ساتھ میرا ساتھ پڑ گیا تھا۔ !
 مطلب ؟

مطلب یہ کہ ابھی ابھی کرو نمبر ۲۴ میں ایک صاحب کی ابھی خاصی چٹائی کر کے
 اڑا دیوں اور ان کو نیند والا الجھن بھی دے دیا ہے۔ وہ شاید
 آپ کی تاک میں تھے۔ اور اگر آپ بغیر احتیاط کے کمرے کے باہر نکلتے تو شاید
 آپ کو دوسری دنیا میں پہنچا دیتے۔

تھینک یو سیرا۔ اندرجیت نے جی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا
 لیکن اس سے کچھ انفارمیشن بھی ملی ؟

سب کچھ ! بس اب تم کو یہاں سے نکلنا پڑے گا اور سن اینڈ سی کرو نمبر ۲۴
 کے ایجنٹ کو پکڑنا ہوگا۔ جی نے جواب دیا۔

وہ تو مر چکا ہے۔ اندرجیت نے کہا۔ مگر آگے کیا کرنا ہے وہ میں جانتا ہوں۔
 مگر اس وقت اس لڑکی کا اور اس آدمی کا کیا کیا جائے۔ ان دونوں کو بھی کل صبح تک
 یہیں رکھنا ہے ورنہ اگر یہ نکل بھاگے تو شکل ہو جائے گی۔ ویسے جو ڈسٹی
 کے ذریعے خاص انفارمیشن مل چکی ہے اور میں خود تمہارا انتظار کر رہا تھا کہ
 پیچھے ہی تم آؤ میں نکلوں !

میں یہاں کیا کروں گا ؟ جی نے کچھ الجھتے ہوئے پوچھا۔

میں یہاں کیا کروں اندرجیت نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

اماں سیدھی سی بات ہے۔ میں یہاں سے نکل رہا ہوں اب تم کو اس لڑکی کو

سنہانا ہوگا یعنی اس کے ساتھ سونا دنا! — میں کہ جوڈی Judd کے ساتھ۔ اندرجیت نے جواب دیا۔

لیکن وہ تو تمہارے ساتھ لیٹی ہوئی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں نہیں..... میرے جانے سے وہ کہیں گمراہ نہ جائے۔ جی خود گمراہ گیا تھا۔

۔ ارے یاد تم بھی بالکل گھونچو ہو..... ایک رات ایک لڑکی کے ساتھ سو نہیں سکتے؟ اس وقت ویسے بھی بڑی طرح سے فٹے میں چور ہے۔ اور آنکھیں بند کئے لیٹی ہے..... تم سے وہ کچھ سوال کرے کہ یا تا میں جواب دیتا..... اندھیرے میں وہ تم کو پہچان بھی نہیں پائے گی..... اور کچھ لگی کہ میں لیٹا ہوا ہوں..... بس اس طرح سے وقت کاٹ دینا.....! اندرجیت نے بات پوری کرتے ہوئے کہا۔

۔ مگر یاد اندرجیت! ایک بستر میں..... رات بھر لیٹنا اور اس کو محسوس نہ ہونے دینا کہ میں اندرجیت نہیں ہوں یہ کیسے ممکن ہے؟ " جی نے مصحوبیت سے پوچھا۔

۔ ارے یاد..... پانچ چھ پگ و ہسکی پینے کے بعد کسی عورت یا مرد کو ہوش نہیں رہتا کہ وہ کس مرد یا عورت کے ساتھ لیٹی ہے..... دوسری بات یہ کہ کام کی ساری باتیں تو میں نے معلوم کر ہی لی ہیں..... تم تو بس وقت گزار دو تاکہ کہیں اس کا فٹ لٹ نہ جائے اور وہ ہوش میں آکر کوئی گڑبڑ نہ کرے اور نہ ہی کوئی دوسرا آدمی اس سے ملنے پائے! "

۔ مگر یاد اب بھی ہمت نہیں پڑتی ہے۔

۔ سیدھی طرح سے جاؤ! اور یہ لڑکیوں والی باتیں چھوڑ دو۔ " اندرجیت

اب سنجیدہ ہوتا ہوا ملتا تھا۔

کیا کہا..... لونڈیوں والی باتیں..... دیکھو بیٹے اندرجیت یہ بات کبھی مت
 کہنا..... اب تم نے میری مردانگی کو چیلنج کیا ہے۔ اور ایک بات کی اور
 شرط رہی..... وہ یہ کہ صبح اس چھوکری سے پوچھ لینا مات کو کب زیادہ مزے
 میں رہی۔ ٹرنک کال سے پہلے یا ٹرنک کال کے بعد۔۔۔ جتنے مسکراتے
 ہوئے کہا۔

دش ٹرگڈ کم!۔ اندرجیت نے جی کی پیٹھ ٹھونکتے ہوئے کہا۔

بسم ٹریڈ! - same to you -

اندرجیت تیزی سے میز جیوں سے بچنے اڑ گیا۔ جی کسٹرنمبر ۷۵ کے
 سامنے جا کر رک گیا۔

دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔

اندرجیت اس نے مسکرا کر اٹھا کیونکہ اس کا پراعتماد دوست جی اس کی
 مدد کو پہنچ چکا تھا۔!

اور جی..... اس نے مسکرا کر اٹھا کیونکہ اندر کمرے میں جوڑی نام کی ایک
 لڑکی بیٹھ ہوئی تھی..... اور اس کا انتظار کر رہی تھی!

نانہ کھینے، بیکنگ گارڈن پر واقع کھیتی کا ایک مشہور ریسٹوران ہے۔ یوں تو
 نانہ کھینے میں کوئی خاص بات نہیں مگر اس کی اصل خوبی ہے کہ وہ جس جگہ واقع
 ہے وہاں سے کھیتی کا ایک بہت بڑا حصہ نظر آتا ہے۔ خاص طور سے جو پانی اور
 میرین ڈرائیو تو بالکل صاف نظر آتا ہے۔ رات کے وقت یہ منظر اور بھی
 زیادہ حسین لگتا ہے اور لوگ اس منظر سے لطف اندوز ہونے کے لئے

ناز کیلئے جاتے رہتے ہیں۔ پہلی منزل اور اس کے اوپر والی منزلوں پر تو ریسٹوراں
 ہے مگر اس کی تیسری اور آخری خالی ہے۔ بالکل — صرف چھت اور اس کے
 درجوں پنج ایک چھتری مناسب چیز ہے جو غائب شیلڈنگ کا کام کرتی ہے۔ عام طور سے
 لوگ نیچے کی منزلوں پر بیچو کر اور کھاپی کر واپس چلے جاتے ہیں — لیکن اس
 تیسری ویران منزل پر بھی کچھ رہمانی جوڑے یا دوسرے آرٹسٹ لوگ جاتے ہیں اور
 اس اندھیری جگہ سے نیچے جگہ گاتے ہوئے بھیجی کو دیکھتے ہیں — میرین ڈرائیو،
 چو پاٹی اور کف ہریڈ وغیرہ کی لائٹیں مل کر انتہائی حسین منظر پیش کرتے ہیں —
 یہیں سے میرین ڈرائیو بالکل Queens necklace دکائی دیتی ہے۔
 یعنی مہرانی کا در — اور کبھی خود ایک مہرانی لگتی ہے۔

لیکن اس وقت ناز کیلئے بند ہو چکا تھا۔ ویٹر اور مشینیں ریسٹوران بند
 کر کے گھر جا چکے تھے؛ پہلی منزل کی میزیں اور کرسیاں خالی تھیں۔ دوسری منزل بھی
 بالکل ویران تھی اور تیسری منزل یعنی بالکل اوپری حصہ جو کہ ویسے بھی ویران رہتا
 تھا۔ اس وقت وہ اور بھی زیادہ خاموش اور تاریک تھا۔ بلکہ کسی حد تک ڈرا دنا بھی
 — کیونکہ ریسٹوراں کی تمام لائٹیں بند تھیں اور تھوڑی بہت روشنی جو تیسری منزل
 تک پہنچ رہا کرتی تھی وہ بھی بند تھی — ان ہیٹنگ گارڈن اور کلاہنرو پارک کے
 پاس لوگوں کا آنا جانا اب لگا ہوا تھا، حالانکہ اس وقت تقریباً پانے دو
 بنا رہے تھے!

ناز کیلئے کے اوپری تختے میں خاموشی تھی۔ تاریکی تھی اور ایک آدمی تھا، صرف
 ایک آدمی خاموش اور طاقت ور — مضبوط اور لمبے قد والا۔ اس کی آنکھیں
 بڑی بڑی تھیں اور ناک لمبی تھی۔ موٹے موٹے ہونٹوں کے اوپر بھاری مونچھیں
 تھیں — قد چھ فٹ سے زیادہ تھا اور وہ کالے رنگ کی جینز اور ایک کالے

رنگ کی چڑے کی بجیکٹ پہننے ہوئے تھا۔

اور اس وقت وہ میرین ڈرائیو کی طرف دیکھ رہا تھا۔ لگ بھگ دس منٹ سے وہ اسی حالت میں کھڑا ایک ہی طرف دیکھے مار رہا تھا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں ایک بہت چھوٹی سی دور بین آنکھوں پر فٹ کر رکھی تھی جو اس کی آنکھ پر باسانی ٹک گئی۔ وہ ہاتھ تھو جیب میں ڈال کر اس نے ایک سگریٹ کیس نکالا اور سگریٹ کیس میں گئے دو بک ٹاپلگ (۲۱۵) نکال کر اپنے کان میں لگا لئے۔ پھر ایک چھوٹا سا بٹن جو سگریٹ کیس میں لگا ہوا تھا دبا دیا۔

..... اس کی آنکھیں دیکھ رہی تھیں۔ ایک سفید رنگ کی فیاٹ (Fiat) کار جو نٹ راج ہوٹل کے سامنے سے نکل کر اب چو پانی کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جس میں انسپکٹر انڈر جیٹ بیٹھا ہوا تھا!..... اور اس کے کان سن دے تھے۔ ایک کنٹرولی جو ایئر پورٹ MAMBA3 دے رہا تھا اور انڈر جیٹ کے پیچھے کی کار میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بھی ایک سگریٹ کیس تھا اور اس کے ساتھ دو آدمی اور موجود تھے۔ ایک آدمی جو ڈرائیو کر رہا تھا۔ دوسرا آدمی وہ خود جو ڈرائیو کے ساتھ اگلی سیٹ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور تیسرا آدمی..... تیسرا آدمی تھا وہی مہاتمرا کیس جس کے کچھ دیر پہلے انسپکٹر بھی نے پٹائی کی تھی اور اسے ایک ٹینڈ کا انجکشن بھی دیا تھا۔ وہ اب بھی تقریباً اودھ مرا سپارٹا تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ پچھلی سیٹ پر لیٹا ہوا تھا، بلکہ پڑا ہوا تھا۔!

مہاتمرا ریپورٹنگ..... مہاتمرا ریپورٹنگ..... مہاتمرا نے سگریٹ کیس کی طرف منہ کرتے ہوئے کہا اور تازہ کیپٹ کی تیسری منزل پر ٹکڑے ہوئے آدمی نے جواب دیا..... ریپورٹ!.....

Report • while you follow him! (رپورٹ کرو۔
اس کا پیچھا کرنے کے ساتھ ساتھ)

ہیڈ رٹنگ سر!..... اس نے انگریزی میں کہا شروع کیا.....
- اندرجیت ہمارے آگے ہے..... خلائی اودر (Fly over) پر ہوا
تو اس کا انتظار کر رہا ہے..... اب تک سب ٹھیک چار رہے.....
Fly over کے پاس دونوں طرف سے ٹائر ہو گا..... M2mb23 مباحثی
اور مباحثی بی ایم (دونوں سائیڈ سے ٹائر کریں گے..... اس بار وہ
پتہ نہیں پائے گا!.....! Dont worry -

اندرجیت کی کار ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چار رہی تھی..... اور
Fly over بالکل پاس تھا..... Fly over کے اوپر ایک شہر لیٹ
کل ہوئی کمرسی تھی اور دو آدمی ہتھوں میں اسٹین گن.....
لے میرین ڈرائیو کی طرف سے آنے والی گاڑیوں کی طرف سے دیکھ رہے تھے.....
شاید کسی سفید رنگ کی فیٹ کا انتظار کر رہے تھے..... اور ان کے علاوہ دو آدمی کار
کے اندر دیوالیوں نے بیٹھے ہوئے تھے.....

اندرجیت جو ابھی تک خاموشی کے ساتھ کار ڈرائیو کر رہا تھا اب تھوڑا سا چوکنا
تھا..... کیونکہ اس نے سامنے کے شیشے میں دیکھ لیا تھا کہ کوئی گاڑی اس کا پیچھا
کر رہی ہے..... اس نے گاڑی کی رفتار اور زیادہ تیز کر دی.....
..... اور اپنی سیٹ کے پیچھے ہتھ کر کے ایک پھوٹا سا گول ہینڈ گرنیڈ.....
Hand grenade (ہانڈ گرنیڈ) اس قسم کے Explosives اس کی گاڑی
میں ہمیشہ موجود رہتے تھے اور دقت ہے وقت ان کی ضرورت بھی پڑ جائی کرتی
تھی..... اپنے ہتھ میں Hand Grenade safety-catch

سے کہ اس نے سڑ سے اس کا ہیک الگ کیا اور پیچھے کی طرف ہوا میں اچھال دیا۔ ایک زبرد کا دھماکا ہوا اور پیچھے آنے والی گاڑی ایک زبرد دست بریک کے ساتھ رک گئی مگر... Fly over کے اوپر سے دو اسٹین گنیں ایک ساتھ چل پڑیں۔ اندرجیت نے تیز می کے ساتھ ماہنی طرف لایا اور گاڑی گھٹا چا ہی مگر گولیوں کی بوچھاڑ اس قدر تیز تھی کہ اندرجیت کو جبراً دوبارہ گاڑی سیدھی کر کے آگے کی طرف بھگانا پڑی۔ مگر اس پہنچ میں گولیوں نے اس کار کے کئی شیشوں کو چکنا چود کر دیا تھا۔ مگر یہ ایک اتفاق کی بات ہے کہ Wind screen ابھی تک محفوظ تھا۔۔۔۔۔ اور کسی مذکسی طرح وہ اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اور اب وہ تیزی سے چو پانی کے پاس سے گذر رہا تھا۔ Fly over پر کھڑے ہوئے آدمی جلدی جلدی کار میں بیٹھے اور شیور ریٹ تیزی کے ساتھ اندرجیت کی کار کا پیچھا کرنے لگی مگر اندرجیت اس وقت کافی فاصلے پر تھا۔

ای لوگوں نے بھی کار کی رفتار انتہائی تیز کر دی۔ اندرجیت کے پیچھے والی کار تو خیر پیچھا کر ہی رہی تھی۔

مگر پیچھے کچھ فاصلے پر Fly over کے پاس دو آدمی اپنی گاڑی کو سڑک پر لانے کی کوشش کر رہے تھے کیونکہ Hand greened کے پھٹنے کی وجہ سے انہوں نے گاڑی کو کچھ اس طور پر کاٹ کر بریک لگانا چاہا تھا کہ وہ سڑک کے بیچ میں ملے تاروں میں گھس گئی تھی۔ اماں اس کا ساتھ ڈیڈ انڈ مباتو گاڑی کو لکھانے کے چکر میں تھے مگر پیچھے کی سیٹ پر تھری ہستی اب بھی دنیا و مافیہا سے بے خبر فیئد میں بطور مد ہوش پڑی تھی۔

جب گاڑی کسی طرح سے نکلنے کے قابل نہیں ہوئی تو ان دونوں نے اندر والے مباتو سے اسٹین گن لے کر کہہ "بچے نہیں چھوڑ دو مجھے زبردوں کی بیخود آ رہی ہے۔" فیئد کے آگوش

کا اثر ابھی تک اس پر بری طرح عادی تھا۔

3. MAMBA پریشان حال مجبور اُنکس ٹیکس کے فراق میں ہر آنے جانے والی گاڑی کو روکنے کا اشارہ کرنے لگا۔ ڈرائیور اب بھی گاڑی ٹھیک کرنے کے درپے تھا۔ تیسری ہستی تختہ کے انجکشن کا مزہ لے رہی تھی اور تمام لڑائی بھگڑوں سے بالاتر تھی۔ ڈرا دو درج پانی کے آگے ایک شیو لیٹ انپکٹر اندرجیت کی سفید رنگ کی میٹ کا بچھا کر رہی تھی۔ دوستانہ کیپنے کی آخری منزل بد اندھیرے میں ایک آدمی کھڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید بخنے کے آثار تھے اور وہ دور بین سے دونوں گاڑیوں کو دیکھ سکتا تھا۔ اور ان سب چیزوں سے بے خبر ہوئی نتائج کے کرہ نمبر 4 میں ایک لڑکی جو ڈی ایک جی کے ساتھ لیٹ ہوئی تھی اور وہ بری طرح سے نٹے میں چور تھی اور وہ انسپکٹر جیمز بارلے جو اب انسپکٹر اندرجیت کی جگہ آچکا تھا اس سے کہہ رہی تھی

۔ ڈاک ٹھوڑی دیر پہلے جب تم ڈنک کال کرنے گئے تھے اس سے پہلے تمہارے ہونٹ پتے سے تھے بچے ایسا لگ رہا ہے جیسا اب تمہارے ہونٹ کچھ سوٹے سوٹے سے ہیں . .

اگلے موٹر پر اندرجیت کی گاڑی انتہائی تیز چلی اور پیچھے والی گاڑی کو بہت پیچھے چھوڑ گئی۔ استخپے کے وہ آرام سے اپنی گاڑی کسی جگہ پارک کر سکتا تھا یعنی چھپا سکتا تھا۔ اندرجیت کا ارادہ بھی یہ تھا کہ اگر اسے تھوڑی سی فرصت مل جائے تو اپنی گاڑی کہیں چھوڑ دے :-

مگر اس وقت سب سے بڑی دشواری یہ تھی کہ آس پاس میں کوئی ٹیلیفون بوتھ دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اندرجیت کو ہر حالت میں ٹیلیفون کی ضرورت تھی۔ تھوڑی دیر کے لئے اس نے سوچا اور پھر گاڑی کدبانے کی روڈ کی طرف موڑ کر ایک بلڈنگ کے کپاؤنڈ میں داخل کر دی۔ بلڈنگ پر بڑا بڑا لکھا ہوا تھا۔ بیرو پراڈائز Blue Paradise۔ گراؤنڈ فلور پر صرف موٹر گیراج تھے اس نے اسے گاڑی کھڑی کرنے میں کوئی دشواری نہ ہونے پائی۔ وہ گاڑی کھڑی کر کے بلڈنگ میں داخل ہو گیا تھا۔ وہ جیسے ہی لفٹ کی طرف بڑھا اپنے پیچھے اسے تیز تیز قدموں کی چاپ سنائی دی۔ قدموں کی آواز خاصی سہلے جھگمگاتی اور ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بھاگ رہا ہو۔ یعنی بھاگ کر پیچھے آ رہا ہو۔ اندرجیت کا ماتھہ کوٹ کی اوپری جیب میں پہنچ چکا تھا اور ریلو اور کوئٹل رہا تھا۔

کیدر کو جاتا ہے شاب ؟ اندرجیت نے پلٹ کر دیکھا۔ اس کے پیچھے ایک گورکھا کھڑا تھا۔ اس نے ایلینا کی سانس لی اور ریو الو پر سے اٹھ بٹایا۔ گورکھا اور قریب آ گیا تھا۔

کون شافلیٹ می جانی کا ہے ؟ گورکھا نے اپنے منہ میں گورکھا بچے میں پوچھا۔

۔ شافلیٹ نمبر پندرہ : اندرجیت نے جواب دیا۔

۔ تین مالا پر کا پندرہ نمبر کا شاب ہم شاب باہر گاؤں کو گیا ہے۔ گورکھا کا منہ کھنیز لبر سن کر اندرجیت کچھ مسکرا دیا۔

دراصل بات یہ ہوتی تھی کہ اندرجیت بغیر کسی کو جانے اپنے اس بڈنگ میں آ گیا تھا۔ درج بھی کچھ ایسی ہی تھی۔ اس کو ٹیلیفون کی سخت ضرورت تھی اور چونکہ ہنگ فون کوئی آس پاس میں نہ تھا اس نے اس نے سوچا کہ کسی کے گھر سے فون کر لیا جائے لہذا وہ اس بڈنگ میں آ گیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ کسی بھی شافلیٹ میں چلا جائے گا۔ اور وہاں سے فون کرے گا لیکن اس بڈنگ میں اس کی جان پہچان والا کوئی نہ تھا۔ مگر پھر بھی وہ بے دھجک اندر آ گیا تھا مگر اس وقت گورکھا کی بات نے واقعی اس کو پریشان کر دیا تھا۔ اس میں گورکھا کی کوئی خطا نہ تھی اس کا تو کام ہی یہ تھا کہ ہر آنے جانے والے پر نظر رکھے۔ خاص طور سے کسی نئے آدمی پر۔ سمجھتی میں جب کوئی نیا آدمی کسی بڈنگ میں آتا ہے عام طور سے گورکھا یا چوکیدار اس کا اسی طرح سے سواگت کرتے ہیں جس طرح سے اس وقت گورکھا نے اندرجیت کا سواگت کیا تھا۔ مگر میں کوئی اور بھی نہیں ہے ؟

اندرجیت نے کچھ اس انداز میں پوچھا جیسے پسندیدہ نمبر شافلیٹ والوں سے اس کی بڑھی پڑی راہ دہم ہے

چھڑنا سیٹھ ہوگا۔ وہ تو اکھا دن گھر رہتا ہے، گورکھا نے دھڑکتے ہوئے جواب دیا۔ اندرجیت کی جیسے جان میں جان آگئی۔
 - چن شاب تم اکیلا اور درواہر، پٹلا جائے گا یا اپن ساتھ چلے ! - گورکھا نے پوچھا۔

۔ نہیں ! نہیں !! تباہی کوئی ضرورت نہیں، میں چھوٹے صاحب سے ہی ملنے آیا ہوں، جب چھوٹا صاحب اور تو کوئی ٹکڑی بات نہیں۔
 اندرجیت نے لغٹ کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہا اور تیسرے فلور کا بیٹن دبا دیا۔

فیٹ بھر پندرہ کے سامنے پہنچ کر اندرجیت نے لمحہ بھر کو سوچا، مسموم نہیں کون آدمی یا راکا گھر رہے ہوگا۔ گورکھا سے بچنے کے لئے تو اس نے بہانہ تو بنا دیا ہے مگر مسموم نہیں اس گھر میں ٹیلیفون ہی موجود ہو گا یا نہیں۔ اگر اس گھر میں ٹیلیفون نہ ہو تو سخت کوفت ہوگی کچھ تکہ پھر کسی اور گھر پر یا ہوٹل وغیرہ جانا پڑے گا ٹیلیفون کے لئے۔
 بہر حال اس نے دل کڑا کر کے گھنٹی بجادی۔

دروازہ کھینچ میں ٹکی ہوئی ٹیشے کی گول آنکھ میں دیکھ کر اندرجیت نے محسوس کر لیا تھا کہ اندر لائٹ ہو رہی ہے !

تھوڑی دیر کے بعد اندرجیت کے قدموں کی چاپ سنائی دی اور کسی نے دروازہ میں ٹکی ہوئی ٹیشے کی آنکھ میں اپنی آنکھ لگا دی۔ وہ شاید درکھنا چاہ رہا تھا کہ باہر کون ہے۔ تھوڑی دیر تک وہ آنکھ اسی طرح سے ٹکی رہی پھر

دور کر دیں کم : ۱۱۹

دروازہ پر ایک سو پچیس پچیس سال کے موٹے سے صاحبزادے کھڑے ہوئے تھے۔ چہرے پر انتہائی حماقت ! قد چھوٹا تھا اور چہرہ گول۔ آنکھوں پر عینک تھی اور منہ میں ایک موٹا سا سگارا اور وہ ایک بنایت عمدہ اور قیمتی ٹائٹ گھاڈن پہنے ہوئے تھے اور اندر جیت کر خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ !

اس غیر متوقع welcome پر توڑی دیر کے لئے تو اندر جیت پکرا گیا۔ پھر کچھ سکراتے ہوئے اس نے ہن چلا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولے ان حضرات نے اندر جیت کی طرف اپنا ٹیٹھ بڑھا دیا۔
آئیے آئیے ! آپ ہی کا انتظار ہو رہا تھا ڈاکٹر صاحب !
آپ کے انتظار میں کی تاک نہیں کیا ہم نے !

اب اندر جیت اندر اچکا تھا اس کی نظر میں ان حضرات پر نیکی ہوئی تھیں اور وہ اسے بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے۔ اب وہ اندر ڈرائنگ روم میں آچکے تھے۔ اندر جیت کی نگاہیں انتہائی تیزی کے ساتھ ٹیلیفون ڈھونڈ رہی تھیں۔ وہ چاہتا تھا کہ جلد از جلد یہاں سے ٹیلیفون کر کے اپنی ضروری باتیں کرے مگر اس وقت ایک بالکل اجنبی آدمی کے اس طرح سے مخاطب کرنے پر وہ کچھ ششپا سا گیا تھا۔ خاص طور سے اس بات پر کہ جن صاحب سے وہ پہلے بار مل رہا تھا وہ تو اس سے اس طرح بات کر رہے تھے جیسے وہ اسی کے منتظر تھے۔

ڈاکٹر صاحب ! یقین جانیے آپ کو یہاں دیکھ کر جو مجھے ملی خوشی ہوئی ہے اس کا اظہار نہیں کر سکتا۔ انہوں نے جیسے بولنے کہا۔ اندر جیت بھی ہنسنے لگا تھا۔ اس نے کھنکی رستہ بولنے کہا۔

دیکھنے دراصل بات یہ ہے کہ میں جس وجہ سے آیا ہوں وہ کوئی دوسری ہی بات ہے۔۔۔۔۔ اندرجیت نے گویا اپنا مدعا بیان کرنا چاہا۔ مگر انہوں نے پھر بیچ سے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

”میں سمجھ گیا! میں سمجھ گیا!! وہ دوسری بات کیا ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ وہ دوسری بات یہ ہے کہ میرے دشمنوں نے آپ کو بلوایا ہے تاکہ مجھے دماغی اسپتال میں بھیج دیا جائے! کیوں صاحب بے نایہی بات! انہوں نے اندرجیت کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور ہاتھ پکڑ لیا۔ اندرجیت کی سمجھ میں اب کچھ کچھ بات آرہی تھی۔ اور وہ اندرجیت کو کوئی ٹو اکڑ وغیرہ سمجھ رہے تھے۔

اندرجیت پاگلوں سے ویسے بھی بہت گھبراتا تھا۔ مگر اس وقت اس نے اپنے آپ کو جس بری طرح سے ایک پاگل کے چنگل میں پایا اس کا اسے گمان بھی نہ تھا۔ دراصل اس میں خفا اس کی ہی تھی۔ وہ خود ہی یہاں آیا تھا۔ فون کرنے کے لئے۔ یہاں تو معاملہ ہی اٹا ہو گیا تھا!

اندرجیت کو اپنی حالت پر سٹوڈر اسائنمنٹ اور ٹینجیڈ ہٹ آرہی تھی اور ان صاحبزادے کی باتوں پر وہ کچھ گھرا سا رہتا تھا۔ اب بار بار وہ کچھ اکریاؤں طرٹ دیکھ رہا تھا تاکہ اس کی مدد کے لئے کوئی دوسرا آبلے تو وہ دماغ سے نکلے۔۔۔۔۔ بلکہ نکل نہائے۔۔۔۔۔ چاہے فون کرے یا نہ کرے! سب سے نایہی بات یہ۔۔۔۔۔ انہوں نے اندرجیت کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے ہوئے کہا۔

”۔۔۔۔۔! آپ کے دشمن۔۔۔۔۔ میں کچھ بھی نہیں!“ اندرجیت نے اپنا لمبرا سٹاکل شریٹا نہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دنیا کے طاقت ور سے

حالت در انسان سے لڑ سکتا تھا مگر نہ جانے کیوں پاگلوں کو دیکھ کر اس کی روح فنا ہوتی تھی۔

”نہیں بھئی۔۔۔۔۔ انہوں نے اندرجیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

اندرجیت نے نفی میں سر ہلا دیا۔ اس کی بولتی گریا بسند ہوتی جا رہی تھی۔

”تو کیا ہمیں سمجھانا پڑے گا؟“ ان حضرات نے اندرجیت کے قریب اپنا مزلا تے ہوئے کہا۔ اور مضبوطی سے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لئے۔

”نہیں نہیں!“ اندرجیت نے پھنستی ہوئی آواز سے کہا۔

”کیا نہیں نہیں؟“ انہوں نے پوچھا۔

”جی کچھ نہیں۔“ اندرجیت نے رومانی آواز میں کہا۔

”ڈاکٹر صاحب!“ ان صاحب نے اندرجیت کو مخاطب کرتے ہوئے

کہا۔ ”آپ جانتے ہیں کہ میرے تین دشمن ہیں اس دنیا میں۔“

اندرجیت نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ

دوبارہ بولے۔

”میرے تین دشمن ہیں۔۔۔۔۔ میری ماں۔۔۔۔۔ میرا باپ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اور یہ۔ وہ خاموش ہو گیا۔

”چچا؟“ اندرجیت نے اپنے خیال میں میرے دشمن کا انتخاب

کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں!“ وہ ہستی ییزی سے بولی اور غصے کے ساتھ اندرجیت

کی طرف دیکھنے لگی۔

”مگر آپ کے ماں باپ آپ کے دشمن کیوں ہیں؟“ اندرجیت نے تیسرے دشمن کا ذکر چھوڑ کر بات کو نیا رخ دیتے ہوئے کہا۔

”میرے ماں باپ سمجھتے ہیں کہ میں پاگل ہوں!“ انہوں نے تشنیک آمیز ہنسی جھنکتے ہوئے کہا۔

”یہ تو سخت زیادتی ہے ان کی!“ اندرجیت نے ان کی بات کو لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

”مالا نکو میرے خیال میں وہ دونوں خود پاگل ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ مجھے پاگل خانے بھجوا دیں اور میں پاہتا ہوں کہ ان دونوں کو پاگل خانے بھجوا دوں۔“

”صحیح فرمایا آپ نے: اندرجیت سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیا صحیح فرمایا ہم نے؟“ انہوں نے چوتھے ہوئے پوچھا۔

”یہی کہ آپ کے ماں باپ پاگل ہیں اور آپ ٹھیک ہیں!“
 ”خبردار جو میرے ماں باپ کو پاگل کہا۔“ اس نے اپنے ٹائٹ گاؤن کی جیب سے ایک چاقو نکالتے ہوئے کہا۔ اندرجیت کی پاؤں تلے زمین نکل گئی۔

”ماں باپ کی عزت کرنا ہر بیٹے کا فرض ہے۔“ اس نے انتہائی زبردست لہجے میں کہا۔

”جی ہاں!“ اندرجیت انتہائی آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیا جی ہاں؟“ اس نے چاقو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا۔

”یہ کہ ماں باپ کی عزت کرنا ہر بیٹے کا فرض ہے۔“

اور جو آدمی اس بات کو غلط ثابت کر دے گا تو ہم اس کے لئے ہیکورٹ
ٹک جائیں گے۔

جی ہاں !

کیا جی ہاں ؟

یہی کہ جو آدمی اس بات کو غلط ثابت کر دے گا تو آپ اپنی کورٹ ٹک
جائیں گے ! اندرجیت نے گردن جھکاتے ہوئے کہا۔
اگر اپنی کورٹ نے اپیل نامنظور کر دی تو سپریم کورٹ جائیں
گے۔

جی ہاں۔

کیا جی ہاں ؟

یہی کہ اگر اپنی کورٹ نے اپیل نامنظور کر دی تو سپریم کورٹ جائیں
گے ! اندرجیت دیر سے بولا۔

ٹھیک ہے تو ایسا کرو ! ابھی ابھی جا کر وکیل سے بات کر لو۔ اس
نے چاقو دوبارہ جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

اندرجیت کی جان میں جان آئی۔ اس نے موقع غنیمت جانا اور
ٹیلیفون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

تو ایسا کرتے ہیں کہ وکیل سے ابھی بات کر لیتے ہیں۔

کیا اس کے گھر جاؤ گے ؟ اس نے سگار کا کش جیتے ہوئے
کہا۔

نہیں۔۔۔۔۔ ٹیلیفون پر بات کر لیں گے !

خبردار جو اس کا نام لیا۔ وہ دوبارہ کھڑے ہو گئے اور چاقو نکال لیا۔

۔ کس کا نام ؟ ۔ اندرجیت نے گہرے سوتے پرچھا ۔

۔ اس کا ! ۔ انہوں نے کہا ۔

۔ دیکھیں گا ! ۔ اندرجیت نے پرچھا ۔

۔ نہیں ۔ وہ بولے ۔

۔ مرنے کو رٹ کا ؟ ۔

۔ نہیں ۔

۔ ماں باپ کا ؟ ۔

۔ نہیں ! ۔

۔ پھر کس کا ؟ ۔

۔ اس کا ! ۔ اس نے اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

۔ ٹیلیفون کا ؟ ۔

بہت رہو ۔ خاموش ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خبردار ! دوبارہ اس ذیل چیز کا

برے سامنے نام مت لینا ۔ یہی میرا تیسرا دشمن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بلکہ پہلا اور

آخری ! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دو دفعہ میں اس کی رسی کاٹ چکا ہوں مگر یہ پھر

آ جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میرا دشمن ! ۔

وہ آنکھوں کو بند کر کے زور زور سے چلانے لگا ۔

۔ دیکھئے ۔ ذرا آہستہ بولئے ۔ پڑوس والے کیا کہیں گے ! ۔ اندرجیت

نے بہت ہی میٹھی آواز میں کہا ۔

۔ پڑوس والوں کے گھر میں بھی یہ ہے ! وہ بھی میرے دشمن ہیں ! ۔

۔ لیکن ٹیلیفون آپ کا دشمن کیوں ہے ؟ ۔

۔ خبردار جو بارہ نام یا اس غیبت کا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس سے زیادہ خطرناک

پہیز دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ سیکنڈ ورلڈ وار ۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء Second world war اس کی وجہ سے ہوئی۔ ہٹلر کے گھر میں بھی یہ موجود تھا اور مسولینی کے گھر میں بھی۔۔۔۔ اور میرے گھر میں بھی ہے۔۔۔۔ شاید میں بھی ہٹلر یا مسولینی ہوں!۔ اس نے اندرجیت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
جی ہاں!۔

کیا جی ہاں؟

یہی کہ آپ ہٹلر یا مسولینی ہیں۔۔۔

جنرل وار! جو مجھے ہٹلر یا مسولینی کہا۔۔۔۔ میں مہاتما گاندھی کے درشن کار بننے والا ہوں۔۔۔۔ ہنسنا کا پکاری۔۔۔۔ پریم کا پکاری۔۔۔۔ میں پریم پکاری ہوں!۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔
واہ! واہ! اب تو آپ نے پریم پکاری۔۔۔۔ فلم میں ضرور دیکھی ہوگی؟
اندرجیت نے بات چیت سے ہنسے کہا۔

دیکھی تھی۔۔۔۔ مجھے ڈائریکشن ڈاکٹر کزورنگی؟

جی ہاں!۔ اندرجیت نے آہستہ سے کہا۔

کیا جی ہاں؟

یہی، کز پریم پکاری کی ڈائریکشن کچھ کمزور تھی۔

جنرل وار جو دیو آئند کو کچھ کہا۔ ہندوستان میں صرف ایک ہی ڈائریکٹر

ہے دیو آئند۔۔۔۔ اور ایک ایکٹر۔۔۔۔

دیو آئند!۔ اندرجیت نے بغیر کسی تاثر کے کہا۔

نہیں۔۔۔۔ چیتن آئند!۔۔۔۔ تم مجھے ہونے والوں کے

بارے میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔۔

سب کچھ جانتے ہیں لیکن مجھے ایک مزدوری کام تھا
 مجھے اجازت دیجئے :- اندرجیت نے اٹھنا چاہا .
 بیٹھے رہو ! کچھ کھاپی کر جاؤ ! ڈنکا ڈنگے یا بریک فاسٹ
 وہ نوں چیز میں تیار ہیں
 : ڈنکا گرایئے :- اندرجیت نے سوچا کہ وہ کسی بہانے اندر آجائیں اور یہ چپکے
 سے باہر نکلے . اس نے اس نے ڈنکا گوائے کو کہا .
 عجیب بے وقوف آدمی ہو ! : وہ کہہ رہا تھا . رات کو اتنی دیر میں
 کوئی ڈنکا تیار ہے !
 تو بریک فاسٹ لگتا ہے .
 . نہیں ہم پنج لگواتے ہیں
 . ٹھیک ہے ! لگوانے .
 وہ صاحب امین اسی سے اٹھے اور اندر کی طرف شدید کچن میں جانے لگے .
 اندرجیت نے سوچا کیوں نہ جلدی سے وہ ٹیلیفون ملائے . جب تھوڑی دیر تک
 وہ واپس نہیں آیا تو اندرجیت تیزی سے اٹھا اور فون کی طرف چپکا . ٹیلیفون
 پر ریسیکے ہی اس نے خبر دیا ! ایک زوردار آواز آن .
 . خدا ! خدا ! بھاگ جاؤ — دشمن جاسوس
 پھر سے جاتے ہی دشمن سے مل گئے میرا کوئی دوست نہیں تم
 بھی دشمن ہو — بھاگ جاؤ !
 اندرجیت نے آؤر کیوں نہ تاؤ . ٹیلیفون کا یہ مسیورہ شیخ کا اور زوردار چھانگ
 مار کر صوفے کے اوپر سے ہوتا ہوا دروازہ کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول کر
 باہر نکل گیا اور تیزی کے ساتھ بیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا .

گاڑی کو باہر نکالتے وقت اندرجیت نے اوپر کی طرف دیکھی۔ تیسرے فلور پر ایک بالکنی میں وہ صاحب کھڑے ہوئے چلا رہے تھے۔
 • بوٹ آؤ۔۔۔۔ بوٹ آؤ دشمن کو میں نے مار دیا۔۔۔۔ دشمن کو
 میں نے مار دیا۔۔۔۔ زور سے کوئی چیز آکر اندرجیت کی کار کے پاس
 گری۔

اندرجیت نے ہٹ کر دیکھا۔ ٹیلیفون زمین پر پڑا ہوا تھا اور شاید
 ٹوٹ گیا تھا۔
 اس نے جلدی سے گاڑی سیکنڈ گیسٹر میں ڈالی اور تیزی
 سے باہر نکل گیا۔!

اپنا کنبٹ راج ہوٹل کے کمر نمبر چابیس میں ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے
 لگی۔

• ہیس؟ : کسی فوانی آواز نے پوچھا۔
 • ٹیلیفون کرنے والا خاموش رہا۔
 • ہلو! ہلو! کون ہے؟ : دوبارہ لڑکی کی آواز آئی۔
 • دوسری طرف سے اب بھی کسی نے کچھ نہیں کہا۔
 • ہلو!۔۔۔۔ لڑکی کی آواز میں گھبراہٹ تھی۔
 • اپنے ساتھی کو ٹیلیفون دو! : یہ اندرجیت بول رہا تھا۔

کون سا تھی ۔ ؟ : لڑکی نے پوچھا ۔

۔ جو ڈیسی پاسر ؟ : اندرجیت نے کہا ۔

۔ میں کسی جو ڈیسی پاسر کو نہیں جانتی ۔

۔ انسپکٹر اندرجیت کو جانتی ہو ؟

۔ فریڈ ! : وہ : اس نے جواب دیا ۔

۔ اگر نہیں جانتی ہو تو اچھی طرح سے جان لو ۔ . . . میں اندرجیت

بول رہی ہوں ۔ انسپکٹر اندرجیت !

۔ تم کہا کیا چاہتے ہو ، : وہ بولی ۔

۔ میں یہ یا غنا چاہتا ہوں کہ میرا دوسرا ساتھی انسپکٹر جی جو ہوٹل مندرجہ

کے کمرہ نمبر چالیس میں یعنی تہا رہے کمرے میں تھا ۔ . . . اس وقت

وہ کہاں ہے ؟

۔ مجھے نہیں معلوم ! : لڑکی نے جواب دیا ۔

۔ عجیب ہے ۔ لیکن ایک بات یاد رکھو ۔ . . . اگر انسپکٹر جی کو کچھ

ہو گیا ۔ . . . تو تم سب کی خیر نہیں ! : اندرجیت نے کہا ۔

۔ زیادہ اسرارٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے انسپکٹر ۔ . . . لڑکی

کہہ رہی تھی : تہا رہی ہر چال پر ہم لوگوں کی نظر ہے ! . . . کہہ تو یہ بھی

بتا دیں کہ تم اس وقت فون کہاں سے کر رہے ہو !

۔ اندرجیت لمحہ بھر کے لئے چونک گیا ۔ کیونکہ اگر اس وقت اس لڑکی نے یہ

بتا دیا کہ وہ کہاں سے فون کر رہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان لوگوں کے

اُدسی اب بھی اس کے پیچھے گئے ہوسکتے ہیں ۔ . . . اور کہیں قریب میں

ہی ہیں ۔

ٹیف ہے بتاؤ میں اس وقت کہاں سے پول رمل ہوں ؟ اندرجیت نے کچھ دکتے ہوئے کہا۔

بریج کنڈی — بمبیل ریسٹورنٹ ۔ رمل کی نے جواب دیا ۔

اندرجیت چلا گیا — وہ واقعی Bombellis سے ہی فون کر رمل تھا۔ اس نے چاروں طرف گھوم کر دیکھی — یہیں چار جوڑے فلور پر ڈانس کر رہے تھے اور اس قدر قریب تھے کہ ان پر وہاں کے جاسوس ہونے کا شبہ کسی بھی طرح سے نہیں کیا جاسکتا تھا۔

اندرجیت نے ٹیلیفون کا دیسپور جلدی سے رکھ دیا اور برابر کی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے تھوڑا سا پردہ ہٹایا اور کھڑکی کے باہر جھانک کر دیکھا۔ باہر رمل پر دو تین گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں — ایک نیلے رنگ کی اس پر اس کی نظر جم گئی کیونکہ اس میں دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے — اور اندر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی جو اسٹیرنگ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹ ہل رہے تھے اور وہ مسلسل کچھ بول رہا تھا۔

اندرجیت کی سمجھ میں آگیا کہ وہ لوگ کرن ہیں ! اس بات کی تصدیق یوں ہو گئی کہ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے اپنے کان میں سے دو چھوٹے چھوٹے ہلکے نکال کر اوپر کی سیٹوں میں ڈال دیا۔ حالانکہ یہ کام اس نے اتنا ہی پرانی بات سے کیا تھا مگر اندرجیت کی نظر میں اسے بھانپ

جین

بہت سی سیٹیں ہاٹ کار اب بھی اس کے پاس تھیں اور باہر کھڑی تھیں۔ انہیں دھکے دینے سے تھے اور جگہ جگہ گزریں کے نشان لگتے۔ ان کا نشان کو بدل نہ پایا تھا۔ یہ ممکن ہے کہ اس نے ان کو

اندرجیت کے۔ مزید ایک معمولی سی بات تھی :-

ویٹر کو اس نے کافی لانے کے لئے کہا۔ اور آہستہ سے اپنی جیبیں ٹٹولیں
بدولور اور چاقو موجود تھے۔ اس نے خاموشی سے اپنا ہاتھ نیچے کی طرف کیا۔

اور جوتے میں لگے ایک چھوٹے سے ہنگ کو کھینچ لیا۔ دراصل اس نے اپنے
جوتے کے نیچے تلوے کے اندر ایک ٹک ٹک آدھا اپنی چوڑا سوراخ بنوایا
تھا جس میں ایک پتلا سا چاقو رکھا ہوا تھا۔ ایک خاص طریقے سے جھٹکا دینے
پر وہ چاقو باہر نکل آتا تھا اور لڑائی کے دوران جب دوسرے ہتھیار کسی وجہ
سے کام نہ آئیں تو یہ چاقو اپنا کام دکھاتا تھا۔ صرف ایک ٹکڑا آدھی کو

مارنے کے لئے کافی تھی !

اندرجیت تھوڑی دیر خاموش بیٹھا کافی سہ کرتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ کے
اشارے سے ویٹر کو پاس بلایا۔

بیس سر؟ ویٹر نے مودبانہ جے میں پوچھا۔

دیکھو ! باہر ہمارے دو ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں نیلے رنگ کی Dat Sun

کار میں۔ اندرجیت نے کمرنگ کے پردے کو ذرا سا سرکاتے ہوئے کہا : ان
سے کہو کہ وہ اندر آجائیں خود آ !

آپ کا نام؟ ویٹر نے قدرے ہرجت سے پوچھا۔

نام کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان سے کہو کہ آپ کے ساتھی بلائے ہیں

بس ! اندرجیت نے ذرا سخت لہجے میں کہا۔

وائٹ سر ! ویٹر نے دروازہ کھولا۔ باہر نکلا۔ اندرجیت نے کمرنگ کا

پردہ سرکایا اور باہر دیکھنے لگا۔ ویٹر نیلے رنگ کی Dat Sun کے پاس

بہنچا اس نے کار کے اندر بیٹھے جرنے آدمیوں سے کہہ کہا : اسٹیرنگ دیمل پر

بیٹے ہونے آدمی نے دبیر سے کرن بات پوچھی۔ دبیر نے اندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کچھ کہا۔ اندرجیت نے جوڑتے پر گئے ہوئے کپ کو دبیر سے کھول دیا۔ وہ اب بھی خاموش بیٹھا مڑا تھا مگر اس کی خاموشی میں ایک مکمل طوفان تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے چند لمحوں میں اس کی ایک شدید لڑائی ہونے والی تھی۔ اسی دیشورٹ میں جہاں لوگ اس قدر مسرور و شادمان، دنیا و مافیہا سے دور آ کر کسڑا کی دھن پر مد ہوش ڈانس کر رہے ہیں یا اپنی اپنی محبوباؤں کی کمر میں لٹتے ڈالے بیٹھے ہوئے ہیں، اس نے پھر باہر دیکھی۔ دونوں آدمی کار سے اتر چکے تھے۔ دبیر اندر آچکا تھا۔ اس نے لٹتے اور سر کے ٹے جٹے اشارے سے بتا دیا کہ اس نے اندرجیت کا بیچ پہنچا دیا ہے اور وہ لوگ آ رہے ہیں!

اندرجیت نے کافی تاخیر کر لیا۔ اور ملی کے پیسے میز پر رکھ دیئے اور اٹھ کھڑا ہوا۔ باہر دونوں آدمیوں میں کوئی بات ہوئی اور ایک آدمی باہر کار کے پاس ٹھہر گیا۔ دوسرا آدمی جس کا داہنا ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔ اب دروازہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اندرجیت نے دل ہی دل میں گنا شذرشٹ کیا۔ — پانچ، چار، تین اور ایک۔ . . . دروازہ کھلا۔ اور آدمی اندر داخل ہوا۔ پیچھے سے کوئی پستول اس کی جیب میں گڑتا ہوا مسوم ہوا۔ اس کے ہاتھ میں پستول آچکا تھا مگر شاید دویا تین سیکنڈ دیر سے! — اس بزنس میں جہاں زندگی اور موت کا فاصلہ اتنا کم ہوتا ہے کہ بعض وقت موت زیادہ قریب ہوتی ہے۔ دویا تین سیکنڈ کی دیر بہت بڑی دیر ہوتی ہے! اور کبھی کبھی دویا تین سیکنڈ کی دیر زندگی کی انتہائی خطرناک دیر ثابت ہوتی ہے!

پستول نیچے گرا دیا! فرار!! اندرجیت نے گزشتہ گراہتہ لمحوں میں کہا۔

اس کے بچے میں وہ اعتماد تھا جو دریس کے اس جاکی میں ہوتا ہے جس کا گھوڑا
چند لمحوں یا محض ایک لمحہ پہلے Finish کے بورڈ تک پہنچ گیا ہو۔ دوسرا
گھوڑا چاہے کتنا ہی تیز کیوں نہ ہو، اگر ایک سیکنڈ دیر سے پہنچا ہو گا تو اس
کی ساری کوشش رائیگاں ہو جاتی ہے !

ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی ابھی پوری طرح سے نظر نہ پڑ پائی
تھی۔ صرف ایک ویٹر نے اور کادینٹر پر بیٹھے ہوئے شبنہ نے دواؤں کو دیکھا
کہ اس قدر خطرناک ہتھیاروں کے ساتھ دیکر لیا تھا ! اس کی کچھ میں کچھ نہیں
آیا۔ وہ ہٹا ہٹا دیکھتا رہا۔ ڈانس اب بھی ہو رہا تھا۔

اس آدمی نے پستول خاموشی سے نیچے کر لیا۔ مگر گرایا نہیں، اندرجیت
نے زیادہ وقت ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا۔ زور کے جھٹکے کے ساتھ اس کا
پستول اپنے ماتحت میں لے لیا۔ پھر پستول کی نالی پکڑتے ہوئے اس کا صندوق
دستہ زور سے گردن اور سر کے بیچ میں ایک خاص انداز سے مارا۔ اور پھر
اپنا دایہاٹم تھا اس کے کندھے پر زور سے مارا۔ آدمی گر پڑا، اس کی آنکھیں
بند تھیں، وہ بے ہوش ہو چکا تھا !

ڈانس رک گیا۔ لوگ گہرا کراہٹ کھڑے ہوئے ڈانس مندر پر کھڑے
ہوئے لوگ لڑکیاں، سارا عشت بھول کر سٹ کر پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے
لگے۔ اس سے پہلے کہ اندرجیت باہر نکلے۔ ریسٹورنٹ کی ساری
لائٹیں آن کر دی گئیں۔

پکڑ لو۔ پکڑ لو۔ Murderer - لوگوں نے چلانا شروع کیا !
اندرجیت نے ریلوے رو بارہ ماتحت میں لیا۔ اور مندر کی آواز میں کہا۔
اگر ایک آدمی سنا بھی بیٹے کی کوشش کی تو جان سے مار دوں گا۔ سب لوگ

خاموش کھڑے رہو۔

اس نے آگے بڑھ کر ریسٹورنٹ کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھا۔ دوسرا آدمی یہ صبر سی کے ساتھ اندر کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اب وہ اسٹرنگ وکیل پر بیٹھا ہوا تھا۔

اندرجیت نے اسی ویٹر کو دوبارہ بلایا۔ وہ انتہائی خائف سا کھڑا تھا۔ دوسرے صاحب جو کاریں بیٹھے ہیں ان سے کہو کہ آپ کے ساتھی کو ایک آدمی مار پیٹ کر پیچھے کے دروازے سے بھاگ گیا ہے۔ وہ آپ کو بلارہے ہیں! ویٹر وچرے وچرے باہر نکلنے لگا۔ ادا مل! اگر اپنی طرف سے کوئی بات کہی تو ہمیں جان سے مار دوں گا۔

پھر اندرجیت ہوٹل میئنر سے مخاطب ہوا۔ میئنر میں ممانی چاہتا ہوں۔ یہاں ایسی حرکت کرنی پڑی۔ مگر اس وقت آپ تمام لوگوں کو اپنی سیٹوں پر جموا دیجئے۔ تھوڑی دیر کے لئے۔ میئنر خاموش رہا۔ لوگ سہمے رہے اور وہ سب اب بھی کھڑے ہوئے تھے۔ بیٹھ جاؤ! سب بیٹھ جاؤ!! اندرجیت نے زور سے چلا کر کہا اور ریوالتور ان سب کی طرف کی۔ سب لگرا کر اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ اور آسنے والے لمحوں کا انتظار کرنے لگے!

اچانک دروازہ کھلا۔ سب اندرجیت نے ایک زبردست چاب (chapter) مارا اور وہ آدمی نیچے اُتر دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ آدمی ہسٹل کارخ اندرجیت کی طرف کرے۔ اندرجیت نے ایک زوردار بات اس کی ٹانگ میں ماری جو اس کی پٹلی کو زخمی کرتی ہوئی چل گئی اور اس کا ریوالتور نیچے گر گیا۔

اندرجیت نے تیزی سے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔ اس نے سڑک

کڑاں کی اور اپنی کار کی غرت بڑھا لیکن یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب اس نے اپنی کار کے بھانے کسی اور کی کار گھڑی بیولی دیکھی — دور تک اس کی سفید فیاٹ کمانام دتشن ٹمک نہ تھا — اس وقت اس کے پاس سوچنے تک کا وقت نہ تھا۔ اس نے ہٹ کر دیکھا۔ دور پہلی ریسٹورنٹ کے باہر بیٹھ جمع ہو رہی تھی۔ وہ تیزی سے بھاگنے لگا — تیز بہت تیز — اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اب اس نے سامنے سے ایک ٹیکسی کو آتے ہوئے دیکھا۔ وہ رک گیا اور لمحو کے اشارے سے ٹیکسی روکوائی۔ مکے تیلو کے مہاراج۔ سردار جی نے فلیگ ڈاؤن کرتے ہوئے پوچھا۔

کہیں بھی چلو پراچی۔ پر ذرا گڈی گھراؤ — !

ٹیکسی گھوم چکی تھی۔ اندرجیت نے گھڑی دیکھی۔ ٹیکس سوائیں بجے تھے ! اندرجیت نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ڈائری نکالا چاہی — لیکن تمام جیبیں تلاش کرنے پر بھی ڈائری نہ ملی۔ اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ اس وقت کیا کرے۔ کیونکہ اس ڈائری میں انتہائی اہم informations درج تھیں۔ ڈائری جسے وہ غالباً اس پاگل لڑکے کے گھر بھول آڈا تھا۔ اس کے دماغ میں اس وقت بے شمار سوالات تھے۔

کیا واقعی جی کو ان لوگوں نے پکڑ لیا ہے ؟ جوڑی کے دیئے ہوئے چیلے اور نام کے مطابق ۱ - ۸۸۸۸ کو کہاں پکڑا جائے ؟ لیکن جے جوڑی نے غلط نام اور طریقہ بنایا ہو ؟ لیکن جے انٹ راج میں ہوش میں رہی ہوجن وقت اندرجیت اسے درہوش بخور دیا تھا۔

. کار کس طرح سے غائب ہوئی ؟ دوسری کار

کیسے حاصل کی جانے : وقت بہت کم ہے ! کام بہت زیادہ بڑا اور اہم اور خطرناک !

— I MAMA اس وقت کہاں ہوگا ؟ بے قد والا مسطور سببا دن جس کی آنکھیں بڑی بڑی اور ناک لمبی ہے جس کے ہونٹ موٹے موٹے اور بھاری موٹپیں ہیں جس کا قد چھ فٹ ایک انچ ہے شاید اندرجیت جانتا تھا کہ کچھ دیر پہلے ہی آدمی ناز کیلئے کی تیسری منزل پر تھا — مگر اس وقت اندرجیت نے سوچا بہر حال چانس ضرور لینا چاہیئے .

• بیگنگ گارڈنز چلیئے : اندرجیت نے کہا . سردار جی نے گاڑی سینگ گارڈنز کی طرف موڑ دی .

ٹیکسی ناز کیلئے کے سامنے جا کر رک گئی . اندرجیت اترا اور ریٹورنٹ کی طرف بڑھا ابھی وہ فٹ پاتھ پر پاؤں رکھ بھی نہ پایا تھا کہ کسی نے آہستہ سے کہا .

• جہاں ہو ، وہیں رک جاؤ ! چاروں طرف سے ہمارے آدمی تم پر رائفل تانے ہوئے ہیں !

اندرجیت نے ہلٹ کر دیکھا .

خفت سمتوں میں چار پانچ آدمی ریوالور اور رائفل اس کی سمت کئے ہوئے کھڑے تھے .

وہ خاموش رہا مگر کچھ کر بھی نہ سکتا تھا ! بھاؤ کی کوئی صورت نہ تھی ! اس نے خاموشی سے اپنے آپ کو ان

کے حوالے کر دیا ۔ !

گھڑی چار بج رہی تھی ! پورے چار ! !

لابارہل کی ٹیلیفون ایکس چینج میں پریس کی وین کھڑی ہوئی تھی۔ اس میں چند پولیس کا انسپیکٹر بیٹھے ہوئے تھے۔ دو سب انسپیکٹر بلڈنگ کے اندر جا چکے تھے۔

آج رات کوئی ایک گھنٹہ پہلے کسی کا ٹیلیفون Dead ہوا ہے ۔ ۹۔

انسپیکٹر جمی نے ٹیلیفون آؤٹ لائن سے پوچھا۔

ہو ایوں تھا کہ انسپیکٹر جمی بڑی مشکوں سے دشمنوں کے قبضے سے اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اب اندرجیت کی تلاش میں تھا ! جس وقت وہ منٹ راج کے کرو فبرجالیس میں جوڑی کے ساتھ بیٹا ہوا تھا۔ اس وقت اندرجیت نے اسے ٹیلیفون کیا تھا۔ اس پائل آدمی کے گھر سے جو اپنے آپ کو ٹیلیفون کا دشمن بتاتا تھا مگر چونکہ وہ پائل اسی وقت دوسرا کمرے سے واپس آ گیا تھا۔ اس نے اندرجیت ٹیلیفون کے ریسپونڈ کو دیے ہی شیخ کر نیچے بھاگ آیا تھا۔ دوسری طرف سے انسپیکٹر جمی نے ٹیلیفون پر کہا تھا۔ تم کہاں سے بول رہے ہو ؟ پھر چونکہ دوسری طرف سے کوئی آواز نہ آئی اس نے جمی انٹر بیٹھا تھا اور زور زور سے پوچھنے لگا تھا ۔ اندرجیت ! اندرجیت ! ! ! مگر صرف کچھ چھینے چلانے کی آواز آئی تھی جو یقیناً

اس پائل کی تھی جو اندرجیت کے ٹیلیفون کرنے پر چلا رہا تھا۔ جی بھاگ کر کوئی خطرناک بات ہو گئی ہوگی اسی نے اندرجیت ٹیلیفون ملا کر بھاگ کھڑا ہوا ہے۔ اسی نے وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور باہر نکلے گا۔ مگر اسی وقت ہاتھ روم کا دروازہ کھلا اور ایک دوسری لڑکی نے ریلوے کال کر جی کو بے بس کر دیا۔ جی کچھ دیر تو پریشان رہا مگر پھر اس کی حاضر دماغی کام آ گئی اس نے مصلحت اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا۔

اسی وقت کسی نے دروازہ کھٹکٹایا۔ وہ لڑکی دروازہ کھولنے گئی اور جی نے اپنا ریلوے کال کر اس پر تان دیا۔ — سموڈی ابھی تک بستر میں تھی۔ اس کو جی نے نیند کا انجکشن دے دیا تھا۔ دروازہ کھٹکٹنے والا آدمی ان کا ہی کوئی آدمی تھا جس سے جی کی لڑائی بھی ہوئی۔ مگر بالآخر جی باہر نکلے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اب وہ یہ جانتا چاہتا تھا کہ اندرجیت کہاں ہے؟ اسی نے پولیس اسٹیشن سے اس نے ایک پولیس وین لے لی تھی اور اب وہ ٹیلیفون ایکس چینج Telephone Exchange پہنچ چکا تھا! ٹیلیفون آپریٹر پہلے تو کچھ گھبرا سی گئی پھر اس نے — تمام نمبر چیک کرنے شروع — سموڈی دیر کے بعد وہ جی کے پاس آئی۔

۔ میں سر! ٹیلیفون نمبر 356358 کچھ دیر پہلے Dead ہوا ہے۔!
گتا ہے کسی نے اس کا وارنٹ کاٹ دیا ہے!۔ اس نے جی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

۔ کیا میں اس نمبر کا پتہ جان سکتا ہوں۔

۔ میں سر!۔ اس نے سموڈی دیر کے بعد ایک موٹی سی کتاب کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

کاروائیں روڈ۔ فلیٹ نمبر ۱۔ بڈنگ بیوہ پراڈاؤنز!۔
 پلمیس کی وین Telephone Exchange سے باہر نکل
 چکی تھی!

دو گاڑیاں انتہائی تیزی سے کنڈالہ گھاٹ کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ آگے
 آگے ایک شیور لیٹ تھی اور پیچھے نیلے رنگ کی Datsun۔
 پانچ بج چکے تھے مگر اب بھی رات کا اندھیرا سڑک کو خوفناک بنائے ہوئے
 تھا۔ دونوں طرف تو دوق کھیت تھے اور بے شمار درخت! دور ایک پہاڑی
 سلسلہ بھی تھا جو چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر مشتمل تھا! اکا دکا گاڑیاں آ جا
 رہی تھیں، جو پونڈ یا لونادہ کی طرف سے آرہی تھیں یا ادھر جا رہی
 تھیں۔!

شیور لیٹ اور ڈیٹ سن اب توجہ کے قریب پہنچ چکی تھیں۔ توجہ کنڈالہ
 سے سات آٹھ میل دور ایک مقام ہے یہاں پر اکثر پونڈ یا کنڈالہ وغیرہ جانے
 والے لوگ اپنی گاڑیاں روکتے ہیں اور کچھ دیر سستا کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔
 یہاں ایک رستوراں بھی ہے جو اپنی بریانی کے لئے خاص طور سے مشہور
 ہے اور لوگ بھیڑ سے صرت یہاں کی بریانی کھانے کے لئے آتے ہیں۔ آج
 چونکہ نئے سال کی رات تھی اس لئے خاص طور سے لوگ یہاں آ جا رہے
 تھے! مگر اب چونکہ کافی دیر ہو چکی تھی اور صبح کی آمد آمد تھی۔ اس نے بہت
 کم گاڑیاں دہان کھڑی تھیں۔ لیکن رستوران اب بھی کھلا ہوا تھا!
 شیور لیٹ میں بیٹھے ہوئے بھاری سوپنہروں والے آدمی نے ڈرائیور سے کہا۔

۔ مگر پر گاڑی مت دوکنا۔ بلکہ تیزی سے نکل چلنا!۔

ڈرائیور نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔ ڈرائیور کے برابر بیٹھے ہوئے کاسے رنگ کے آدمی نے ہاتھ میں ریلواریڈ پکڑا ہوا تھا اور وہ پلٹ کر بیٹھا ہوا تھا!۔ شاید ابھی تک اسے جوش نہیں آیا ہے۔ اس نے پچھل سیٹ پر انسپکٹر

اندر جیت کر دیکھتے ہوئے کہا — اندرجیت کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بے ہوش تھا۔ بالکل ایک بے ہوش انسان کی طرح وہ ادھر مر اسٹا پڑا ہوا تھا۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور چہرے پر بگ بگ خراشیں تھیں جو یقیناً اس کی پٹائی کرتے وقت آئی ہوں گی۔!

گاڑی تیز ر لھو! توجہ قریب آ رہا ہے!!۔ سو پچھوں واسے نے دوبارہ ڈرائیور سے کہا۔ سامنے کچھ لائیں دکھائی دے رہی تھیں اور کچھ گاڑیاں کمرسی ہوئی تھیں۔ ڈرائیور نے کھڑکی سے باہر ہاتھ نکالا۔ پیچھے تھوڑی دور پر Datsun تھی۔ اس نے ہاتھ سے چلتے رہنے کا اشارہ کیا — پیچھے والی کار نے میڈلائیں مار کر اپنے اشارے کا جواب دیا۔ اور دونوں گاڑیاں توجہ کی مارکیٹ کے بالکل بیچ میں پہنچ گئیں۔

ہم لوگ بھیٹی سے تو نکل آئے ہیں مگر صبح ہونے تک کنڈالہ گھاٹ سے بھی نکل جانا ہے۔ زیادہ دیر کنڈالہ میں نہیں رکنا ہے۔ سو پچھوں واسے آدمی نے کہا۔

مگر مہار (Maha) ہمارے کئی ایجنٹوں کی ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ہے — کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پکڑے جائیں — آئے بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔

آدمی کو پہلے اپنی حفاظت کرنی چاہیے پھر دوسروں کی۔ اگر اس وقت ہم لوگ ان کے انتظار میں رہتے تو شاید سب پکڑے جاتے۔ ! اسی وجہ سے مجھے وہاں سے نکلنا پڑا ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ ہمارا ایک ایکٹ پولیس سے مل گیا تھا بڑا بڑا پارسی جس کو سن اینڈ ٹی ہوٹل میں ٹھہرایا گیا تھا۔ وہ اس انسپکٹر اندرجیت کو ہمارے بارے میں بہت کچھ بتا چکا تھا۔ اسی نے مجھ پر اسے مارنا پڑا۔ دوسرا مہاجرے نٹ راج میں ٹھہرایا تھا۔ اس نے کسی دوسرے انسپکٹر کو بہت کچھ بتا دیا ہے۔ اس نے میں نے اس کو بھی یہاں بڑا دیا ہے۔ کھنڈالہ میں !۔

پچھلے دالی ڈویٹ سن میں چار آدمی بیٹھے تھے دو مرد اور دو عورتیں۔ جو عورتیں کم اور لڑکیاں زیادہ تھیں !

دونوں مرد آگے بیٹھے تھے اور دونوں لڑکیاں پیچھے۔ ان میں سے ایک لڑکی جوڑی پا رہی تھی۔ اور اس وقت آنکھیں بند کئے سر کو پچھلے کی طرف دھمکائے ہوئے تھی اور اس کے ماتھے میں سگریٹ تھا ! دوسری لڑکی بھی وہی تھی جو نٹ راج کے کمرہ نمبر چالیس میں موجود تھی اور جس نے انسپکٹر جی پر ریورٹانا تھا۔

دونوں گاڑیاں توجہ کو پچھلے چھوڑتی ہوئی آگے نکل گئیں۔ شیورلیٹ میں بیٹھا ہوا منچوں والا آدمی کہہ رہا تھا۔

زندہ مسمتی پکڑنے میں جو مزہ ہے وہ مردہ میں نہیں۔
انسپکٹر اندرجیت اپنے آپ کو بڑا چالاک سمجھتا تھا۔ آج پتہ چلا کہ اس سے زیادہ بے وقوف آدمی کوئی اور نہیں ہے۔ اتنی آسانی سے ہمارے ماتھے میں آگیا جیسے کرنی چکر ! اب پتہ چلے گا اسے کہ

مبا سے الجھنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے ذرا ! اس کے چہرے پر
خطرناک مسکراہٹ تھی اور وہ اندرجیت کی طرف دیکھ رہا تھا . اندرجیت
تو بے ہوش بڑا ہوا تھا .

دونوں گاڑیاں اب گھاٹ پر چڑھ رہی تھیں . اور صبح کا ستارہ
آسمان پر روشن تھا ۔ !

انسپکٹر اندرجیت نے آہستہ سے ایک آنکھ کھولی اور دیکھا . مونچھوں والا
آدمی کمر کی کے باہر دیکھ رہا تھا اور آگے بٹھا ہوا آدمی اونگھ رہا تھا . ڈرائیور
گاڑی چلانے میں کھو یا ہوا تھا مگر مگر ابھی موقع نہ تھا .
بالکل پہچے دوسری گاڑی تھی — جس میں چار آدمی تھے — چار ریوالتور
تھے — دونوں گاڑیوں میں طا کر کل سات آدمی تھے اور کم از کم سات
ریوالتور — اور اندرجیت کے پاس ایک ریوالتور تھا — جس میں پانچ
گولیاں تھیں — اور ایک چاقو جیب میں اور دوسرا ہوتے میں — ! . . .
۔ نہیں اندرجیت نے دل ہی دل میں سوچا ابھی ان
سب کا مقابلہ کرنا غلط ہے ذرا صبر سے کام لینا پڑے گا . !
اس نے آنکھ بند کر لی اور ویسے ہی بیٹھا رہا . اس کے ماتھے پر ہاتھ
ہونے لگے — ایک سوٹ سے تار سے !

لیکن ایسے میں ایک انتہائی ناممکن بات ہوئی اس کو
چھینک آنے لگی اور وہ پوری طاقت سے بالکل
پوری قوت ارادی سے چھینک روکنے کی کوشش کرنے لگا اگر
چھینک آگئی تو وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ بے ہوش نہیں ہے ! وہ دل ہی دل
میں دعا مانگنے لگا کہ اسے چھینک نہ آنے پائے — اچانک ڈرائیور

کو چھینک آ گئی مونچھوں والا آدمی کچھ کھانا اور اس نے زور سے
کھڑکی کے باہر تھوکا .

اندر جیت روٹا ہوا ہو گیا — یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ نہ آدمی چھینک
سکتا ہے نہ کیس سکتا ہے .

اس نے اپنے دانتوں کو زور سے دبایا اتنی زور سے کہ جبڑوں میں
درد ہونے لگا مگر جو قسمت میں کھ گیا ہے اس کو کون مٹا سکتا
ہے . چھینک تو آئی تھی آکر رہی !
اندر جیت اس قدر زور سے چھینکا تھا کہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے تینوں
آدمی چونک گئے .

یہ بے ہوش نہیں ہے ! مونچھوں والے آدمی نے جو مہا کا سردار
گھٹا تھا اس نے ریلوے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا .

اندر جیت نے آنکھیں اب بھی بند کی ہوئی تھیں !

ایکٹنگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے انسپکٹر . خاموشی

سے بیٹھ رہو — معلوم ہوتا ہے تم نے کوئی ایسی پیل (Pill) کھائی
ہوئی ہے جس کی وجہ سے تم پر انکشن کا اثر نہیں ہوا . مگر اب ہٹنے کی کوشش
مت کرنا ورنہ ابھی شوٹ کر دوں گا !

اندر جیت نے آنکھیں کھول دی تھیں کیونکہ اب زیادہ ایکٹنگ کرنا واقعی
بے کار تھا . اس کے علاوہ پے درپے اس کو سات آنٹ مارا اور چھینکیں
آچکی تھیں

اگر آپ بڑا نامین تو میسرسی ناک صاف کر دیجئے ! — اندر جیت

نے نہایت مؤدبانہ انداز میں برابر بیٹھ ہوئے مونچھوں والے مہا

سے کہا ۔

”شٹ اپ اس نے جواب دیا ۔

”دیکھئے اس میں برا ماننے کی کوئی بات نہیں ہے ، مجھے اس وقت شدید

ذکام ہو گیا ہے اور جیب میں جتنی چیزیں تھیں وہ آپ لوگوں نے نکال لی
ہیں ۔ دیوالیہ وغیرہ آپ لوگ رکھئے — لیکن کم سے کم میرا دمال
تو واپس کر دیجئے !“ اندرجیت نے بھاجت سے کہا ۔ واقعی اس کو
ذکام ہو گیا تھا ۔

وہ سٹوڈی ویر خاموش بیٹھا اندرجیت کو گھوڑا مارا ۔

”نمبر سیون (No. 7) اس کی ناک صاف کر دیا ۔“ مونچھوں والے نے
اُگے بیٹھے ہوئے کا لے آدمی سے کہا ۔

”مگر ! Mamba میں کیسے !“

”شٹ اپ ۔“ مونچھوں والا دھاڑا : ”اس وقت تمہیں یہ کرنا پڑے گا :

اس نے مجبوراً اپنا دمال نکالا اور اندرجیت کی ناک کی طرف اپنا ہاتھ
بڑھایا ۔ اور آنکھیں سخت برا منہ بناتے
ہوئے بند کر لیں ۔

”تھینک یو ! آپ بڑی اچھی طرح ناک صاف کرتے ہیں !“ اندرجیت

نے اس آدمی سے کہا ۔ اس نے انتہائی غصے سے اندرجیت کی طرف
دیکھا اور پھر سامنے دیکھنے لگا ۔ وہ اندرجی اند مونچھوں والے ہا سے غار
کھا رہا تھا ۔

”اب خاموش بیٹھے رہو !“ مونچھوں والے نے اندرجیت

سے کہا ۔

دونوں گاڑیاں بل کھاتی ہوئی کھنڈالہ گھاٹ پر چڑھ رہی تھیں !
 اُسے والا آدمی اب اندرجیت کی طرف ریوالور کا رخ کئے بیٹھا تھا !
 اچانک مونچھوں والے آدمی کے پاس سے سیٹی کی آواز آنے لگی۔
 اس نے ذرا جیب میں سے سگریٹ کیس نکالا۔ اس میں لگا ہوا
 چھوٹا سا لال رنگ کا لب روشن ہو گیا تھا۔ مونچھوں والے نے فوراً
 پلگ اپنے دونوں کانوں میں لگا دیے۔

Mamba Hero! speak. اس نے کہا۔ ادھر سے
 آنے والی آواز اندرجیت نہیں سن سکتا تھا مگر مونچھوں والے آدمی
 کی سر بات کو وہ خود سے سننے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ کہتا
 ہمارا تھا۔

۔۔۔۔۔ یس۔۔۔۔۔ یس۔۔۔۔۔ مار دو۔۔۔۔۔ ہاں۔
 جان سے مار دو۔۔۔۔۔ کھنڈالہ پی ٹی۔۔۔۔۔ کھنڈالہ پی ٹی۔۔۔
 ہاں نمبر تھری کو پہلے میرے پاس بھیجنا۔۔۔۔۔ آٹھ بجے نکلنا
 ہے۔ بدھا کا بت لے کر آنا؟۔۔۔۔۔ نہیں!۔۔۔۔۔ تم سب پہنچ جاؤ۔۔
 ہاں پورا ڈویژن Division۔۔۔۔۔ اور lover اور
 over!!۔۔۔۔۔ اس نے بٹن دبا دیا اور پلگ کانوں
 سے نکال لئے۔

دونوں گاڑیاں اب کھنڈالہ پہنچ چکی تھیں۔ بائیں جانب انتہائی گہری
 کھاٹی تھی اور انتہائی بلند پہاڑی سلسلہ تھا۔ بالکل نیچے کوئی پچاس فٹ
 کے فاصلے پر ایک ٹرین پونا کی طرف چلی جا رہی تھی۔ گاڑیاں دائیں طرف
 مڑ گئیں۔ یہ ایک تنگ سی سڑک تھی۔ دو تین جگہ مڑتی ہوئی دونوں

گھاڑیاں ایک چھوٹے سے کڑی کے مکان کے پاس جا کر رک گئیں ! ...
 سڑے ایک برڈ لگا ہوا تھا جس پر صاف صاف لکھا ہوا تھا ...
 کنڈالہ پی ٹی —

“ KHANDALA . P . T ”

مکان کا دروازہ کھلا اور چار پانچ آدمی جو صورت شکل سے افریقن
 لگتے تھے نکل کر آئے ۔ ان میں سے دو آدمیوں نے انڈر جیت کو دونوں
 شانوں سے پکڑا اور تیسرے آدمی نے ریو الود کا رخ انڈر جیت کی
 طرف کرتے ہوئے انڈر چیلنے کا اشارہ کیا ۔
 دو بڑے بڑے اسپیشین کتے بھاگے ہوئے آئے اور مونچھوں واسے
 آدمی کے گرد منڈلانے لگے ! ۔

پچھلے کی گاڑی سے دونوں لڑکیاں بھی اتریں — اور سب لوگ مکان
 میں داخل ہو گئے تھے ۔

انڈر داخل ہوتے ہوئے انڈر جیت نے پلٹ کر دیکھا ...
 پیرٹوں پر چڑیاں بچھیا رہی تھیں ! ... اور صبح کی سفیدی
 پھیلنے لگی تھی ! ۔

نئے سال کا پہلا سورج نکلنے کے لئے بے مسترار تھا ...
 انسپکٹر انڈر جیت بھیں کا مشہور ترین سی آئی ڈی انسپکٹر اس وقت
 بھیں سے بہت دور کنڈالہ کے ایک گناہ مکان کے ایک بڑے سے کمرے
 میں زمین پر بیٹھا ہوا تھا — ! ... اور سات
 آٹھ پہلو ان نادر و قامت آدمی انتہائی بے رحمی سے اس کی پٹائی
 کر رہے تھے ! ان کا سوال تھا ... جوڑی کی ڈائری

کہاں ہے ؟ جو تم نے MAMBA 10 کی جیب میں سے نکالی
نہی ؟ ۔

اور اس سوال کے جواب میں وہ کچھ نہیں کہہ سکتا تھا ۔ کیونکہ وہ
ڈائری اس نے چرائی ضرور تھی — مگر اس کے پاس سے وہ
کہیں کھر گئی تھی — شاید اس پاگل رٹکے کے گھر میں گر گئی تھی ۔ !

انسپکٹر جی پاگل رٹکے کی تلاش میں اس کے گھر ہو آیا تھا مگر اس
وقت وہ صاحبزادے اپنی مارنگ واک morning walk
پر گئے ہوئے تھے . . . کہاں ؟ . . . کوئی ہنسی جانتا تھا ۔
پاگل کا کوئی بھروسہ نہیں ۔ کہاں نکل جائے اور کب واپس آئے . . . !
جی واپس . . . ۱۰۔۵ آفس پہنچ چکا تھا ۔

اور اندر رجیت . . . اندر رجیت کنڈالہ میں تھا . . . اس
کے منہ سے خون بہہ رہا تھا اور . . . اب وہ واقعہ
بے ہوش ہو چکا تھا ۔ !

کینہری کیوڑ (Canheri caves) میں کنی سو سال پرانے
بت خاموشی اور ساکت کھڑے تھے — پہاڑی کے اوپر غاروں
کے اندر یہ بت مضبوط پتھروں کے بنے ہوئے تھے — خاص طور
سے ایک اندرونی غار میں ۔ بدھا کا وہ بت جس میں سنگتراشی
اپنے درجہ کمال کو پہنچی ہوئی تھی —

وہ بت کم و بیش بیس فٹ اونچا تھا — اور غار میں سناٹا تھا ۔
بالکل خاموشی — صبح کے چھ بجے گئے !

اس قدر اندیرے اور خاموشی میں ایک ہلکی سی آواز ابھری —
کسی کے قدموں کی چاپ اور بدھا کے اس بت کے پیچھے سے
ایک آدمی نکلا — وہ انتہائی آہستہ آہستہ چل رہا تھا مگر وہاں اندھیرا
تھا اور خاموشی اور وہ غار بہت بڑا تھا جس کی چھت بہت اونچی تھی ۔
اسی نے معمولی سی آواز بھی آسانی سے سنائی دے رہی تھی !
ہاتھ کو ہاتھ سمجائی نہ دے رہا تھا ۔ ہلکی سی ٹھٹھکی کی آواز ہوئی اور ایک

لائٹر جل گیا۔ اور روشنی ہو گئی حالانکہ غار بہت بڑا تھا اور لائٹر کی روشنی بہت دھیمی مگر پھر بھی اب بہت دیکھا جاسکتا تھا! جہاں روشنی بالکل نہ ہو وہاں تھوڑی سی روشنی بھی بہت وفا پیدا کر دیتی ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے وہ لائٹریں ہی بنتا رہا۔

مگر آدمی کا چہرہ نہیں دیکھا جاسکتا تھا۔ اس نے چہرے پر ایک ماسک پہنایا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کا سر اور چہرہ گردن تک بالکل چھپ گیا تھا۔ صرف آنکھ اور ناک دیکھی جاسکتی تھی! اس نے لائٹر بند کر دیا تھا اور اب پھر تاریکی تھی!

اسی غار کے دوسرے سرے پر اچانک کلک کی آواز آئی اور ایک لائٹر روشن ہوا — ایک لڑکی کھڑی تھی۔ اس نے نیلی مینڈر اور گرے رنگ کا پہنا ہوا تھا۔ اس نے چند لمحوں کے لئے لائٹر بجلائے رکھا اور پھر بند کر دیا۔

غار میں دوبارہ اندھیرا چھا گیا — اور قدموں کی چاپ سنائی دی۔ پھر ایسا لگا جیسے کسی بکس یا صندوق کو بند کیا جا رہا ہو۔ کھٹ . . . کھٹ . . . کھٹ! جیسے تالا لگایا جا رہا ہو!

پھر قدموں کی آواز بلند ہونے لگی اور دھیرے دھیرے وہ آدمی لڑکی کے پاس جا کر رک گیا اندھیرے میں کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا اسی لئے وہ شاید لڑکی کے ذرا آگے جا کر رک گیا تھا! لڑکی نے دوبارہ لائٹر دبایا اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے! آدمی کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا . . . کا بت تھا! لڑکی نے اس کی طرف دیکھا اور سرگوشی میں کہا۔

گن لئے ہیں ؟ -

”ہوں۔“

”کتنے ؟ -

پورے پچاس لاکھ کے بیچے : -

سرگوشی کی آواز غار میں گونج گئی تھی۔ لڑکی نے ”بذھا“ کا بت اپنے
 ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے وہ ایک ہاتھ سے پکڑا ہوا تھا جس سے
 اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ زیادہ بھاری نہیں ہے !
 لڑکی نے لائٹر بند کر دیا۔

”فیز فائیو اور اور ! phase five over“ اندھیرے اور خاموشی

میں لڑکی کی آواز گونج گئی !

”فیز سکس شروع ہوا ! phase six begins“ لڑکی نے

آہستہ سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ آدمی کسی اندرونی
 غار میں چلا گیا۔۔۔۔۔ لڑکی دروازے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔ یا
 اور جب وہ باہر نکل گئی۔۔۔۔۔ تو غار کی دائیں جانب
 ایک لائٹر جل گیا۔ کسی نے سگریٹ جلایا اور اندھیرے میں سگریٹ
 کا دھواں چھوڑتے ہوئے لائٹر جیب میں ڈال دیا۔۔۔۔۔

اس آدمی کا قد چھوٹا تھا اور چہرہ گول۔۔۔۔۔ آنکھوں پر عینک
 تھی۔۔۔۔۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ ایک ہاتھ زلمسٹراہٹ
 جیسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اندھیرے کے سوا۔۔۔۔۔ !

غار میں پھر ایک لائٹر جل گیا۔ اسی آدمی کا لائٹر جس نے لڑکی کو بذھا
 کا بت دیا تھا اور جس کے چہرے پر ماسک چڑھا ہوا تھا۔ اس کے

بھی چہرے پر مسکراہٹ تھی دونوں آدمی ایک دوسرے کے
 قریب آنے لگے اور جب وہ دونوں بالکل قریب آ گئے
 اس آدمی نے ماسک اتار دیا اس آدمی کی شکل بالکل جانی پہچانی
 تھی وہ انسپکٹر جی تھا ! موٹے آدمی کے
 چہرے پر مسکراہٹ تھی وہ حماقت نہیں جو پچھلی رات اکایا ٹیکل
 روڈ کے پندرہ نمبر فلیٹ میں، اندر بحیثیت سے بات کرتے وقت تھی !
 انسپکٹر جی نے پچھلی رات کے پاگل لیئین ٹیلیفون دشمن
 کی طرف اپنا دم تھڑکا دیا

”تھیک دوسرا چلنے باہر چلیں !“

اور دونوں غار سے باہر نکل گئے۔ لڑکی چپے کھڑی ہوئی، ہرے رنگ
 کی کار کی طرف بڑھ رہی تھی وہ دونوں تیزی سے چپے اترنے
 لگے لڑکی کی گاڑی جا رہی تھی !
 جی نے اپنی گاڑی کا پٹ کھولا اور موٹے پاگل کی طرف اشارہ
 کرتے ہوئے کہا .

”بیٹھے سسر دستور بائلی والا ۔“

گاڑی میں ایک تیسرا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا ۔ جس کو خاص طور سے جی
 نے بلوایا تھا ۔ اس انسپکٹر کا کام یہ تھا کہ یہاں، پہنچ کر اصلی ماسک والے
 ایجنٹ کو کسی طرح سے بے بس کر کے اس کا سامان لباس اور ماسک اس کے
 علاوہ اصلی ہیروں والا بت ماسک والے ایجنٹ سے چھین لے لیکن جی نے
 ابھی تک اس کو یہ نہ بتایا تھا کہ اس بت میں اصلی ہیرو سے ہیں . اس کام
 کو اس نے بخوبی کو دیا تھا اور جھوٹا سببت جی کے حوالے کر دیا تھا اور

اب خاموشی سے پیچھے کی سیٹ پر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا۔

لیکن سٹر بائلی والا آپ نے یہ ڈائری رات کو ہی پولیس کے حوالے کیوں نہیں کر دی؟ جی نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے رات والے پاگل یعنی سٹر ڈسٹور بائلی والا سے پوچھا۔ ہرے رنگ کی گاڑی کافی فاصلے پر آگے جا رہی تھی!

اب آپ سے کیا چھپاؤں انسپکٹر صاحب! سٹر بائلی والا کہہ رہے تھے۔

میری زندگی میں یہی تو سب سے بڑی بات ہے۔ ہر روز رات کو نہ جانے کچھ کیا ہو جاتا ہے۔ دن بھر اچھا بھلا رہتا ہوں۔ سہتا ہوں، بلوتا ہوں، پڑھتا ہوں، اٹھنے جاتا ہوں مگر جیسے ہی سورج ڈوبتا ہے، میری ساری پریشانی اس بدل جاتی ہے۔ پھر نہ جانے کیا اول ذل بکھنے لگتا ہوں۔ میں خود اپنی اس عادت سے تنگ آ گیا ہوں۔

کل رات بھی یہی ہوا جب انسپکٹر اندرجیت میرے مگر میں آئے تو میں نے نہ جانے کیا باتیں کیں۔ میں خود نہیں جانتا۔ یہاں تک کہ وہ بچا سے گھبرا کر بھاگ گئے اور اسی چکر میں ان کی ڈائری بھی گر گئی۔ وہ ڈائری میں رات بھر پڑتا رہا۔ مگر میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ اس میں مختلف جگہوں کے نام لکھے تھے۔ اور کنسیری کیوڈ پر کسی آدمی سے ملنے کا یہ سب لفظ بھی تھا۔ رات کو تو میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا مگر صبح جب مجھے ہوش آیا تو میں سب کچھ سمجھ گیا! اور پھر میں ۱۰۵-۱۰۷ آفس پہنچ کر آپ سے مل گیا۔ اتنا کہ وہ خاموش ہو گیا۔

ہرے رنگ کی گاڑی اور ان دونوں کی گاڑیوں بالکل صبح فاصلہ تھا۔

اتنا فاصلہ کہ ہرے کارروائی لڑکی سمجھ نہ سکے کہ کوئی اس کے پیچھے آ رہا ہے۔
اور نہ ہی نظروں سے اوجھیل جوتے پاسے !

دیکھنا یہ تھا کہ وہ جاتی کہاں ہے

۱۰ اچھا ! جی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا : مگر آپ کو اس قسم کی
بیماری کب سے ہے کہ دن بھر ٹھیک رہتے ہیں اور رات کو پاگل پن کا
دورہ پڑتا ہے ؟

دستور باغی والا خاموشی سے بیٹھا سر کجا رہا تھا ۔

۱۰ دراصل انسپیکٹر صاحب اپنی بیماری بہت پرانی ہے ۔ اپنے کو دو تین
سال پہلے ایک لکھنؤ کی (لڑکی سے) عشق ہو گیا تھا ۔ اس کے لئے میں نے بہت
کچھ سیکھا ۔ اردو شاعری سیکھی ، لکھنؤ کا کچھ اپنا یا ۱۰ اپنے گھر میں ٹیلیفون کھرایا
مگر اس کے گھر والوں نے اس کی شادی کہیں اور کرادی ۔ وہ ہمیشہ
شام کو مجھ سے ملا کرتی تھی اور رات کو سونے سے پہلے ٹیلیفون کیا کرتی
تھی مگر جب سے اس کی شادی ہوئی ہے رات کو میری کھڑکی ٹھوم جاتی
ہے اور جیسے ہی کسی ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی ہے میں اٹا سیدھا جکے لگتا ہوں ۔

میرے ماں باپ نے بہت سے psychiatrists کو contact کیا مگر
کچھ فائدہ نہیں ۔ کیونکہ میری بیماری عجیب ہے میری خود کچھ میں نہیں آتا
کہ دن بھر ٹھیک رہنے کے بعد رات کو بکھ گیا ہو جاتا ہے ۔ اس نے میرے
ماں باپ آج کل بہت پریشان رکھتے ہیں اور آگرہ ایڈریل راجنی اور
دوسرے حلوں کے دماغ کے ڈاکٹروں سے سٹے پلٹے رہتے ہیں ! ۱۰

پیچھے بیٹھا ہوا انسپیکٹر اس کی بات سن کر ہنسنے لگا تھا ۔

جی کہ بھی اس کی باتیں سن کر ہنسی آگئی ۔ اس نے زندگی میں پہلا

ہاگل دیکھا تھا جو اپنے ہاگل پن سے بخوبی واقف تھا!
 ٹھیک ہے! کبھی فرصت میں اس موضوع پر بات ہوگی، فی الحال
 تو ہمیں اپنا کام کرنا ہے۔ ابھی تو دن ہے۔ میرا خیال ہے آپ بھی دن میں
 تو پوری طرح سے مدد کر سکیں گے!۔۔۔۔۔ اگر آپ کی مدد کی ضرورت
 پڑی!۔۔۔۔۔ جی نے گاڑی سوڑتے ہوئے کہا۔
 آپ فکر نہ کریں جب بھی میری ضرورت پڑے گی میں حاضر ہو
 جاؤں گا۔۔۔۔۔ وہ بولا۔

میں ایک اور بات۔۔۔۔۔ اگر آپ کے گھر پر کوئی پولیس کا
 آدمی آئے تو اس سے یا کسی اور سے اس بات کا ذکر نہ کیجیے گا کہ آپ نے
 وہ ڈائری میرے حوالے کر دی ہے۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ ابھی کمپری
 کیوز میں جو کچھ ہوا وہ بھی کسی کو نہ بتائیے گا۔ ورنہ ممکن ہے آپ کی اور
 میری جان تحفے لائے پڑ جائیں گے۔۔۔۔۔ جی نے دستور بائلی والا
 کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جی نے گاڑی روک دی۔۔۔۔۔ اور دستور بائلی والا جلدی سے
 اتر گیا۔

آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ ہمارے ساتھ یہاں تک آئے!
 آج شام کریں آپ کے گھر ضرور آؤں گا۔۔۔۔۔ بلکہ کل صبح۔۔۔۔۔
 اگر سب ٹھیک رہا!۔۔۔۔۔ یہاں سے آپ ٹیکسی لے لیجئے۔
 جی نے جلدی سے یہ سب باتیں کہہ ڈالیں اور دستور بائلی والا نے ہاتھ
 کے اشارے سے ایک ٹیکسی روک لی۔ اور اس میں بیٹھ گیا۔
 مگر انسپکٹر جی! یہ سب ڈائری اور بت کا پلر ہے کیا؟ انسپکٹر

کر دے اب آگے آکر بیٹھ گیا تھا اور گاڑی آگے بڑھ چکی تھی ۔

جی نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا ۔

۔ اس پائل نے یعنی دستور پائل والانے ڈائری پولیس کے حوالے

کر دی تھی جسے اندرجیت اس کے گھر بھول آیا تھا ۔

۔ ٹھیک ۔ ۔ انسپکٹر نے سمجھتے ہوئے کہا ۔

۔ اس ڈائری میں کچھ اجنٹس کے نام اور کوڈ نمبر وغیرہ درج تھے ۔

۔ ۔ ۔ ۔ اور یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ آج صبح چھ بجے کنیری کیوز کے اس

غار میں ماسک پہنے ہوئے ایک ایجنٹ ملے گا جو ۔ بڑھا کا بت ۔ اس

لڑکی کے حوالے کر دے گا ! ۔

۔ کس لڑکی کے حوالے ؟ ۔

۔ جوڈی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جوڈی پامر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو کہ بھیڑ سے غائب ہے

اور جس کی یہ ڈائری ہے ۔ شاید جوڈی کو خود اس ماسک والے آدمی سے

ملنا تھا مگر چونکہ اس کی ڈائری گم ہو گئی تھی ۔ اس نے وہ ڈرنگی تھی ۔ مگرٹ راج

ہوٹل والوں نے بتایا کہ اس کو کچھ لوگ پکڑ کر لے گئے ہیں ۔ دوسری طرف

اس کی اس دوست ایجنٹ نے جوڈی کا کام سنبھال لیا ، یعنی کہ کنیری کیوز میں

ماسک والے سے مل کر ۔ بت ۔ ماصل کوئے کا کام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جی نے بات

باری رکھتے ہوئے کہا ۔ ۔ پھر اس کے بعد تم نے اندر جھلک بتائے ہوئے اصلی

ماسک والے آدمی کو پکڑ کر باندھ دیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور دو اسٹگیا کر بے ہوش

کر دیا تھا ! ۔ اور بڑھا کا بت چھین لیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پھر میں نے اس آدمی

کا ڈریس پہنا اور ماسک چڑھائی اور وقت مقررہ پر ٹھیک چھ بجے اس

لڑکی سے ملاقات کی اور اس کو نقل بت دے دیا اور اصلی بت جو کہ

جی نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا ۔

ہری گاڑی اور جی کی Vauxhall اب مصافحات سے گزر رہی تھیں ۔
اور سانٹا کروز کے پاس تھیں ! سانٹا کروز انٹرپورٹ کی طرف مڑتے ہوئے
ہری والی گاڑی کی لڑکی نے سامنے گئے ہوئے ٹیشٹے میں پیچھے دیکھا —
ایک سفید Vauxhall پیچھے آرہی تھی ۔ اس نے دیرے دیرے گاڑی کی
رفتار کم کر دی — اور انٹرپورٹ کی بلڈنگ سے ذرا پہلے گاڑی روک دی ۔
اس کی گاڑی ایک لمبی سی لال رنگ کی ۔ امپالا ۔ کے پیچھے گزری تھی —
دوبارہ جی نے بھی گاڑی روک دی !

انسپکٹر کو دے آپ مہربانی کر کے یہاں اتر جائیے ! جی نے اس کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

آپ اتر جائیے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ٹیلیسی لے کر گھر واپس چلے جائیے ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ کا بہت بہت شکریہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ کو شاید
دوبارہ Contact کیا جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سامنے ایک ٹیلیسی جا رہی تھی ۔ انسپکٹر کو دے اتر کر ٹیلیسی میں
بیٹھ گیا ۔

ہری کار والی لڑکی اب بھی کار سے سینچے نہیں اتری تھی ۔ لال رنگ کی
امپالا میں سے ایک چھوٹے قد کا آدمی اتر اس کے ہاتھ میں ایک انٹریگ
تھا ۔ تھوڑی دیر وہ یوں ہی کھڑا رہا ۔ پھر اس نے انٹریگ ہرے رنگ
کی کار کی کھڑکی سے اندر ڈال دیا ۔

لڑکی نے تیزی سے بدھ کا جسم اس بیگ میں بند کر کے اسے واپس کر دیا
اور اس آدمی سے کچھ کہا ۔ آدمی تیزی سے لال امپالا میں بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ

کر دی۔ ایک بپ کے ساتھ اسپال آگے بڑھ گئی۔ جی نے گاڑی اشارٹ کی اور ماہنی طرف موڑنی پا ہی ۱۰ چانگ سامنے سے ایک جیب آئی اور جی کی کار سے زور سے ٹکرائی۔ جی نے جیب کو بڑھتے دیکھ لیا تھا اس نے وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر کودا۔ گاڑیاں انتہائی زور سے ٹکرائی تھیں۔ مگر جیب چلانے والا بھی پہلے ہی باہر کود چکا تھا اور پھرتی کے ساتھ ہرے رنگ والی کاریں بیٹھ چکا تھا۔ رشکی نے کار اشارٹ کی ہوئی تھی۔

دیکھتے ہی دیکھتے سرخ اسپال اور ہرے رنگ کی پرانے ماڈل کی فورڈ Noent ۲۰ کے بورڈ کو نظر ثانی کرتی ہوئی انٹرپورٹ سے باہر نکل گئیں۔ جی کھڑا دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا۔ انسپکٹر کو دے کی ٹیکسی بھی جا چکی تھی۔

جی لمبو بھر کر چکا گیا ۱۰ اس کی کار اور جیب ایک دوسرے میں گھٹی ہوئی تھیں اور کار کے سامنے کاسٹیشٹر پکنا چور ہو چکا تھا۔

لیکن پھر بھی اس کو اس بات کا اطمینان تھا۔ اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر اپنی سیٹ کھولی اور اس میں سے۔ بدھ کا بوسہ نکال لیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس وقت کیا کرے۔ اس کے ہاتھ میں چھوٹا سا بت تھا۔ پچاس لاکھ روپے کے بیرے تھے۔ پچاس لاکھ کے اصلی بیرے!

لال رنگ کی اسپال اور ہری کار اب بھی دکھائی دے رہی تھیں۔ جو ٹائی دے پر چل جا رہی تھیں۔ اس کے پاس سوچنے کا وقت نہیں تھا۔

وہ تیزی کے ساتھ پٹا اور پیچھے بھاگنے لگا۔ اس کو فوراً کوئی ٹیکسی یا کار چاہئے تھی تاکہ آگے جانے والی گاڑیوں کو پکڑ سکے۔ مگر یہاں

پر رگنا بھی غلط تھا کیونکہ ایک سیڈنٹ کی وجہ سے رگ بھاگ بھاگ کر رہے تھے ! دور دور تک ٹیکسی کا نام و نشان تک نہ تھا !
بھاگتے بھاگتے وہ مین روڈ پر آ گیا تھا !

BAC کی فلاٹ ٹھنڈی ہی دیر پہلے آئی تھی — رگ ٹیکسیوں اور کاروں پر ایئر پورٹ کے احاطے سے باہر نکل رہے تھے ! صبح کے پلٹنے سات بج رہے تھے !

مین روڈ پر جی رگ گیا — مین روڈ سے ہٹ کر ذرا دور ایک صاحب انتہائی خوبصورت نیوی بلیو سوٹ پہنے ہوئے کھڑے تھے اور آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے ! دراصل وہ پیشاب کر رہے تھے ٹھنڈی دوران کی ٹیل فیاٹ کھڑی تھی جس میں شاید ان کی بیوی بیٹھی ہوئی تھیں خوبصورت سی بیوی شاید اپنے شوہر کو ریسٹو کرنے آئی تھیں کیونکہ وہ خود اسپیئرنگ دھیل پر بیٹھی ہوئی تھیں اور انتہائی میٹھی نظروں سے اپنے شوہر کی طرف دیکھ رہی تھیں . شوہر جو پیشاب کر رہے تھے .

۔ فوراً اندر سرک جائیے اور اسپیئرنگ دھیل چھوڑ دیجئے !
جی نے پستریل ان خاتون کی طرف کرتے ہوئے کہا . اس نے تیزی سے دروازے کا پٹ کھولا اور اندر گس گیا — وہ عورت ایک سرلی سی چیخ مارتے ہوئے اندر سرک گئی !

۔ ڈارلنگ ! وہ تقریباً بے ہوش ہوتے ہوئے چلائی .
۔ ڈارلنگ ! وہ دوبارہ چیخیں .

آتا ہوں ڈارنگ ! پتلون کے بٹن تو بند کروں

جب تک ڈارنگ پتلون کے بٹن بند کر کے پٹیں — ان
کی نئی فیاٹ اور پرانی بیوسی اسی میل فی گھنٹہ کی رفتار سے
ان سے دور ہو گئیں !

گجراہٹ کے مارے ان صاحب کی تھر تھری چھوٹ گئی . .
. . . . وہ دوبارہ پٹ کر کھڑے ہو گئے اور پتلون
کے بٹن ایک بار پھر کھول دیئے .
اس بار ڈر کے مارے .

کھنڈالہ کے چھوٹے سے کمرے والے مکان میں اندرجیت کی ٹھکانی ہو
 چکی تھی اور وہ بے ہوش پڑا تھا۔ ایک تاریک چھوٹے سے کمرے میں
 جس کا فرش اور دیواریں سب کمرے کی تختیوں کی تھیں۔ ایک چھوٹی سی کمرہ کی تختی اور ایک
 چھوٹا سا روشن دان! — اس کا منہ لہو لہاں تھا اور جگہ جگہ خون جم
 گیا تھا! — جس کی وجہ سے اس کا چہرہ پہپانا بھی مشکل تھا —
 اندرجیت کو کمرے میں ڈال کر اس کے ہاتھ اور پیر مضبوط رسیوں سے
 باندھ دیئے گئے تھے اور اس کا کوٹ اتار لیا گیا تھا۔ اب نہ تو اس کے
 پاس ریلوے والا تھا اور نہ ہی اس کا دستی چاقو! لیکن ایک چیز اب بھی اس کے
 پاس تھی۔ اس کے چوتے کے تکیے میں چھپا ہوا نوکیل پتلا سا چاقو تھا اس نے
 خاص طور سے بنوایا تھا اور جس کا استعمال اس نے پچھلی رات ایک ایسٹرنٹ
 میں کیا بھی تھا مگر اس وقت تو وہ بے سدھ پڑا ہوا تھا۔ فرض
 انصاف، ظلم، جرم و سزا، اور دنیا کی تمام باتوں سے دور
 و مانع اور دل کی قزوں سے نا آشنا! ایک زحمتی اور بے بس پھیتے

کی طرح بالکل ادھ مرا وہ زمین پر پڑا ہوا تھا اور
 دوسرے کمرے میں مہا کے گروہ کے بہت سارے آدمی جمع تھے !
 مونچھوں والے قد اور مہا نے خاموشی سے اپنا سر اٹھایا . وہ کافی دیر
 سے سر جھکانے ایک وہیل چیئر wheel chair پر بیٹھا ہوا تھا ! اس
 کے سامنے چوہہ پنڈرہ آدمی کھڑے ہوئے تھے اور خاموش تھے !
 پورے کمرے میں خاموشی تھی ۔ !

دیگرے سے اندر کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی آہستہ آہستہ چلتا ہوا
 اندر آیا . وہ خاموشی سے جا کر مونچھوں والے آدمی کے سامنے کھڑا ہو گیا .
 تمام دوسرے آدمی اسی طرح سے خاموش کھڑے رہے . ان آدمیوں میں
 تین چادر لٹکیاں تھیں !

۔ یس مہا ! آپ نے مجھے بلایا ؟ ۔ اس آدمی نے آہستہ سے کہا . اس
 کے چہرے پر الجھراہٹ کے آثار تھے .

۔ کل رات نٹ راج میں تمہاری کسی سے لڑائی ہوئی تھی ؟ ۔

مونچھوں والے آدمی نے ایک ایک لفظ رک رک کر کہا .

وہ آدمی خاموش رہا . اس کا رنگ کالا تھا اور اس کے چہرے پر
 جگر جگ چوٹ کے نشان تھے کسی تازگی چوٹ کے .

۔ میں اپنا سوال دہراتا نہیں ہوں ! ۔ مونچھوں والے کی آنکھوں
 میں بے مروتی ابھرائی .

۔ یس مہا ! کل رات نٹ راج میں میری لڑائی ہوئی تھی . ایک انسپکٹر

سے !
 . جس نے تمہیں نیند کا انجکشن دے کر بے ہوش کر دیا تھا ؟ :

۔ میں مہا ایس !! :-

۱۰۔ اور پھر تم سو گئے تھے! Fly over... کے پاس جب
مہرین ڈرائیور میں انسپکٹر اندرجیت کا بیچھا ہو رہا تھا..... تب بھی تم
نیند میں ڈوبے ہوئے تھے! مونچھوں والے آدمی نے منہ میں کچھ
چبالتے ہوئے کہا۔

۱۱۔ مگر مہا میں مجبور تھا..... انجکشن کی وجہ سے تقریباً بے ہوش
تھا! :-

۱۲۔ ہم جانتے ہیں اس میں تمہاری کوئی خطا نہیں..... مگر.....
اس نے رکتے ہوئے کہا..... مگر..... انجکشن دینے سے پہلے تم
سے شاید اس انسپکٹر نے کچھ پوچھا بھی تھا..... شاید ہمارے
گروہ کے بارے میں..... مہا کے بارے میں.....؟
وہ ایک خطرناک سکراہٹ کے ساتھ بولا۔

۱۳۔ لیکن مہا! ریولور کے سامنے میں گہرا گیا تھا۔ مجبوراً مجھے سب کچھ بتانا
پڑا! :- اس کے چہرے پر پیٹنے کی بوندیں نمودار ہو گئی تھیں!

۱۴۔ مجبوراً! :- وہ ہنستے ہوئے بولا..... مجبوری
کا لفظ مہا کی ڈکشنری میں نہیں ہے تمہاری اتنے سال کی ڈیشنگ اور
بقرہ..... اور اتنے ہمتیار کیا سب مجبور ہو گئے تھے۔

۱۵۔ مہا! میں سچ کہتا ہوں میں نے اس انسپکٹر کو پکڑ دیا تھا..... مگر
پھر اتفاق سے وہ مجھ پر حامی ہو گیا..... یہ صرف ایک اتفاق تھا
ورنہ میں کبھی اس طرح نہیں پہنچتا تھا.....! :- اس کے لیے
میں گہرا ہٹ تھی۔

• عورت پھنسی سکتی ہے مگر مرد کا کام پھنسا نہیں .
 • نکلن . جوتا ہے جو مرد پھنس جاتا ہے اور نکلن نہیں جانتا وہ مرد
 نہیں ہے . اس کے ماتھے میں ریوا لور آ گیا تھا تمام آدمیوں
 کی نظر اس ریوا لور کی طرف جم گئیں — : کالے رنگ والا آدمی
 خون سے کانپنے لگا .

” بچے بچے معاف کر دو مہیا ! صرف ایک
 بار ! دیکھو مارنا مت نہیں نہیں
 نہیں !!! “
 وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا .

تمام آدمی اسی طرح سے کھڑے رہے خاموش اور بالکل ساکت .
 کوئی ہلاکت نہیں رہا تھا . سو بچوں والے مہانے ریوا لور برابر رکھی ہوئی
 چھوٹی سی میز پر ماتھ بڑھا کر رکھ دیا — پورے کمرے پر سکتے چھایا ہوا
 تھا مہادین نے اپنا سر دوبارہ اوپر اٹھایا اور آہستہ
 سے کہا .

• جوڈی ! •

ایک آدمی اندرونی دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول دیا .
 جوڈی اندر داخل ہو گئی . اس کا چہرہ خون سے پیلا تھا ! وہ آہستہ
 آہستہ قریب آتی گئی . پھر وہ کالے مہیا کی لاش کے پاس جا کر رک گئی .
 اس نے جھک کر دیکھا — لاش کے سینے سے تازہ حمازہ خون بہہ کر
 گڑھی کے فرش پر بہ رہا تھا — !

• جوڈی پامرا ! • مہادین نے اطمینان سے کہا . کل رات تم کہاں

تھیں ؟ ۔
 "نٹ راج ہوٹل۔ میرین ڈرائیو ! " اس کے ہونٹ کچکا
 رہے تھے !

کس کے ساتھ ؟ ۔
 "انسپکٹر انڈر جیت کے ساتھ ! "۔
 "تمہارے پاس شاید ایک ڈائری تھی ؟ ۔
 وہ خاموش رہی۔ پھر آہستہ سے بولی ۔

یہیں مہیا ! ۔

۔ اس ڈائری میں بڑی اسپارٹس باتیں لکھی ہوئی تھیں ۔۔۔۔۔
 اور اگر وہ ڈائری پولیس کے ہاتھ لگ گئی ۔۔۔۔۔ تو ۔۔۔۔۔ وہ
 رکے ہوئے بولا ۔ تو جانتی ہو کیا ہوگا ؟ ۔
 "یہیں مہیا ! ۔" وہ گھبراتے ہوئے بولی ۔

کہاں ہے وہ ڈائری ؟ ۔

شاید ۔۔۔۔۔ شاید ۔۔۔۔۔ کیس کھو گئی ۔۔۔۔۔ یا کسی نے

چرائی ! " وہ کانپتے ہوئے بولی ۔

۔ کھو گئی ! ۔۔۔۔۔ اس کے چہرے پر پھر ایک عجیب سا کراہٹ تھی ۔
 "جانتی ہو جب ایک اسکول کا بچہ اپنی ٹیشر سے کہتا ہے کہ میری
 نوٹ بک کھو گئی ہے تو وہ اسکول ٹیشر کیا کرتی ہے ۔۔۔۔۔ وہ ایک
 پتلی سی چھڑی نکالتی ہے ۔۔۔۔۔ اور اس ہاتھ پر وہ چھڑی مارتے
 ہوئے کہتی ہے ۔۔۔۔۔ آئندہ کبھی نوٹ بک لانا مت بھولنا ؟ "
 مہیا نے یہ الور اٹھا لیا تھا ۔۔۔۔۔ جب دوبارہ تم

صرف ہیروں کا انتظار ہے..... یس..... یس..... سر.....
 پورا ڈویشن..... تھینک یو سر!..... یس سر!.....
 مہادون خاموش ہو گیا!..... اندرجیت زمین پر پڑا ہوا
 دوسرے کمرے کی آوازوں کو بغور سن رہا تھا۔ لیکن اب ٹرانسمیٹر پر بات
 ختم ہو چکی تھی اس لئے آوازیں سات سناٹی نہیں دے
 رہی تھیں!.....

مہادون اپنی درہل چیز سے اٹھ کھڑا ہوا — وہ ٹھنڈا ہوا پیچھے کی
 طرف گیا اور پھر پٹ کر سامنے کھڑا ہو گیا — کمرے میں سے جو ڈی
 اور کالے مہا کی لاشیں اٹھوائی جا چکی تھیں اور کڑی کے فرش پر پڑا ہوا
 خون کالا ہو چلا تھا، تم سب لوگ ادھر آؤ — مہادون نے سب
 ایجنٹوں کو اپنے پاس بلائے ہوئے کہا۔

• دو گھنٹے میں ہم لوگوں کو یہاں سے نکل چلنا ہے کچھولی —

(Kh2Poli) کے پاس ہمارے اہل کار پکڑے ہوئے ہیں۔ اب صرف

بہنوں سے آنے والے ایجنٹوں کا انتظار ہے اور ان ہیروں کا۔ ہمارا

مبا تھرٹین-۱۳ MAMBA آج صبح چھ بجے کنیری کیوز میں ان ہیروں کو

ہماری ایکٹ ۵۰ — MAMBA کے حوالے کر چکا ہو گا۔ اور شڈ بول کے مطابق

اس وقت وہ لوگ کنڈالہ کے لئے روانہ ہو چکے ہوں گے! اگر جوڈی اپنی

ڈائری نہ کھودتی تو اب تک ہمیں ہیرے • اٹھ میں ہوتے اور ہم لوگ یہاں

سے نکل گئے ہوتے! •

اندرجیت اپنے کانوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی کوشش

کر رہا تھا مگر پوری طرف سے کانوں کی بات نہیں کی جا رہی تھی،

پھر اچانک ایک آواز سن کر اس کے کان کھڑے ہو گئے۔ مہاویں کہہ رہا تھا۔

تم دونوں بھی تھوڑی دیر کے لئے یہاں آ جاؤ۔۔۔ اس نے ذرا زور سے آواز دیتے ہوئے کہا۔ اندرجیت سمجھ گیا تھا کہ یقیناً یہ آواز اس نے ان دو آدمیوں کو دی ہے جو اس کی پہرہ داری کا کام انجام دے رہے تھے! پھر قدموں کی چاپ سنائی دی یعنی وہ دونوں آدمی اندر کی طرف جا رہے تھے۔ اندرجیت نے موقع کو غنیمت جانا۔ اور تیزی کے ساتھ اپنے بندھے ہوئے دونوں پیروں کو ایک جھٹکا دیا۔ اس کے جوتے کے تالے میں چھپا ہوا پتلا سا تیز دھار والا چاقو سامنے نکل آیا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنے بندھے ہوئے لمبھتوں کو پوری کوشش کے ساتھ اس چاقو کی دھار پر رکھ دیا۔ اور تیزی سے لمبھتوں پر بندھی ہوئی رسی کو چاقو کی دھار پر گھٹنا شروع کر دیا۔ تیز دھار والے چاقو پر پڑ کر رسی کے سارے بل کھل گئے۔ بک لٹ گئے۔ اندرجیت نے جلدی سے لمبھت کی رسیوں کو ایک طرف پھینک کر جوتے کے تالے میں سے چاقو نکال لیا اور تیزی سے پیروں کو بھی آزاد کر دیا۔ دروازہ کے باہر یعنی اندر کی طرف کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی تھی۔ شدیدہ دونوں پھر اندر آ رہے تھے۔ اندرجیت پھرتی کے ساتھ اٹھا اور دروازے کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ چاقو اس نے اپنے داہنے لمبھت میں لے لیا تھا اور وہ دروازہ کھینے کا بے تابی سے انتظار کر رہا تھا۔ دونوں آدمی دروازے کے پاس جا کر رک گئے تھے۔ باہیں جلاسے کی آواز آئی، شدیدہ دونوں سگریٹ جلا رہے تھے۔ اندرجیت خاموش کمرے کے اندر دروازہ کے پاس کھڑا رہا۔ وہ دونوں

کافی تھا !۔

اس نے تیزی سے چاقو باہر نکال لیا۔ وہ آدمی شاید ابھی تک مرا نہیں تھا۔ مگر جیسے ہی اندرجیت نے جھٹکا دے کر چاقو باہر نکالا۔ اس نے دم توڑ دیا۔ !

اندرجیت اب دوبارہ کھڑا ہو چکا تھا اور مرے ہوئے آدمی کے ہونٹوں کی سگریٹ زمین پر گر چکی تھی — مگر ابھی بل رہی تھی شاید اس سگریٹ کی زندگی اس آدمی کی زندگی سے زیادہ تھی ! اندرجیت تیزی سے دروازے کی آڑ میں ہو گیا کیونکہ دروازہ پھر کھل گیا تھا اور دوسرا آدمی سامنے کھڑا تھا۔ اندرجیت نے ایک زبردست لات ماری اور اس کے ہاتھ سے ریوڑر چھوٹ کر دوڑ جاگرا۔

اس نے اچھل کر ریوڑر کو بکڑنا چاہا مگر پیچ میں پڑی ہوئی پہلے آدمی کی لاش پر اس کا پیر پڑا اور وہ گر پڑا۔ اندرجیت نے چاقو کا وار کیا، وہ ہٹ گیا اور چاقو دوبارہ مرزدہ آدمی کے سینے میں گھس گیا ! اس نے پھرتی سے چاقو نکالا اور اچھل کر دوبارہ کھڑا ہو گیا — دوسرے آدمی کے ہاتھ میں چاقو آچکا تھا۔ چھوٹے سے تاریک کمرے میں زمین پر ایک لاش ایک پستول اور ایک سگریٹ پڑی ہوئی تھی — اور دو آدمی آسنے سامنے کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں چاقو تھے اور آنکھوں میں وحشت ! وہ آدمی اُگے بڑھا۔

اندرجیت پیچھے ہٹا۔ وہ اور اُگے آیا اور اس نے زور سے چاقو لہرایا۔ اندرجیت پھر پیچھے ہٹ گیا، مگر اب اور پیچھے نہیں جاسکتا تھا کیونکہ وہ دروازہ

سے گل چکا تھا! اس آدمی نے پاقو کا ایک بھر پور وار کیا۔ لڑا اندرجیت نے سر پیچے کر لیا تھا اور اس آدمی کا پاقو لکڑی کی دیوار میں ٹکس گیا۔ اندرجیت نے پیسے کی سی پھرتی کے ساتھ اچھل کر اس کی بیٹھ میں پاقو ٹکسا دیا۔! وہ زور سے چلایا۔ اتنی دیر میں اندرجیت کا پاقو دوبارہ اس کی گردن میں ٹکس چکا تھا۔ وہ آدمی دیرے دیرے پیچے بیٹھا گیا۔ اس کا ہاتھ اب بھی لکڑی کی دیوار میں بیہوش تھا۔ اور اس کا ہاتھ پاقو کے دستے پر تھا۔

وہ زمین پر اکڑاؤں بیٹھ گیا تھا! اور اس کا دھانٹا تھ جو دیوار میں گرے ہوئے پاقو کو گرفت میں لئے ہوئے تھا اب پوری طرح سے پھیلا ہوا تھا۔ اس کے جونٹ پھر پھرا رہے تھے اور آنکھیں ملال تھیں اور مزے خون نکل رہا تھا۔ لڑا اس کا چہرہ لکڑی کی دیوار کے علاوہ کوئی نہ دیکھ سکتا تھا۔ دیواروں کے صرف کان نہیں جوتے ہیں۔ دیواروں کا آنکھیں بھی تو ہوتی ہیں! لکڑی کی دیواریں اس آدمی کا مرنے والا چہرہ دیکھ رہی تھیں!

اندرجیت نے تیزی سے زمین پر گرنا ہوا ریوڑ اور اٹھایا۔ اس نے چیک کیا۔ پوری سات گولیاں موجود تھیں۔

وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ شاید ابھی تک کسی نے

اس لڑائی کی آواز نہیں سنی تھی۔ اس نے دروازہ کھولا اور کچھ سوچ

کر رکھا۔ چھوٹے سے کمرے میں اب دو لاشیں پڑی تھیں۔

اس نے جھک کر سرکریٹ اٹھایا۔ اور ہونٹوں میں لگا کر

کش لینا چاہا۔ اس نے زور سے کش لینے کی کوشش کی۔ دیوار

کی سٹ منہ کئے ہوئے آدمی کا سر ایک طن کو ڈھک گیا۔ . . . اس کا منہ
اب بھی دیوار میں گھے ہوئے چاقو پر تھا۔ . . . مگر اب وہ سر چکا تھا!
اغدرجیت نے سگریٹ ہونٹوں سے نکال کر زمین پر پھینک دیا۔ . . .
سگریٹ بھی بجھ چکا تھا!!!۔

اغدرجیت تیزی سے دروازہ سے باہر نکل آیا۔ دوسرے کمرے میں کوئی
بہنیں تھا۔ اس نے ریوالور جیب میں رکھ لیا! خون میں نہانے ہوئے چاقو کو
تیزی سے دوبارہ جوتے کے تلوے میں ڈال دیا۔ اس کے چہرے پر جگہ جگہ
خون جما ہوا تھا اور ہونٹ کٹ گیا تھا۔ اس کے پیروں میں بھی پوٹ تھی۔ اس
لئے وہ ٹھیک سے چل بھی نہ پا رہا تھا۔ لیکن اس وقت بھاگنے سے بہتر موقع
شاید دوبارہ نہ مل سکتا تھا۔ وہ تیزی سے باہر جانے والے دروازے کی طرف
بڑھا۔ باہر کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یہ اس جنگے کا پچھلے کا حصہ معلوم
ہوتا تھا۔ اغدرجیت نے دروازہ کھولا اور پھرتی کے ساتھ باہر نکل گیا۔

برآمدہ سے پہلے آکر وہ بھاگتا ہوا بہت سارے پیڑوں کے جھنڈ میں
غائب ہو گیا۔ وہ بھاگتا رہا۔ . . . بھاگتا رہا۔ . . .
یہاں تک کہ مختصر مئی دور پر اس کو مین روڈ (Main Road) نظر آنے لگی!
وہ اب بھی بھاگ رہا تھا۔ اور اب سڑک پر پہنچ چکا تھا۔ سڑک پر گاڑیاں آجا
رہی تھیں۔ . . . اور آسمان روشن تھا۔ . . .! اغدرجیت نے
اطمینان کا سانس لیا اور سڑک کے کنارے ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گیا۔
کسی ٹیکسی کے انتظار میں۔ . . . وہ بری طرح لہو لہاں تھا
اور تھک کر چور ہو چکا تھا۔ . . .!

سانا کروڈ پولیس اسٹیشن کے سامنے ایک ٹیکسی آکر رکی اور اس میں سے ایک آدمی تیزی سے باہر نکلا اور سامنے والے انسپکٹر روم میں داخل ہو گیا !

انسپکٹر کسی نے میٹری بیوی کو کڈنیپ (Kidnap) کر لیا ہے ۔
ابھی ابھی عورتی دیہ پہلے وہ میٹری کا رہی ہے
لیا ہے ! : بیوی بیو سوٹ میں جیوس اس ادیٹر عمر کے آدمی کے پہرے
پر گھبراہٹ کے آثار تھے ۔ اور وہ تیز تیز بول رہا تھا ۔ بالکل سنبھل
ہلے میں !

۔ لیکن یہ سب کہاں ہوا ؟ :

۔ سانا کروڈ انٹرپوٹ کے پاس ! ابھی ابھی ! :

۔ آپ کا نام ؟ ۔ انسپکٹر نے Complaint Book کھولتے

ہوئے پوچھا ۔

”بش داس کش داس گریڈ لانی۔“ انہوں نے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

”پیاد کا نام بشو!“

”ہتہ؟“ انہیں پکڑنے ان کے چہرے پر نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

”غلیٹ نہر ڈوڑ — ڈوڑ ٹینٹہ ڈوڑ — کھاڑ!“

”آپ کام کیا کرتے ہیں؟“

”بج میس!“ (Business)

”کس چیز کا بزنس؟“

”جو تاپڑا مال کا بج میس ہم ادھر بیٹھی میں سولہ

بڑس سے یہی کرتا ہے ٹنگ کا ٹنگ میں بھی

اپنا اسی کا بج میس ہے۔“

”آپ کی بیوی کا نام؟“

”ڈا دھا ڈا دھا گریڈ لانی!“

”اب پوری طرح سے بتائیے کہ آپ کی بیوی اور کار کس طرح سے

غائب ہوئیں؟“ انہیں پکڑنے کچھ نکتے ہوئے پوچھا۔

”اڑے انہیں صاحب! ابھی ابھی سیدھا ٹنگ کا ٹنگ سے

بیسٹی ایئر پورٹ پر اتر دھتا — ہماری دائف ادھر اپنا دیٹ کرتی

تھی — ایئر پورٹ پر! ہم نے اپنا سامان گاڑی میں ڈکھا اوڑاٹر پورٹ

سے باہر نکلے ہوئے ہم دائف کو گاڑی ڈھکنے کو بولا۔ کیونکہ ہم کو

بڑی زود کا شو شو آئی تھی۔ ہمارا دائف گاڑی کو ڈوکا — اور

ہم باہر نکل کر کھڑا ہوا — ابھی ہم شروع کیا تھا کہ ہمارا دائف

روڈ سے چلا کر بولا : ڈارلنگ :۔۔۔۔۔ اوڈ پھر وہ آدمی اندر
 کاڑ میں گھس گیا ! اوڈ کاڑ اور ہماڑا وائف دونوں کو لے کر چلا گیا۔
 بش داس کشن داس کو پالانی نے بات ختم کرتے ہوئے کہا :
 مگر آپ نے بھاگ کر اس کو پکڑنے کی کوشش کیوں نہیں کی ؟
 انسپکٹر نے پوچھا :

وڈی کیسے کرنا ہمارا بشن جو بند نہیں ہوا تھا ۔۔۔۔۔ پھر
 ہم کوڑیو روڈ سے بڑا ڈر لگتی ہے ! ۔۔۔۔۔ بابا اپنا جان پہلے
 بچانا چاہیے ۔۔۔۔۔ اگلے کو وائف کا غر کرے گا !
 مگر آپ کا اتنا فرض تو ہوتا تھا کہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے ؟
 کم سے کم اس آدمی سے ملنے تو ! : انسپکٹر بولا :

بابا ہم کوئی وار اسٹک تو تھا نہیں ۔۔۔۔۔ وہ ہم کو ایک
 ملحقہ ماڑا تو ہمارا دم نکل جاتی ! : وہ بولا :
 ٹھیک ہے ۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے ! : انسپکٹر اس کی بات کو کاٹتے
 ہوئے بولا : آپ کی کار کا نمبر کیا ہے ؟ :

اپنی فیٹ کا نمبر ایم آڑا سے (MRA) تھری تھری فور !

(334)

آپ جاسکتے ہیں ! ہم پوری کوشش کریں گے ! جیسے ہی آپ کی
 کار کا ۔۔۔۔۔ اور بیوی کا پتہ چلے گا آپ کو خبر کر دی جائیں گی ۔۔۔۔۔
 ۔۔۔۔۔ ارے ہاں ۔۔۔۔۔ یہ تو بتائیے وہ آدمی کار کس طرف لے کر
 گیا ہے ؟ : انسپکٹر نے پوچھا :

مہانی وے کی طرف ! : اس نے جواب دیا :

اب تین گاڑیاں ملنی دے پر چل جا رہی تھیں! سرخ رنگ کی اسپالہ! ہرے رنگ کی فرڈ! — اور بہت پیچھے نیلے رنگ کی فیٹ جس میں ایک شادی شدہ عورت بیٹھی ہوئی تھی جس کے شوہر ساناکوڑ پر میس اسٹیشن سے باہر نکل رہے تھے یعنی سٹریشن داس کشن داس گرہالانی۔ اور دوسرا آدمی جو ڈرائیو کر رہا تھا — وہ انسپکٹر بھی تھا۔ تینوں گاڑیاں ایک ہی سڑک پر تھیں۔ مگر آگے والی دوڑیں کافی آگے تھیں لگ بھگ تین میل آگے! مگر بھی جانتا تھا کہ وہ لوگ اسی روڈ پر جا رہے ہیں اسی لئے اس نے اپنی کار بھی ملنی دے پر ہی ڈال رکھی تھی!۔

جی کے برابر بیٹھی ہوئی عورت کافی کم عمر تھی اور خوبصورت تھی۔ جی نے دل ہی دل میں سوچا۔ کچھ روکیاں شادی ہو جاتے ہی عورت کہلانے لگتی ہیں!۔

مگر وہ عورت کہلانے کی کسی طرح سے مستحق نہ تھی۔ ابھی وہ واقعی بیس ایکس سال کی لڑکی تھی! مگر جب گاڑی اتنی ہی پاسی میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ رہی ہو تب دماغ میں جس دھنک کا تصور بڑا مضحکہ خیز نہ لگتا ہے۔ خاص طور سے جب سامنے دشمن کی کاریں ہوں — اور

آنسے دالے ہر لمحے کا مستقبل بد بڑا گہرا اثر چھوڑنے والا ہوا
 تھوڑی دیر پہلے برابر بیٹھی ہوئی لڑکی نے کچھ شور مچانے کی کوشش کی
 تھی مگر جی نے خاموشی سے پستول دکھا دیا تھا اور وہ ڈر کر اور ہم کر
 دروازہ کے پاس دیک کر بیٹھ گئی تھی . اس کی آنکھوں میں آنسو تھے .
 کچھ آنسو محبت کے آنسو ہوتے ہیں جو محبوب کو جدا کرتے وقت ہوتے
 ہیں یا جو فراق یا رکی وجہ سے آنکھ میں آجاتے
 ہیں اور کچھ آنسو ایسے ہوتے ہیں جو ڈر یا خوف کی
 وجہ سے آنکھ بجھ کر جاتے ہیں اس وقت لڑکی کی آنکھ
 میں ڈر کے آنسو تھے ایک بے بس لڑکی کے آنسو . . .
 . . . جو یہ سمجھ نہ پا رہی ہو کہ اس کو کہاں سے جایا جا رہا ہے ! اس
 نے ڈرتے ڈرتے پوچھا . . . !

مجھے اتنا قریب آدیکئے کہ مجھے آپ کہاں سے جا رہے ہیں

اور کیوں ؟

جی نے ڈرا نیور کرتے ہوئے کہا میں خود نہیں جانتا
 کہ کہاں جا رہا ہوں اور اس وقت میرے پاس یہ
 سب بھی نے کا وقت بھی نہیں ہے بعد میں سب
 کچھ بتا دیا جائے گا میں اتنا ضرور ہے کہ مجھے
 اس وقت آپ کی نہیں آپ کی کار کی ضرورت تھی آپ
 تو ڈھیل میں چل آئیں ! پھر وہ خاموش ہو گیا .

جی نے گاڑی کی رفتار کچھ کم کرتے ہوئے برابر بیٹھی ہوئی لڑکی سے کہا .
 مگر میں تھوڑی دیر کے لئے یہاں گاڑی روک رہا ہوں اگر تم

مکان کے چاروں طرف آدمی پھیل گئے تھے۔ سب کے
 دستوں میں ریالوڑ تھے۔ مگر چند آدمیوں کے پاس اسٹین
 گن بھی تھیں! اور وہ سب آنے والے لمحوں کے انتظار میں تیار کھڑے
 تھے۔ !

اچانک مبادون کے پرسنل ڈائریکٹر میں سیٹی بجنے لگی۔ اس نے فوراً کانوں
 میں ہلکے لگائے اور سٹریٹ کیس کا بٹن دبا دیا۔

نہیں؟ ! سپیکنگ!

ہم دگ توجہ کے پاس پہنچ چکے ہیں اور بہت جلد کنڈالہ پہنچ رہے
 ہیں! لا لال اسپالہ میں بیٹھے ہوئے سوٹے ٹیم شیم آدمی نے کہا۔ اس کے ساتھ
 پانچ آدمی اور بھی بیٹھے ہوئے تھے!

فوراً آجاؤ۔ ہم لوگوں کو فوراً یہاں سے نکل چنا ہے۔ .

۔ . . . اسپیکر یہاں سے نکل جا گا ہے۔ ! مبادون بولا۔

۔ رائٹ سر!

۔ تم لوگ اپنی اسپیڈ بڑھا دو! تم لوگوں کو Follow

کیا جا رہا ہے۔ ۔ مبادون کہہ رہا تھا۔

مگر سر! یہاں تو دور دور تک ہمارے پیچھے کوئی کار نہیں ہے! !

۔ تم لوگ گورے ہو! ایک نئے رنگ کی فیاٹ سائنا

کر دے تمہارا پیچھا کر رہی ہے۔ اور تم لوگوں کو

بکہ خبر نہیں ہے۔ دیے تم لوگ اس کی زیادہ فکر مت

کو وہم نے اس نیل کار کے پیچھے اپنے دوسرے آدمیوں کو جھوڑ رکھا ہے۔ . .

۔ . . . وہ لوگ اس نیل کار کا پیچھا کر رہے ہیں۔

کے علاوہ "نوجوہ" سے ٹھیک ایک میل آگے۔ اسٹرنگ خام کے پاس ہمارے آدمی کالی گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ نیلی فیاٹ والا آدمی جس کا نام انسپکٹر جی ہے اگر ہمارے پیچھے والے آدمیوں سے پتہ چل گیا تو کالی گاڑی والے آدمیوں سے نہیں پتہ چلے گا۔ !

"تم لوگوں کا کام۔ ہیرے پہنچانا ہے۔ کسی بھی طرح سے کسی بھی قیمت پر۔ !۔" وہ خاموش ہو گیا۔

"یس مہا۔ ہیرے ہمارے پاس ہیں۔ !۔ ہم لوگ سیدھے کنڈالہ آرہے ہیں۔ !۔ اس آدمی نے برابر کے ہوئے بیگ کی طرف دیکھا۔ جس میں چھوٹا سا "بدم" کا مجسمہ تھا جس میں پچاس لاکھ کے اصلی ہیرے چھپے ہوئے تھے ! وہ مسکرایا۔ لیکن وہ بے وقوف آٹا نہیں جانتا تھا کہ اس مجسمہ کے اندر اصلی ہیروں کی جگہ چھوٹے چھوٹے بے شمار کنگر اور ہتھر بھرے ہوئے تھے۔ !

انسپکٹر جی نے اپنے برابر پرے ہوئے "بدم" کے مجسمے کی طرف دیکھا۔ جس میں پچاس لاکھ کے اصلی ہیرے بندھے ! وہ مسکرایا۔ !۔ اپنی چالاک پرادر ان کی بے وقوفی پر۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ اپنے دشمن کو بھی کر۔ در یا بے وقوف نہیں سمجھنا چاہیے۔ !۔

انسپکٹر جی کی کار کے تھروٹ سے پیچھے ایک اور کار آرہی تھی۔ جس میں چار آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔

اور ان کے ریوالور جی کا فائر کرنے کے لئے بے قرار تھے۔ !
 اچانک جی نے دیکھا کہ اس سے لگ بھگ آدھا میل دور کھلی سڑک پر
 بالکل سامنے سرخ آپالا اور ہری فوڈ پل جا رہی ہے۔ ! اس نے اپنا
 ریوالور داہنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔ !

اس بات سے بے خبر کر بیٹھے والی گاڑی بھی اس کی گاڑی سے صرف
 آدھا میل دور تھی۔ !

تو جہت قریب آچکا تھا۔

تو جہت سے ٹھیک ایک میل آگے۔ ! بسی سی گاڑی میں بیٹھے ہوئے آدمیوں
 نے اپنی اپنی اسٹین گنیں اور ریوالور ہاتھ میں لے لئے۔ ! سڑک کے دونوں
 طرف پہاڑ تھے۔ جو شاید خاموش زبان سے کہہ رہے تھے ہاں۔
 گڈ لک ٹریو آل۔ !

"Good luck to you all!"



اندھ بیت تھوڑی دیر تک درخت کے سایہ میں سستا چکنے کے بعد اب
 اٹھ کھڑا ہوا تھا! کہیں کبھی تھوڑی دیر کا آرام بھی انسان کو نئی توانائی دے
 دیتا ہے۔ اندرجیت اپنے جسم میں پھر سے ایک قوت محسوس کر رہا تھا۔
 سالانہ اب بھی اس کا جہرہ زخم سے بھرا ہوا تھا۔ اندھ بدن میں اب بھی ٹھکن
 باقی تھی! مگر جب انسان کو زندگی اور موت کے بیچ ایک جھولے کی طرح جھونکا
 پڑتا ہے تو اس کی ٹھکن دور ہو جاتی ہے۔ اس کی نیند اڑ جاتی
 ہے۔ اور دل درماغ پر بس ایک خیال حاوی رہتا ہے
 مارو یا مرو۔ اندرجیت کو وہ لوگ مار نہ پائے تھے۔
 اب اس کی باری تھی!۔

گردہ اکیلا تھا اور وہ سب بہت سارے — اس کے پاس ایک ریل اور
 تھاجس میں سات گریاں تھیں اور وہ لوگ سر ہٹے۔ اور ان کے پاس سات
 سر گریاں تھیں اور بے شمار ہتھیار تھے۔ !
 مگر اندرجیت کے پاس عقل تھی اور وہ جانتا تھا کہ اکیلا آدمی چاہے کتنا بھی

اب وہ صرف پتلون پہنے ہوئے تھا! اور اس کا اوپری جسم بالکل ننگا تھا! چہرے پر بال بکھرے ہوئے تھے اور سینے پر اور پیٹ پر نیلے نیلے نشان پڑے ہوئے تھے جو پچھلے رات سے اب تک مار پٹائی کے بیج میں پڑے تھے!

اس کی گھڑی بھی ان لوگوں نے اتار لی تھی —! اب اس کے پاس صرف جوتے والا چاقو تھا! اور ایک ریلواریڈ جو اس نے تھوڑی دیر پہلے کنڈالہ میں دونوں آدمیوں کو مار کر حاصل کیا تھا —! اب سڑک بالکل پہاڑی تھی بیل لکاتی ہوئی سڑک کسی ناگن کی طرح کنڈالہ اور کپھولی کو طار ہی تھی — اندر جیت تیز تیز نیچے کپھولی کی طرف اترتا پھلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دور بھاگتا تھا اور پھر بیٹے لگتا تھا!

سانے سے روڑیاں اوپر چڑھتی ہوئی اُس ہی تھیں!

اندر جیت کا گورا جم دھوپ میں چمک رہا تھا! اور وہ اپنا چہرہ جھکائے پلا جا رہا تھا — روڑیاں قریب آگئی تھیں — ان میں سے ایک روڑی نیلے رنگ کا مٹی اسکرٹ پہنے ہوئے تھی اور وہ کوئی انگریز لگتی تھی — اور دوسری سفید چوڑی دار پہنا رہی اور سفید قمیض پہنے ہوئے تھی۔ دونوں روڑیاں خوش شکل تھیں اور اندر جیت کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھیں! شاید وہ کنڈالہ میں رہتی ہوں گی کیونکہ اسی طرف جا رہی تھیں — ان کو مسکراتا دیکھ کر اندر جیت جھینپ گیا۔ شاید زندگی میں پہلی اور آخری بار —! وہ بھی کچھ ایسی ہی تھی! پتلون کے علاوہ اس کے جسم پر کوئی اور کپڑا نہ تھا۔ اس نے چور رنگا مٹ سے دیکھی روڑیاں بالکل پاس آگئی تھیں اور اب ہنس رہی تھیں! وہ بھی مسکرا دیا۔

• Are you a Happy! •

رکھنا تم بہتی ہو؟

رکھوں نے رکھتے ہوئے پوچھا۔ اندر جیت تھوڑی دیر کے لئے تو چکا گیا۔ اپنے بارے میں اس قسم کی بات سنا اس نے خواب میں بھی نہ سنا تھا! وہ لمحہ بھر کو خاموش رہا!

• Yes I am! •

اندر جیت واقعی اس وقت کوئی بہتی لگ رہا تھا۔ کپڑے یعنی کہ پتلون بالکل گندامند — اور بال بکھرے ہوئے! دونوں رکیاں آگے بڑھتے ہوئے بولیں!

• Poor fellow! •

اس کے پاس کپڑے ٹک نہیں ہیں!

اندر جیت نے پیچھے پٹ کر دیکھا وہ دونوں بھی پٹ کر دیکھ رہی تھیں

اور شرارت بھری لگا ہوں سے دیکھ رہی تھیں۔

• دیکھئے دراصل میں بہتی نہیں ہوں۔۔۔۔۔ اندر جیت نے انگریزی

میں کہا۔ اگر ہو سکے تو میرا ایک کام کر دیکھئے آپ کا احسان عمر بھر نہیں بھولوں

گا۔ رکیاں دوبارہ رک گئیں۔ کہیں سے پولیس اسٹیشن پر فون کر دیکھئے

کہ بجیٹ 15 انسپکٹر اندر جیت اس وقت مشکل میں ہیں اور پولیس کے کچھ

اکوی فوراً کنڈالہ پوسٹ آفس کے پاس پہنچ جائیں اور میرا اشتہار کریں!

رکیاں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں اور پھر بولیں۔

مگر اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آپ ہر گز پانچ تھیمبٹ میں ہیں اور

انسپکٹر بھی ہیں!

اندجیت نے اپنی جکون کی ایک خفیہ جیب میں سے اپنا [dentally] Card نکالا اور ان کو دیتے ہوئے کہا۔
 یہ ہے براثروٹ ! وہ دونوں کارڈ ہڑتے ہوئے آگے بڑھ گئیں۔
 منی اسکرٹ والی انگریز لڑکی نے دوسری لڑکی کی طرف دیکھا۔
 مگر پہنچتے ہی یہ خبر فوٹ کر لینا۔ 533300 !
 کتنے Attractive آدمی تھا یہ پس لینا اسپیکٹر ! وہ دونوں لڑکیاں
 مسکرا رہی تھیں — !
 اندجیت کھول کے پاس پہنچ چکا تھا — !

مکو جو پہنچتے ہی پیچھے والی گاڑی سے زبردست غار ہوئے گئے تھے ! جی
 نے گاڑی اور تیز کر دی لیکن کچھ گولیاں پیچھے کا شیئر توڑ کر نکل گئی تھیں۔ یہاں
 تک کہ ایک گولی اس کے بائیں شانے میں بھی لگ چکی تھی۔ پیچھے سے دھڑا دھڑ
 غار ہو رہے تھے۔

تکو جہ سے نکلے ہی اس نے اپنا ریر اور واسنے اٹھ میں لے لیا تھا اور
 اب بغیر دیکھے ہوئے پیچھے کی طرف غار کر رہا تھا۔ ! بیچ راستے میں ایک خدشت
 کا ٹاپڑا ہوا تھا اور برابر ہی ایک کالے رنگ کی گاڑی گھڑی تھی اور راستے
 کے دونوں طرف کچھ آدمی اسٹین گن لئے کھڑے تھے۔ جی نے دل ہی دل میں
 اٹھ کا نام لیا اور اپنی گاڑی تھوڑی سی داہنی طرف کاٹتے ہوئے accelerator
 کو پوری طاقت سے دبا دیا۔

تبہوں طرف سے غار زور ہوتے اور جی کی گاڑی کالی گاڑی سے
برسی طرح سے ٹکراتی ہوئی سڑک سے نیچے اتر گئی۔ جی نے پوری طاقت
کے ساتھ اسٹریمنگ کر بائیں طرف کاٹنا اور فرسٹ گیئر میں گاڑی ڈال کر دوبارہ
اوپر چڑھائی اور سڑک پر سے آیا۔

پہچے والی کار ایک زبردست بریک کے ساتھ رک گئی تھی کیونکہ جب
جی نے اپنی گاڑی داہنی طرف کو کاٹتے ہوئے کھڑی ہوئی کالی کار
سے اپنی گاڑی ٹکرائی تھی۔ اس وقت پہچے والی کار جی کے کار کے
بالکل پیچھے تھی۔ اور اگر وہ بریک نہ لگاتے تو ان کی کار کالی والی
کار سے ٹکرا جاتی۔ جی نے اس وقت واقعی بڑی ہوشیاری سے
کام کیا تھا اور اب وہ تیزی سے آگے چلا جا رہا تھا۔ اس کی کار کا
دروازہ برسی طرح سے ٹوٹ چکا تھا اور ٹکڑی وجہ سے ٹوٹ کر کھل چکا
تھا۔ اس نے بیٹھنے میں دیکھا۔۔۔۔۔ وہ لوگ تیزی سے اپنی
اپنی کاروں میں بیٹھ رہے تھے! جی کی گاڑی نوے میل فی گھنٹہ کی
رفتار سے چل جا رہی تھی!

جی نے دل ہی دل میں سوچا کہ وہ پہچے والی گاڑیوں سے اب گم
بھگ آدھا میل آگے ہے اس نے گاڑی اور تیز کر رہی تھی!
پہچے دونوں گاڑیاں پھر اسٹارٹ ہو گئی تھیں!
کچھول سانسے نظر آ رہا تھا! تھوڑی دیر میں گاڑی کچھول سے آگے
نکل رہی تھی! پہاڑی راستے پر گاڑی موڑتے ہوئے جی نے زور سے
بریک لگائے! ایک زبردست آواز کے ساتھ گاڑی رک گئی!
اندر جیت!۔ جی گلا پھاڑ کر چلا یا!

۔ جس بات یہاں اندرجیت حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں
چلاتے ہوئے بولا !

۔ فوراً کار میں بیٹھ جاؤ !

اندرجیت تیزی سے دروازہ کھول کر آگے بیٹھ گیا۔ !

گاڑی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ !

دوانسپٹر — دو دوست — عجیب طرح سے دوبارہ
مل گئے تھے۔

اور گاڑی کنڈالہ میں داخل ہو چکی تھی۔

جی نے گاڑی کو تیزی سے بریک لگا دیئے۔ اور اندرجیت کو بدھ

کا ہنسر دیتے ہوئے کہا۔

۔ اس کو فوراً کہیں چھپا دینا ہے !

یہ ہے کیا ؟ اندرجیت نے پوچھا۔

۔ پچاس لاکھ کے میرے ! باقی باتیں بعد میں اسے فوراً چھپا دینا ہے۔

۔ مگر ان لوگوں کا اڑھ کیسے ڈھونڈا جائے !

جی نے آرتے ہوئے کہا۔

۔ وہ سب تم میرے اوپر چھوڑ دو ! بس ساتھ ساتھ چلنا ہے !

اندرجیت اور جی اب گاڑی کھڑی کر کے پیڑوں کے جھنڈ میں سے گزر چلے

تھے۔ ستوڑی دور پہنچ کر اندرجیت زمین پر بیٹھ گیا اور ہاتھ سے سٹی کوٹنے

لگا۔ جی مطلب سمجھ گیا تھا اس نے فوراً پوچھا۔

۔ مگر اندرجیت اگر یہاں سے کسی نے یہ بت کھود کر نکال لیا تب ؟

۔ وہ سب بعد کی بات ہے اس وقت اتنا وقت نہیں ہے کہ یہ کہیں

اور رکھا جائے یا کسی کے حوالے کیا جائے۔ ویسے بھی قیمتی چیزوں کی حفاظت جتنی اچھی طرح سے مٹی کر رہی ہے کوئی اور نہیں کر سکتا۔ —

اس نے - بھر - زمین میں رکھتے ہوئے کہا ! اور اوپر سے اچھی طرح سے مٹی رکھ کر اسے دبا دیا۔ اب وہ دونوں مہا کے اس چھوٹے سے کڑھی کے گھر کی جانب بڑھ رہے تھے۔ یہ وہی راستہ تھا۔ جس راستے پر اندرجیت کچھ دیر پہلے مکان سے بھاگ کر آیا تھا۔

اچانک اندرجیت کی نظر دور کھڑی ہوئی پولیس دین پر پڑی . وہ دونوں بھاگتے ہوئے دوبارہ سڑک پر آ گئے . وہ دونوں لڑکیاں کچھ دور کھڑی ہوئی تھیں اور پاس ہی ایک چھوٹی سی اسپورٹس کار کھڑی تھی جو شاید انہیں لڑکیوں کی تھی . اندرجیت کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی . اس کا خیال تھا کہ شاید وہ لڑکیاں ٹال بانیں اور پولیس کو خبر نہ کریں ! مگر اس وقت سامنے پولیس کی دین کھڑی تھی . اندرجیت اور جی دین کے پاس پہنچ گئے . پولیس کے ساتھ ایک انسپکٹر تھا جو اندرجیت کو دیکھتے ہی پہچان گیا .

انسپکٹر اندرجیت ! آپ یہاں ؟ . . . آپ کا Identity card دیکھتے ہی پرے اسات میں کھلبلی مچ گئی . ہم لوگوں نے لمبھی بھی خبر کر دی

ہے۔ وہاں سے بھی پولیس آرہی ہے لیکن یہاں پر جتنی بھی پولیس ہے آپ کے لئے تیار ہے۔ ا۔ ا۔

اندرجیت نے انسپکٹر کو سب کچھ اچھی طرح سے بھی دیا تو وہ خود بھی کے ساتھ واپس جھاڑیوں کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے پولیس کو اچھی طرح سے بھی دیا تھا کہ وہ کس وقت کس طرف سے ہنگے کی طرف آئے اور کس وقت ان پر $A + 2cK$ کرے !۔

ہنگے کے پیچھے کی طرف وہ دونوں جھاڑیوں میں چھپے بیٹھے ہوئے تھے اور سامنے دیکھ رہے تھے۔

اب ہنگے کے سامنے بہت ساری گاڑیاں کھڑی تھیں۔ سرخ اسپالہ اور بی فریڈ کے علاوہ کالے رنگ کی اولڈ سوبائل اور اوسے رنگ کی فیات بھی کھڑی ہوئی تھیں !۔ اور دیر سے دیر سے اب تمام آدمی ہنگے کے باہر نکلے۔ جے تھے اور ایک ایک گاڑی میں بیٹھے جا رہے تھے !

سب سے آگے مہا دن کی گاڑی تھی اور اس کے پیچھے دوسری تمام گاڑیاں کچھ آدمی اندر سے صندوق اٹھا کر لا رہے تھے ! جب تمام گاڑیوں میں سامان رکھ دیا گیا تو اندر سے مہا دن ایک روٹی کے ساتھ نکلا اور دروازہ کاپٹ کھول کر گاڑی میں بیٹھ گیا !۔ دو آدمی اس کے پیچھے پیچھے تھے انہوں نے دروازہ بند کر کے تار لگایا۔

اور وہ بھی پیچھے کی ایک کار میں بیٹھ گئے !

کل ملا کر سات گاڑیاں تھیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب ساتوں گاڑیاں اشاٹ ہو گئی تھیں !

سب سے آگے والی گاڑی جس میں مبادون بیٹھا ہوا تھا۔ دیر سے دیر سے آگے بڑھنے لگی۔

اندرجیت اور جی نے اپنے سنا میں دو انگلیاں ڈال کر زور کی سیٹیاں۔ بالکل ویسی سیٹی جو سینا دیکھتے وقت چوٹی کلاس کے تماشائیوں میں بھٹکتے ہیں !۔

پھر دونوں تیزی سے بھاگتے ہوئے مکان کے پیچھے کے حصے میں پہنچ گئے !

دونوں نے ریولور نکال لئے اور تین طرف سے پولیس کے آدمی ساتوں گاڑیوں کو گھیر چکے تھے۔ چوتھی طرف لیمن پیچھے کی طرف خود اندرجیت اور جی تھے۔

اندرجیت نے ریولور نکال کر سب سے پیچھے والی گاڑی کی طرف تان کر فائر کر دیا۔

چاروں طرف سے گولیوں کی برچھاڑ شروع ہو گئی !

پولیس کی گولیاں سات گاڑیوں کو چھلنی گئے دے رہی تھیں ! ان لوگوں نے بھی مقابلہ کرنا شروع کیا اور دونوں طرف سے زبردست فائرنگ ہونے لگی۔

اندرجیت نے اپنی جیب میں سے ایک ہینڈ گرنیڈ نکالا جو تھوڑی دیر پہلے اس نے کنڈاکٹر پولیس سے مانگا تھا !

گرنیڈ نکال کر اس نے زور سے ہوا میں اچھال دیا اور ہرے رنگ کی فائر ڈیس آگ لگ گئی۔ وہ لوگ اب گاڑیوں سے باہر نکل رہے تھے۔

مگر پولیس کے ریگافون کی آواز سن کر چپ ہو گئے۔ ریگافون پر
آواز آرہی تھی۔!

تم لوگوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے۔ خاموشی سے
اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دو ورنہ سب کو مار دیا جائے گا۔
..... دیرے دیرے ایک ایک کر کے دروازے
کے پٹ کھٹے گئے اور تمام آدمی اچھے اوپر اٹھائے باہر نکلنے لگے۔ پانچ
لاشیں زمین پر پڑی ہوئی تھیں۔!

جب ان سب نے اپنے ہتھیار زمین پر ڈال دیئے تو پولیس کے
آدمی جھاڑیوں میں چھپے ہوئے تھے باہر نکل آئے۔! اور ایک ایک
کر کے سب کو گرفتار کر لیا۔!

مگر بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی!
ساج محل ہوٹل کے کسٹل روم میں بے شمار لوگ جام ٹکرا
رہے تھے!

بہت ساری جانی پہچانی شکلیں وہاں موجود تھیں! ٹکرس آئی ڈی
کا پرانا گھاکھ جے لوگ۔ بینیز۔ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ بیہوشی کے
پولیس کشنز۔۔۔۔۔ انیکٹر جنرل آن پولیس۔۔۔۔۔ اور بہت سارے
دوسرے پولیس والے۔

ان کے علاوہ اسٹیٹ کے دو ممتاز منسٹر بھی موجود تھے۔ غلام کے
بہت سارے سہارے بھی آئے ہوئے تھے۔ دھرمیندر، شمش
کیپور، فیروز خان، ممتاز، ایسے ساہنی، وحیدہ رحمان،
دلیپ کمار اور ساثرہ بالو!

بہت ساری حسین لڑکیاں انتہائی قیمتی کپڑوں میں ملبوس! دھڑ دھڑا
 ٹہل رہی تھیں اور فوٹو گرافرز تصویریں کھینچ رہے تھے!
 اچانک شور بلند ہوا اندرجیت!

اندرجیت! انسپکٹر اندرجیت نیوی میوسوٹ میں بڑا ہاتھ مار لگ
 رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں، یہ دونوں وہی لڑکیاں
 تھیں جو اسے کھنڈالہ میں ملی تھیں اور جنہوں نے پولیس کو الفارم کیا
 تھا۔ دونوں لڑکیاں انتہائی خوب صورت کپڑے پہنے ہوئے
 تھیں۔

اندرجیت کو دیکھ کر لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے تھے، واقعہ آج
 کے جشن کا ہیرو تھا!۔

لیکن تمام محفل میں ایک کمی بڑی طرح سے محسوس کی جا رہی تھی۔
 انسپکٹر جی کی کمی۔۔۔ انسپکٹر جی جس نے ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹ سے ۹۰
 کو پکڑوانے میں اندرجیت کے شانہ بشانہ کام کیا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ
 بھی اپنی جان پر کھیلا تھا! لیکن وہ آج کے اس فنکشن میں نہیں آیا
 تھا۔۔۔۔۔ سب لوگوں کو بڑی حیرت تھی، خود اندرجیت کو بھی پر
 سخت غصہ آ رہا تھا، اس کے نہ آنے کی وجہ سے!

ماتیک پر پہنچ کر انسپکٹر جنرل آف پولیس نے کہا شہر
 کیا۔۔۔۔۔

لیڈز اینڈ جنتلمین! آج ہم نے یہ جشن اپنے ملک کے مشہور ڈراما
 انسپکٹر اندرجیت اور ان کے ساتھی انسپکٹر جی کو مبارک باد دینے
 کے لئے کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اب لوگوں نے اخباروں میں پڑھا ہوگا۔

انسپیکٹر جنس اور انسپکٹر اندرجیت نے جس بہادری کے ساتھ مباحثے جیسے خطرناک انٹرنیشنل گروہ کا خاتمہ کروایا ہے اس کی مثال ملتی
مثلاً ہے ! اس نے میں اپنے ٹھکانے کی طرف سے اور سب کی طرف سے
انسپیکٹر اندرجیت کو دوبارہ مبارکباد دیتا ہوں اور ان سے Request
کرتا ہوں کہ وہ مائیک پر آ کے کچھ کہیں !۔

تمانی کی گونج اور حسین چہروں کی چمک دمک کے بیچ میں سے ہوتا
ہوا ————— اندرجیت مائیک پر پہنچ گیا ————— ! اس نے
مائیک کو ہاتھ سے پکڑ لیا تھا اور کچھ بڑبڑاتے ہی دلا تھا کہ کسی کی
آواز پورے محل میں گونج گئی۔ تمام لوگ پٹ کر دیکھنے لگے !
انسپیکٹر اندرجیت ! سب سے پہلے میں تمہیں تمہاری کامیابی پر
مبارکباد دیتا ہوں اور پھر تمہاری زندگی کو یہیں ختم کرتا ہوں !۔

سامنے بڑے سے دروازے کے باہر سے اندرجیت کی طرف ایک لمبا
نظارا ہوا تھا جس میں ایک ریلواری تھا ————— اور اندرجیت کو ٹارگٹ بنائے
ہوئے تھا ————— حیرت سے مت دیکھو میں مبادون ہوں
جو گاڑی جل جانے کی وجہ سے مرا نہیں تھا بلکہ اپنی چالاک سے نکل بھاگا
تھا ! تم سب پولیس واسے بالکل بے وقوف ہو ! اب اس کی سزا
بھگتو ! ————— گڈ بائے !۔

کسی نے ایک زوردار لمبا تھم مبادون کے ہاتھ پر پیچھے سے مارا .
اور اس کا ریلواری نیچے گر گیا .

پیچھے سے کسی نے ریلواری تانے ہوئے کہا . . . اندرجیت کو مارنے
سے پہلے خود تم موت کا مزہ چکھ لو مبادون !۔

انسپکٹر جی ریو اور تانے کھڑا تھا۔ مہادون نے خاموشی سے دم تھو
ادیر اٹھائے !
اندھ جمع میں سے دو انسپکٹر بھاگتے ہوئے آئے اور اُسے
پکڑ لیا۔

جی اطمینان سے مسکراتا ہوا اندھ مل میں داخل ہو گیا۔
اندھ جیت مائیک کو چھوڑ کر اب نیچے اتر چکا تھا۔ دونوں ایک دوسرے
کے قریب آتے گئے۔

تھینکس ریو جی ! تھینکس ریو !!
اندھ جیت نے جی کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا اور پورا مل تالیوں کی
آواز سے گونج اٹھا۔ !
تمام فوڈ گرافرز اب اندھ جیت اور جی کے چاروں طرف کھڑے
تھے۔ اور فوڈ کیچنگ رہے تھے !!!۔



آپ کی لائبریری کیلئے سستے اور معیاری ناول

- شرراں کی پھانسی ——— ڈکلاہ القرب ورواب
- ریشمیں کو گئیں ——— ڈکلاہ القرب ورواب
- سیاہ نگار ——— ڈکلاہ القرب ورواب
- تم کو تیرے پیار سے ——— ڈکلاہ القرب ورواب
- ہم کو تیرے دل کی تیر ——— ڈکلاہ القرب ورواب
- خوشیوں و ناکی ——— فریدہ حق منجو
- بچنے کی کڑو ——— فریدہ حق منجو
- سیسٹا ——— فریدہ حق منجو
- پیر ——— فریدہ حق منجو
- شہر کا پانچواں ——— قرۃ العین حیدر
- دل نریا ——— قرۃ العین حیدر
- نونہ کا بچہ ——— واحدہ شہبم
- روزی کا سوال ——— واحدہ شہبم
- کیسے بھاؤں؟ ——— واحدہ شہبم

سید نجم الحسن پبلشرز، کراچی، اردو، لاہور